بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوانِ آشکار

حضرت سچل سرمست رح کا فارسی مجموعہ کلام



جلد دوم

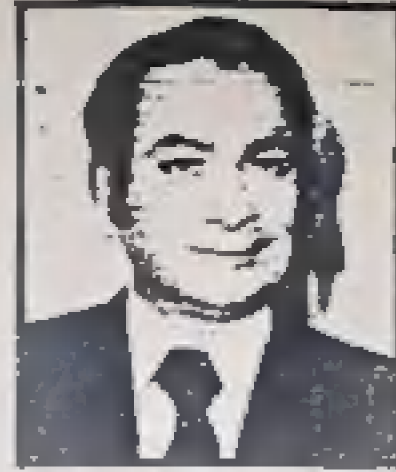
غزلیات ردیف المیم تا ردیف الیائی اور
مستزادات ترجیعات و رباعیات

مع اردو ترجمہ

از

قاضی علی اکبر درازی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



پیغام

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی ہے کہ محکمۂ اوقاف صوبۂ سندھ، سندھ کے مشہور روحانی پیشوا، شاعرِ ہفت زبان حضرت سچل سرمستؒ کا فارسی مجموعہ کلام "دیوانِ آشکار" اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

گو شاعرِ ہفت زبان کی حیثیت سے حضرت سچل سرمست کا کلام سندھی سرائیکی اور اردو وغیرہ میں بھی ملتا ہے لیکن ان کی فارسی شاعری اپنے اسلوب اور آہنگ کے اعتبار سے دیگر زبانوں کی شاعری کے مقابلے میں زیادہ پُر اثر اور بلیغ ہے۔ فارسی سے عام عدم واقفیت کی بنا پر اس زبان کا ادبی اور دینی سرمایہ قومی زبان میں منتقل کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اور حضرت سچل سرمست کا فارسی کلام کیونکہ علمی، ادبی اور دینی اعتبار سے جامع ہے۔ اس لئے "دیوانِ آشکار" اردو میں منتقل ہونا اُردو کے علمی و ادبی سرمائے میں گراں قدر اضافہ ہے۔

میں دیوانِ آشکار کی اُردو ترجمہ کے ساتھ اشاعت پر چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف سندھ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے یہ علمی اور دینی خدمت انجام دے کر ایک اچھی مثال قائم کی ہے۔

مسعود زمان

ایم مسعود زمان
چیف سیکرٹری سندھ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



پیش لفظ

سندھ کی سوہنی دھرتی بے شمار صاحبِ کمال بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام کو اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہے۔ سات زبانوں میں عارفانہ کلام کہنے والے اور فلسفۂ وحدت الوجود پر یقین رکھنے والے صوفی شاعر سائیں سچل سرمستؒ ان بزرگ شخصیتوں میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے سندھی، فارسی، عربی، اُردو، سرائیکی، ہندی اور پنجابی میں شعر کہے۔ سندھی اور اُردو کلام میں انہوں نے اپنا تخلص "سچل" اور "سچو" اور فارسی میں "آشکارا" اور "خدائی" استعمال کیا۔ "آشکارا" کی مناسبت سے ان کا سب سے مشہور فارسی مجموعہ کلام "دیوانِ آشکار" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ کتاب سچل کا عارفانہ اور صوفیانہ کلام پر مشتمل ہے جسے پڑھنے والا خود کو روحانی دنیا میں گم پاتا ہے۔ ان اشعار میں عشقِ حقیقی سچل کی جگمگاتی ہوئی تصویر نظر آتی ہے جو حق کا متلاشی ہے اور عشقِ حقیقی سے سرشار ہے۔

"دیوانِ آشکار" کو سب سے پہلے مولوی نور الحق نے مرتب کیا تھا اور اسے خیرپور کے حاکم میر علی مراد خان تالپور المتوفی ۱۸۹۳ء نے انیسویں صدی کے اوائل میں نولکشور پریس لکھنؤ سے شائع کرایا تھا۔ خیرپور ہی کے ایک صاحبِ علم قاضی علی اکبر درازی مرحوم نے کافی عرصہ پہلے "دیوانِ آشکار" کا اُردو ترجمہ کیا تھا۔ گورنر سندھ لیفٹیننٹ جنرل ایس ایم عباسی کی خواہش پر ہم نے اس اُردو ترجمہ کے ساتھ "دیوانِ آشکار" کی اشاعت کا بندوبست کیا۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

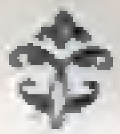
ہم نے پہلی جلد جو حضرت بیدل بے رنگ رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح حیات اور ان کی ردیف الالف تا ردیف المیم غزلیات پر مشتمل ہے نومبر ۱۹۹۱ء میں اہل علم کی خدمت میں پیش کی تھی اور اس کے صفحہ پہلے پر اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ ہم دوسری جلد کی اشاعت کا بھی جلد بندوبست کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم ایک برس بعد ہی اردو ترجمہ کے ساتھ "دیوان آشکار" کی دوسری جلد پیش کر رہے ہیں جو حضرت بیدل رحمۃ اللہ علیہ کی ردیف المیم تا ردیف الیائی فارسی غزلیات کے علاوہ ان کی چند مستزادات، رباعیات اور فردیات پر مشتمل ہے

ہمیں امید ہے کہ دو جلدوں پر مشتمل یہ کتاب حضرت خواجہ عبدالوہاب فاروقی المعروف بہ بیدل بے رنگ رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین، اہل علم و دانش، اساتذہ، شعراء اور صوفیائے کرام کی خصوصی توجہ حاصل کر سکے گی اور محققین کے لئے معاون ثابت ہو سکے گی۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حاجی عبدالرحمٰن
چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف سندھ حیدرآباد

غزلیات



مستم که بدو مستم من غیر نمی دانم
دیوانه ازو هستم من غیر نمی دانم

(1) شوری بدل افگنده نی خواجه نی من بنده
نی مرده نی زنده من غیر نمی دانم

دلبر ز درم آمد ناگه بسرم آمد
خود خود ببرم آمد من غیر نمی دانم

او جانست من جسمم سماست که من اسمم
والله بخدا قسمم من غیر نمی دانم

من مست شرابستم از خویش خرابستم
نی آب سرابستم من غیر نمی دانم

اردو ترجمہ

میں مست ہوں اور اس کا مست ہوں، میں غیر کو نہیں جانتا۔ میں اس کا دیوانہ ہوں میں غیر کو نہیں جانتا۔

دل کے اندر شور ڈال دیا ہے، نہ آقا ہوں نہ بندہ ہوں نہ مردہ ہوں نہ زندہ ہوں، میں غیر کو نہیں جانتا۔

محبوب دروازے سے گزر کر اندر آیا اور اچانک سر پر کھڑا ہو گیا اور خود بخود میری بغل میں آیا، میں غیر کو نہیں جانتا۔

وہ جان ہے میں جسم ہوں، وہ مسمّی ہے میں اسم ہوں، خدا کی قسم میں غیر کو نہیں جانتا۔

میں شراب (وحدت) سے مست ہوں اور اپنے ہوش میں سو اس میں نہیں ہوں، نہ آب ہوں نہ سراب ہوں، میں غیر کو نہیں جانتا۔

از مست نخود رسته بد نیک همه شسته
از کشته سر رسته من غیر نمی دانم

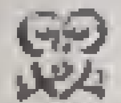
این گم شد و آن گم شد آزاد ز هر غم شد
بس محو همه دم شد من غیر نمی دانم

این جوید آن جوید این پوید این پوید
آشکاره چنین گوید من غیر نمی دانم

مرد وہ ہے جو اپنے آپ سے آزاد ہوا اور تمام نیک و بد کو دھو ڈالا۔ وہ پوشیدہ شہید ہے۔ میں غیر کو نہیں جانتا۔

یہ گم ہوا اور وہ گم ہوا، ہر غم سے آزاد ہوا، پھر ہر وقت عالم استغراق میں رہا، میں غیر کو نہیں جانتا۔

یہ ڈھونڈتا ہے، وہ ڈھونڈتا ہے، ادھر دوڑتا ہے ادھر دوڑتا ہے، آشکارا تو بس یوں کہتا ہے کہ میں غیر کو نہیں جانتا۔



(1) منهنجي دل ۾ عشق ۽ مستي وڌي ويئي آهي، ان کري نه آقا آهيان ۽ نه بندو آهيان، نه مردو آهيان نه زنده آهيان. آهيان ۽ مستي ۾ آهيان، مان غير کي نٿو ڄاڻان.

اردو ترجمہ

چون ز خود رفتم خدا را یافتم
چون خدا را یافتم سر باختم

میں جب اپنی ہستی سے دست بردار ہوا تو خدا کو پالیا۔ جب خدا کو پالیا تو سر قربان کر دیا۔

اینما تولوا چو گفته یار ما
ثم وجه الله را بشناختم

جب محبوب نے اَینَمَا تُوَلُّوا (جدھر بھی منہ پھیرو گے) فرمایا یعنی "ثَمَّ وَجْهُ اللّٰہ" (ادھر اللہ کا رخ ہوگا) کے راز کو سمجھ لیا۔

چون شدم واقف ازین اسرار پس
از کفر و اسلام روی تافتم

میں جب ان اسرار سے آگاہ ہوا تو کفر اور اسلام سے منہ موڑ لیا۔

جز شناسی خود کسی را راه نیست
گرچه ابلق روز و شب تاختم

اپنے آپ کو پہچاننے کے سوائے کسی کو صحیح راستہ نہیں ہاتھ آتا اگرچہ میں نے لیل و نہار کے گھوڑے کو بہت دوڑایا۔

هست مخفی و آشکارا یار یار
در دل و جان همچنین پنداشتم

اے آشکارا محبوب پوشیدہ بھی ہے اور ظاہر بھی ہے۔ میں نے اپنے دل میں یہی سمجھ لیا ہے۔

اردو ترجمہ

خود را در دل قلزم انداختم بر رفتم
گوهر بدست آمد سر باختم بر رفتم

میں نے اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دیا اور چلا گیا۔ گوہر مقصود پا لیا۔ سر قربان کر دیا اور چلا گیا۔

در هست و نیست خویش خیالم فتاده بود
خنگ تفکرم راهم تاختم بر رفتم

میرا خیال عدم اور وجود کی گتھی کو سلجھانے میں پھنسا ہوا تھا۔ پھر میں نے فکر کا گھوڑا دوڑایا اور چلا گیا۔

آن موج بحر عشقش بگذشت از سر ما
زیر و زبر نمانده بگداختم بر رفتم

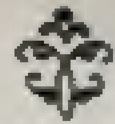
اس کے عشق کے سمندر کی موج ہمارے سر سے گزر گئی۔ اوپر نیچے کچھ باقی نہیں رہا۔ میں گل گیا (محو اور معدوم ہو گیا) اور چلا گیا۔

موهوم جسم خاکی برخاست از میانه
این خیال خام بوده بگذاشتم بر رفتم

یہ جسم خاکی جس کا کوئی حقیقی وجود نہیں ہے۔ درمیان سے اٹھ گیا۔ یہ ایک خیال خام تھا جس کو میں نے ترک کیا اور چلا گیا۔

بی صورتست دلبر بگرفت خیال صورت
بس صورت آشکارا بشناختم بر رفتم

دلبر بے چون اور بے چگون ہے اس کی صورت تصور سے نافی ہے۔ پھر اے آشکار میں نے صورت کو پہچان لیا اور چلا گیا۔



اردو ترجمہ

نمی دانیم خود را از کجا ایم
کہ چوں ناگوں آوازی سرایم

میں اپنے آپ کو نہیں جانتا کہ میں کہاں سے آیا ہوں۔ میں کسی مکان کی عجیب و غریب صدائے بازگشت کی طرح ہوں۔

بہر جلوہ تماشا می کنم ما
کہ نوعا نوع در صورت بر آیم

میں ہر منظر کا نظارہ کرتا ہوں اور طرح طرح کی صورت میں نمودار ہوتا ہوں

گہی در بحر حیرت غرق باشم
گہے نہ طبق در زیر پایم

کبھی دریائے حیرت میں غرق ہوتا ہوں اور کبھی افلاک کے نو طبق میرے پاؤں کے نیچے ہوتے ہیں۔

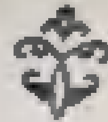
نہ یکجائی ظہور ماست ہرگز
کہ می دانید حاضر ما بہر جایم

میرا ظہور ایک مقام کا پابند نہیں ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں ہر مقام پر موجود ہوتا ہوں۔

چہ میدانی تو خود را آشکارا
نہ بیگانم ولیکن آشنایم

اے آشکارا تیرا اپنے متعلق کیا خیال ہے۔ میں غیر نہیں ہوں بلکہ اپنا ہوں۔





اردو ترجمہ

دلا مردر چشمان را کہ پُر خمار می بینم
ز مخموری عجائبہا عجب اسرار می بینم

اے دل! آج مجھے آنکھیں خمار سے بھری ہوئی نظر آتی ہیں اور مخموری کی وجہ سے عجیب و غریب اسرار دیکھ رہا ہوں۔

چو افتادم بدریائی کہ حیرت نام میخوانند
کسی کو اندر آن آید سرش بردار می بینم

میں ایسے دریا کے اندر کود گیا جس کو حیرت کہتے ہیں اس کے اندر جو بھی کودتا ہے۔ میں اس کا سر سولی پر دیکھتا ہوں۔

عجب موجی ست دریائی گہی سرخ و گہی زرد است
ز راہ بیخودی خود را بنور و نار می بینم

اس دریا کی موجیں بھی عجیب و غریب ہیں۔ کبھی سرخ اور کبھی زرد۔ بے خودی میں اپنے کو کبھی نور میں دیکھتا ہوں اور کبھی نار میں۔

ہم او گوید ہم او شنود ہم او ہر سوی می بیند
نہ بینم خویش را ہرگز مگر آن یار می بینم

وہی بولتا ہے وہی سنتا ہے اور وہی ہر طرف دیکھتا ہے۔ میں اپنے آپ کو بالکل نہیں دیکھتا۔ میں صرف محبوب کو دیکھتا ہوں۔

ز کاسہ بادۂ محبت چو بیخود آشکارا شد
کہ یکسان کفر و اسلام و سبحہ و زنار می بینم

شراب محبت جب پیالے سے ٹپکا۔ ہوا (چھلکا) تو کفر و اسلام اور تسبیح و زنار ایک جیسے نظر آنے لگے۔

بہ دریای حیرت افتادم ندانم تا چہ اسرارم
نہ زندیقم نہ ملحدم نہ بیدینم نہ دیندارم

مسلمانان چہ میگویم نمیدانم چہ میجویم
سراپا من ہمہ اویم نہ دیوانم نہ ہشیارم

گہی در رقص می آیم گہی عریان سراپایم
گہی موجود ہر جایم گہی از خویش بیزارم

گہی فرعون شیطانم گہی موسیٰ عمرانیم
گہی تسبیح می خوانم گہی در زیر زنارم

بعالم آشکارا من بہر جای نگارا من
باین دو آن نظارا من ز غفلت خوابیدارم

اردو ترجمہ

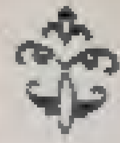
میں حیرت کے دریا میں غرق ہوا مجھے پتہ نہیں چلتا کہ کیا راز ہے۔ میں نہ زندیق ہوں نہ ملحد ہوں نہ بیدین ہوں نہ دیندار ہوں۔

اے مسلمانو! مجھے پتہ نہیں چلتا کہ میں کیا بولتا ہوں اور کیا ڈھونڈتا ہوں میں تو سراپا وہی ہوں (ذات حق میں جذب مدغم ہو چکا ہوں) نہ دیوانہ ہوں اور نہ ہوشیار ہوں۔

کبھی وجد میں آجاتا ہوں کبھی لباس سے عاری ہو جاتا ہوں۔ کبھی ہر جگہ اور ہر مقام پر موجود ہوں اور کبھی اپنے آپ سے بیزار ہوں۔

کبھی فرعون ہوں کبھی شیطان ہوں (بشریت کے غلبہ سے) کبھی موسیٰ بن عمران ہوں کبھی تسبیح پڑھتا ہوں اور کبھی زنار پہن لیتا ہوں۔

میں دنیا میں آشکار کے نام سے مشہور ہوں میں ہر جگہ اور ہر مقام کا سنگار ہوں اور سب کو پیارا ہوں۔ میں ہر چیز کا نظارہ کرتا ہوں۔ میں خواب غفلت سے بیدار ہو چکا ہوں۔



چو من از بادۂ توحید مستم
ز سلک کفر و ایمان در گسستم

نہ نفسے ماند نہ شیطان در اینجا
نہ من ماندم نمیدانم چہ ہستم

عہد کردہ جو ہستم تو با من
کہ دادہ بغچہ دستی بہ بستم

ہمیں ہستی ز ہستی حق می بینم
شکوک غیر را برہم شکستم

خدا را یافتم چون آشکارا
ز دیدن غیر دیدہ دل بہ بستم

اردو ترجمہ

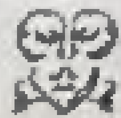
میں جب سے شراب وحدت سے مست ہوا ہوں۔ کفر اور ایمان کی لڑی سے ٹوٹ کر الگ ہو چکا ہوں۔

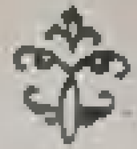
اب یہاں نفس اور شیطان نہیں ہے اور نہ میں ہی باقی رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

مغبچہ نے ہاتھ میں ہاتھ دے کر میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں تیرا ہوں اور تو میرا۔

اس وجود کو اللہ کا وجود دیکھ میں نے غیر کے تمام شکوک توڑ ڈالے ہیں۔

اے آشکار! میں نے جب سے اللہ کو پا لیا ہے۔ اس وقت سے غیر پر نظر ڈالنے دل کی آنکھوں کو بند کر دیا ہے۔





ای کہ اندر حیرتم خود را ندانم تا چہ ام
از کجا طرف آمدم ای من شئ ام یا لاشئ ام

ناگہان افتادہ ام در بحر بی پایان عظیم
گاہ میدانم کہ ہستم گاہ گویم من نی ام

گاہ اندر گفتگویم گاہ اندر خامشم
گاہ بشناسیم خود را گہ ندانم من کی ام

گاہ گریان گاہ خندان گاہ در خوش حالیم
گاہ در فریاد و افغان روز و شب ہی ہی ام

آشکارا بگذری از خویشتن در دل بگو
غیر ہرگز نیستم بالیقین آن من وی ام

اردو ترجمہ

اے دوست! میں اپنے آپ کو پہچان نہیں سکتا کہ میں کیا ہوں کہاں سے آیا ہوں۔ میں "شئے" (ہست) ہوں یا "لاشئے" (نیست ہوں)

میں اچانک ایک بہت ہی بڑے اور بیکراں سمندر میں گر گیا ہوں۔ کبھی خیال کرتا ہوں کہ میں ہوں اور کبھی خیال کرتا ہوں کہ میں نہیں ہوں۔

کبھی بولتا رہتا ہوں اور کبھی خاموش ہو جاتا ہوں۔ کبھی اپنے آپ کو پہچان لیتا ہوں اور کبھی نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

کبھی روتا ہوں کبھی ہنستا ہوں کبھی خوش رہتا ہوں کبھی آہ و زاری کرتا ہوں اور دن رات رنج و الم میں رہتا ہوں۔

اے آشکار! اپنی ہستی کو ترک کر اور دل میں یقین کر لے کہ میں غیر نہیں ہوں بلکہ وہی ہوں۔



ندانم از کجا آیم ندانم تا کجا رفتم
کہ در شب و روز حیرانم ندانم تا کجا رفتم

چو اول در عدم بودم بآدم عشق بنمودم
کشیدہ از خلد زودم ندانم تا کجا رفتم

غزل و کافی ہمیگفتم سخن چون در می سفتم
عشق ہمدم شد جفتم ندانم تا کجا رفتم

امانت عشق شد باری نصیبش گریہ و زاری
ز درد و غم چہ غم داری ندانم تا کجا رفتم

کجا شد آشکارا تو بدل باشد نگارا تو
شنوای دلفگارا تو ندانم تا کجا رفتم

اردو ترجمہ

میں نہ یہ جانتا ہوں کہ کہاں سے آیا اور نہ یہ جانتا ہوں کہ کہاں گیا۔ میں دن رات حیرت میں رہتا ہوں۔ اور نہیں جانتا کہ میں کہاں گیا۔

میں پہلے پہل جب عدم میں تھا تو میں نے آدم سے عشق کیا۔ پھر جلد ہی مجھے بہشت سے نکال دیا گیا پھر پتہ نہیں کہ میں کہاں گیا۔

میں غزل اور کافی کہتا تھا اور موتیوں کی طرح سخن پرویا کرتا تھا لیکن جب سے عشق میرا رفیق بنا ہے، پتہ نہیں چلتا کہ میں کہاں گیا۔

مجھے عشق ودیعت کیا گیا ہے اور اس کے درد سے گریہ اور زاری عطا ہوئی ہے۔ درد اور غم سے کیا غم؟ میں نہیں جانتا کہ میں کہاں گیا۔

اے آشکار! تو کہاں چلا گیا ہے؟ تیرا محبوب تو تیرے دل کے اندر موجود ہے اے دلفگار! سن لے۔ میں نہیں جانتا کہ میں کہاں گیا۔

اردو ترجمہ

دل شب و روز غمگینم کجا رفتند یارانم
ندانم از کجا یابم که طالب دوستدارانم

اے دل! میں دن رات غمگین رہتا ہوں کہ میرے دوست کہاں چلے گئے۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ میں ان کو کہاں پاؤں کہ میں دوستوں کا طلبگار ہوں۔

دلم پر درد اندوہ ست ہمہ سر حسرت ہستم
برای آن رفیقان من بسی پر غم پریشانم

میرا دل درد اور غم سے بھرا ہوا ہے اور میں سراپا افسوس ہوں۔ میں ان دوستوں کے لیے بہت غمگین اور بہت ہی پریشان ہوں۔

بہر دم یاد می سازم حکایات ہمان مجلس
کہ ہمچوں شمع بگدازم ز دیدہ اشکبارانم

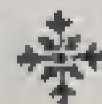
میں ہر وقت اس مجلس احباب کو یاد کرتا رہتا ہوں۔ شمع کی طرح سراپا گداز ہوں اور آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش برسا رہا ہوں۔

چرا بیہودگی عمرم بصد افسوس میگذرد
فغاں و آہ چوں آتش کشم عالم بسوزانم

افسوس صد افسوس کہ میری عمر بے فائدہ گزر رہی ہے۔ میں اگر اپنے اندر کی آگ کو آہ اور فریاد کے ساتھ باہر نکالوں تو ساری دنیا کو جلا کر راکھ کر دوں۔

نظر بر آشکارا کن وگر نہ میرد از فرقت
خدایا رحم فرمائے کنی تو عفو ہجرانم

آشکار پر نظر کر ورنہ جدائی سے مر جائے گا۔ اے اللہ! رحم فرما اور جدائی کے عذاب سے معافی دے دے۔



اردو ترجمہ

گم شدم در ذات یاہو گم شدم
گم شدم او گم شدم بیغم شدم

میں گم ہو گیا، اللہ کی ذات میں گم ہو گیا۔ میں گم ہو گیا۔ اگر وہ گم ہوا تو غم سے آزاد ہو گیا۔

چوں ز خود رستیم ملکی یافتم
ملک باطن یافتم ہمدم شدم

میں نے جب اپنی ہستی کو ترک کیا تو بادشاہی حاصل کی۔ میں نے باطن کی بادشاہی حاصل کی اور اس کے ساتھ الفت اور رفاقت پیدا کر لی۔

رفت کیخسرو ز تختی سوی غار
گفت جام دل چو دیدم جم شدم

کیخسرو تخت شاہی سے اتر کر غار میں چلا گیا اور کہنے لگا کہ میں نے جب اپنے دل کے جام پر نظر کی تو جمشید بن گیا۔ کیخسرو کے پاس ایک خاکہ تھا جس میں "دماغ نہ" میں، اس کی اشیاء اور اسرار دیکھتا تھا۔

ہر چہ بودم او بودم بودم ز غیر
بلکہ غیر آن حق بودم آنہم شدم

میں جو کچھ بھی تھا در اصل میں وہی تھا نہ پہلے غیر تھا۔ بلکہ حق کا غیر لیکن میں آخر کار "وہ" یعنی خود حق ہو گیا۔

جسم و جاں دل گم شدہ جاناں شدم
آشکارا راہ دیگر تم شدم

جسم، جان اور دل گم ہوئے تو میں خود محبوب بن گیا۔ اے آشکار! میں نے غیریت کی راہ کو ختم کر دیا۔



دل زدستم رفت حالا چون کنم
پس بزلفش لبست حالا چون کنم

میدہم آتش بمسجد و دیر ہا
گشتہ ام سرمست حالا چون کنم
سبحہ و زنار اندازم بہ بت
خاطرم شد شست حالا چون کنم
رود اشک چشم چون جیحون شدہ
کفر و دین را شست حالا چون کنم

نحن اقرب گفت من حبل الورید
آشکارا ہست حالا چون کنم

اردو ترجمہ

میرا دل میرے ہاتھوں سے نکل گیا اب کیا کروں۔ میرے ہاتھوں سے نکل کر اس کی زلفوں میں قید ہو گیا۔ اب کیا کروں۔

مسجد اور مندر کو آگ لگا رہا ہوں میں سرمست ہو گیا ہوں۔ اب کیا کروں۔ تسبیح اور زنار کو آگ میں ڈال رہا ہوں دل غیر مطمئن ہو گیا ہے۔ اب کیا کروں۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اس طرح جاری ہے جیسے جیحون ندی (یہ ندی ماوراء النہر میں ہے جسے قودان کہتے ہیں) آنسوؤں کے اس سیلاب نے کفر اور اسلام کو دھو ڈالا۔ اب کیا کروں۔

محبوب نے "نحن اقرب من حبل الورید" کہہ دیا۔ اب تو ظاہر ہو گیا (یعنی سارا راز خود ہی فاش کر دیا) اب کیا کروں

من آن نیم کہ بجز انیم علم مسئلہ کنم
کتاب نحو و صرف را ورق ورق کنم

اگر بپرسی ای زاہد کہ بیدین کیست
بصد زبان بگویم ترا ہمیں کہ منم

نہ کیش و مذہب دارم زخویش بیزارم
ز عشق رو ندی تابم کہ جان در بدنم

غلام طالب عاشق محمد عربی ام
مرید حیدر حب ار حسین و ار حسنم

چہ ذوق شوق نہان و آشکار داد بدل
کہ ہست پیر مغان چون شمع در انجمنم

اردو ترجمہ

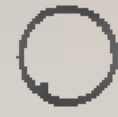
میں وہ شخص نہیں ہوں کہ علم پڑھ کر مسائل بیان کروں۔ میں تو وہ ہوں کہ صرف اور نحو کی کتابوں کو ورق ورق کر کے پھینک دوں۔

اے زاہد! تو اگر پوچھے کہ بیدین کون ہے تو میں سو زبان سے (یعنی سو بار) کہوں گا کہ میں ہوں۔

میرا کوئی مذہب نہیں ہے۔ میں اپنے آپ سے بیزار ہوں۔ جب تک جسم میں جان ہے، عشق سے منہ نہیں موڑوں گا۔

میں محمد عربی (فدا امی و ابی) کا غلام بھی ہوں طالب بھی اور عاشق بھی حضرت حیدر کرار کا مرید ہوں اور حسن اور حسین کی محبت رکھتا ہوں۔

میرے دل میں ظاہر خواہ باطن کیسا ذوق و شوق پیدا کر دیا ہے کہ پیر مغاں میری انجمن کی شمع ہے۔



تاہیم ولیک بی سپاہیم
محتاج وگدائی بارگاہیم

برباب ہمان جناب عالی
خاکیم اگرچہ بادشاہیم

مشتاق لقائی مصطفےٰ ایم
وہست خدای خود گواہیم

گمراہ شدیم رہبر آمد
زمود کہ عشق راست راہیم

گم گشت خودی خود آشکارا
بخاک شدیم پرگناہیم

اردو ترجمہ

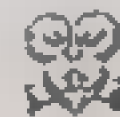
ہم بادشاہ ہیں لیکن بے سپاہ ہیں
اور اُس بارگاہ کے محتاج اور گدا ہیں۔

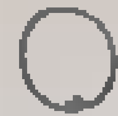
ہم اگرچہ بادشاہ ہیں لیکن اُس
جناب عالی کے دروازہ کی خاک ہیں۔

ہم محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کے دیدار کے مشتاق ہیں۔ وہ خدا ہے
اور ہم اس پر گواہ ہیں۔

ہم گمراہ ہوئے تو رہبر آیا اور فرمایا
کہ عشق صراط مستقیم ہے۔

اے آشکارا! خودی خود ہی گم ہوگئی
ہم خاک ہوئے، ہم گناہ گار ہیں۔





لامکان آشیانم کوس سلطانی زنم
از مکان تا لامکانم کوس سلطانی زنم
غیر ہرگز نیستیم وخود بخود یاریم ما
جان جانانیم وانم کوس سلطانی زنم
بودن و نابودن واین جملہ باشد سیر ما
ہر دو عالم امتحانم کوس سلطانی زنم
عرشیم ہم کرسیم ہستیم در ارض وسمای
ملکیم ہم انس وجانم کوس سلطانی زنم
وحدتم ہم کثرتم ہم خالقم مخلوقیم
خود خلاق این و آنم کوس سلطانی زنم
نہ گدایم گاہ شاہم بے ہمہ گہ باہمہ
ورد انا الحق بخوانم کوس سلطانی زنم
آشکارا با خدا آمد خدا باقی بماند
تاجدارم شہنشاہم کوس سلطانی زنم

اردو ترجمہ

میرا آشیاں لامکاں پہ ہے۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔ میں مکان سے
لامکان تک شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

ہم اغیار ہرگز نہیں ہیں۔ ہم یار
ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میں جان جاناں
ہوں۔ میں شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

عدم اور وجود یہ ہمارے سیر کے
مقامات ہیں۔ دونوں عالم امتحان ہیں۔
میں شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

ہم عرش وکرسی اور زمین وآسمان
میں ہیں۔ ہم ملک، انس اور جن ہیں۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

میں وحدت بھی ہوں، میں کثرت
بھی ہوں، میں خالق بھی ہوں، میں مخلوق
بھی ہوں۔ میں اس کا اور اس کا پیدا
کرنے والا بھی خود ہی ہوں۔ میں شاہی
نوبت بجاتا ہوں۔

کبھی گدا ہوں، کبھی بادشاہ ہوں
سب سے الگ بھی ہوں اور سب کے
ساتھ بھی ہوں۔ انا الحق کا ورد کرتا ہوں
اور شاہی نوبت بجاتا ہوں۔

آشکار باخدا ہے۔ خدا باقی ہے
میں تاجدار ہوں اور شہنشاہ ہوں۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔ ⁂

از مسلمانی شدم باز از کفر و ایمان رسته‌ام
وز مذاهب ملت از دینداری رسته‌ام

لامکان بودم ناگه آمدم زیر این مکان
درد و غم شد قوت جانم مبتلا بنشسته‌ام

طایر آن کوه قافم سائرم بر آب و خاک
دام خاکی قید کرده بال و پر بربسته‌ام

کل شیء یرجع الی اصله است راجع شو ببین
زان بگریه هجر او ائماً سر نشسته‌ام

آشکار است غرق اندر بحر طوفان شد چو من
زان سبب در هر زمان سرگشته و خسته‌ام

اردو ترجمہ

میں مسلمانی سے بھی گیا اور کفر اور ایمان سے بھی گیا اور تمام مذاہب ملل اور دینداری سے آزاد ہوا۔

میں لامکان میں تھا اچانک مکان میں آ گیا۔ درد و غم میری جان کی خوراک ہے۔ میں پریشان بیٹھا ہوں۔

میں کوہ قاف کا پرندہ ہوں اور اس عالم آب و گل کی سیر کر رہا ہوں۔ اس خاکی دام نے قید کر دیا ہے اور میرے بال و پر باندھ رکھے ہیں۔

"ہر چیز اپنی اصل کی جانب جاتی ہے" پھر تو بھی واپس جا۔ اسی عالم کے فراق میں رو رو کر میں نے سارے دفتر دھو ڈالے ہیں۔

آشکارا خون کے آنسوؤں کے تلاطم خیز اور طوفانی سمندر میں غرق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہر وقت سرگرداں اور دل ریش ہوں۔

قطرهٔ دیگر بدید کز دریا جدا افتاده‌ام
خویش را از وی بسو آوارگی در داده‌ام

بحر بر قطره بخندید و همین داده جواب
تو کجائی این همه مائیم خوش دل شاده‌ایم

آنچه تو دانسته خود را کان جدا مانده
نی وصال است نی جدائی سر نهان کرده‌ایم

هر کجا و هر طرف دانی تو ما را جا بجا
نی فراق است نی وصال از هر دو آزاده‌ایم

[illegible]
نیست غیر از هست [illegible]

اردو ترجمہ

قطرہ نے کہا ہے کہ میں دریا سے الگ ہو گیا ہوں اور اپنا رخ آوارگی اور دربدری کی جانب موڑ چکا ہوں۔

دریا قطرہ کی اس بات پر ہنس پڑا اور یہ جواب دیا تو کہاں ہے، یہ تو سبھی کچھ ہم ہی ہیں اور ہم خوش اور مطمئن ہیں۔

تو نے اپنے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ تو میں ہوں۔ نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ میں نے اس راز کو پوشیدہ رکھا ہے۔

تو ہر جگہ اور ہر طرف ہم ہی کو سمجھ۔ نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ ہم دونوں سے آزاد ہیں۔

[illegible] کی طرح جب قطرہ دریا سے مل گیا تو قطرہ نہیں رہا، دریا باقی رہ گیا [illegible] حیرت میں ہیں۔

اردو ترجمہ

از مسلمانی شدم از کفر و ایمان رفتہ ام
از مذاہب رفت از دینداری رستہ ام

میں مسلمانی سے بھی گیا اور کفر اور ایمان سے بھی گیا اور تمام مذاہب ملل اور دینداری سے آزاد ہوا۔

لامکان بودم ناگہ آمدم زد این مکان
درد و غم شد قوت جانم مبتلا بنشستہ ام

میں لامکاں میں تھا اچانک مکان میں آ گیا۔ درد و غم میری جان کی خوراک ہے۔ میں پریشان بیٹھا ہوں۔

طائر آن کوہ قافم سائرم بر آب و خاک
دام خاکی قید کردہ بال پر بربستہ ام

میں کوہ قاف کا پرندہ ہوں اور اس عالم آب و گل کی سیر کر رہا ہوں۔ اس خاکی دام نے قید کر دیا ہے اور میرے بال و پر باندھ رکھے ہیں۔

کل شیء یرجع الی اصلہ است راجع تو نیز
زان بگریہ ہجر او اشکبار نشستہ ام

"ہر چیز اپنی اصل کی جانب جاتی ہے" پھر تو بھی واپس جا۔ اس عالم کے فراق میں رو رو کر میں نے سات دفتر دھو ڈالے ہیں۔

اشکبار است غرق اندر بحر طوفان شد خون
زان سبب در ہر زمان سرگشتہ ام آشفتہ ام

آشکار خون کے آنسوؤں کے تلاطم خیز اور طوفان انگیز سمندر میں غرق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہر وقت سرگرداں اور دل ریش ہوں۔

اردو ترجمہ

قطرہ میگرید کہ از دریا جدا افتادہ ام
خویش را رو سوی آوارگی وا دادہ ایم

قطرہ رو رہا ہے کہ میں دریا سے الگ ہو گیا ہوں اور اپنا رُخ آوارگی اور دربدری کی جانب موڑ چکا ہوں۔

بحر بر قطرہ بخندید و ہمیں دادہ جواب
تو کجائی این ہمہ ماییم خوش دل شادہ ایم

دریا قطرہ کی اس بات پر ہنسا اور یہ جواب دیا تو کہاں ہے، یہ تو سبھی کچھ ہم ہی ہیں اور ہم خوش اور مطمئن ہیں۔

آنچہ تو دانستہ خود را کہ آن تبدیل منم
نی وصال است نی جدائی سر نہان کردہ ایم

تو نے اپنے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ تو میں ہوں۔ نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ میں نے اس راز کو پوشیدہ رکھا ہے۔

ہر کجا و ہر طرف دانی تو ما را جا بجا
نی فراق است نی وصال از ہر دو ما آزادہ ایم

تو ہر جگہ اور ہر طرف ہم ہی کو سمجھ۔ نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ ہم دونوں سے آزاد ہیں۔

قطرہ چون در بحر گم شد آشکارم گم چنان
نیست قطرہ ہست دریا زندہ تیرہ زندہ ایم

آشکار کی طرح جب قطرہ دریا میں سما گیا تو قطرہ نہیں رہا، دریا باقی رہ گیا ہم تاحیات یہیں ہیں۔

اردو ترجمہ

شاہیم ولیک بی سپاہیم
محتاج وگدائی بارگاہیم

ہم بادشاہ ہیں لیکن بے سپاہ ہیں
اور اُس بارگاہ کے محتاج اور گدا ہیں۔

بر باب ہمسان جناب عالی
خاکیم اگرچہ بادشاہیم

ہم اگرچہ بادشاہ ہیں لیکن اُس
جناب عالی کے دروازہ کی خاک ہیں۔

مشتاق لقائی مصطفےٰ ایم
دہست خدای خود گواہیم

ہم محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کے دیدار کے مشتاق ہیں۔ وہ خدا ہے
اور ہم اس پر گواہ ہیں۔

گمراہ شدیم رہبر آمد
فرمود کہ عشق راست راہیم

ہم گمراہ ہوئے تو رہبر آیا اور فرمایا
کہ عشق صراط مستقیم ہے۔

گم گشت خودی خود آشکارا
ما خاک شدیم پرگناہیم

اے آشکارا! خودی خود ہی گم ہو گئی
ہم خاک ہوئے، ہم گناہ گار ہیں۔



لامکان آشیانم کوس سلطانی زنم
از مکان تا لامکانم کوس سلطانی زنم
غیر ہرگز نیستیم و خود بخود یاریم ما
جان جانانیم دائم کوس سلطانی زنم
بودن و نا بودن و این جملہ باشد سیر ما
ہر دو عالم امتحانم کوس سلطانی زنم
عرشیم ہم کرسیم ہستیم در ارض و سمای
حلیم ہم انس و جانم کوس سلطانی زنم
وحدتم ہم کثرتم ہم خالقم مخلوقیم
خود خلاق این و آنم کوس سلطانی زنم
گہ گدایم گاہ شاہم بے ہمہ گہ با ہمہ
ورد انا الحق بخوانم کوس سلطانی زنم
آشکارا با خدا آمد خدا باقی بماند
تاجدارم شہنشاہم کوس سلطانی زنم

اردو ترجمہ

میرا آشیاں لامکان پہ ہے۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔ میں مکان سے
لامکان تک شاہی نوبت بجاتا ہوں۔
ہم اغیار ہرگز نہیں ہیں۔ ہم یار
ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میں جانِ جاناں
ہوں۔ میں شاہی نوبت بجاتا ہوں۔
عدم اور وجود یہ ہمارے سیر کے
مقامات ہیں۔ دونوں عالم امتحان ہیں۔
میں شاہی نوبت بجاتا ہوں۔
ہم عرش و کرسی اور زمین و آسمان
میں ہیں۔ ہم تک انس اور جن ہیں۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔
میں وحدت بھی ہوں، میں کثرت
بھی ہوں، میں خالق بھی ہوں، میں مخلوق
بھی ہوں۔ میں اس کا اور اس کا پیدا
کرنے والا بھی خود ہی ہوں۔ میں شاہی
نوبت بجاتا ہوں۔
کبھی گدا ہوں، کبھی بادشاہ ہوں
سب سے الگ بھی ہوں اور سب کے
ساتھ بھی ہوں۔ انا الحق کا ورد کرتا ہوں
اور شاہی نوبت بجاتا ہوں۔
آشکار با خدا ہے۔ خدا باقی ہے
میں تاجدار ہوں اور شہنشاہ ہوں۔ میں
شاہی نوبت بجاتا ہوں۔ ✱

اردو ترجمہ

از مسلمانی شدم واز کفر و ایمان رفتہ ام
از مذاہب ملت از دینداری رستہ ام

میں مسلمانی سے بھی گیا اور کفر اور ایمان سے بھی گیا اور تمام مذاہب ملل اور دینداری سے آزاد ہوا۔

لامکان بودم ناگہ آمدم زد این مکان
درد و غم شد قوت جانم مبتلا بنشستہ ام

میں لامکان میں تھا اچانک مکان میں آگیا۔ درد و غم میری جان کی خوراک ہے۔ میں پریشان بیٹھا ہوں۔

طائر آن کوہ قافم سائرم بر آب و خاک
دام خاکی قید کردہ بال و پر را بستہ ام

میں کوہ قاف کا پرندہ ہوں اور اس عالم آب و گل کی سیر کر رہا ہوں۔ اس خاکی دام نے قید کر دیا ہے اور میرے بال و پر باندھ رکھے ہیں۔

کل شیء یرجع الی اصلہ ست راجع شو بہ بیں
زان بگریہ ہجر او اشعار سرشستہ ام

ہر چیز اپنی اصل کی جانب جاتی ہے پھر تو بھی واپس جا۔ اس عالم کے فراق میں رو رو کر میں نے دفتر دھو ڈالے ہیں۔

آشکارست غرق اندر بحر طوفان اشک خون
زان سبب در رمز زبان سرگشتہ ام دلخستہ ام

آشکار خون کے آنسوؤں کے تلاطم خیز اور طوفان انگیز سمندر میں غرق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہر وقت سرگرداں اور دلریش ہوں۔

اردو ترجمہ

قطرہ میگرید کہ از دریا جدا افتادہ ام
خویش را زی بسو آوارگی در دادہ ایم

قطرہ رو رہا ہے کہ میں دریا سے الگ ہو گیا ہوں اور اپنا رخ آوارگی اور دربدری کی جانب موڑ چکا ہوں۔

بحر بر قطرہ بخندیدہ ہمیں دادہ جواب
تو کجائی این ہمہ مائیم خوش دل شاد ایم

دریا قطرہ کی اس بات پر ہنسا اور یہ جواب دیا تو کہاں ہے، یہ تو سبھی کچھ ہم ہی ہیں اور ہم خوش اور مطمئن ہیں۔

آنچہ تو دانستہ خود را آن نہ ایم
نی وصال ست نی جدائی سر نہان کردہ ایم

تو نے اپنے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ تو میں نہیں ہوں نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ میں نے اس راز کو پوشیدہ رکھا ہے۔

ہر کجا و ہر طرف دانی تو ما را جا بجا
نی فراق ست نی وصال از ہر دو ما آزادہ ایم

تو ہر جگہ اور ہر طرف ہم ہی کو سمجھ نہ وصال ہے نہ فراق ہے۔ ہم دونوں سے آزاد ہیں۔

قطرہ چون در بحر گم شد آشکارا گم چنان
نیست قطرہ ہست دریا و یگانہ ماندہ ایم

قطرہ کی طرح جب قطرہ دریا میں سما گیا تو قطرہ نہیں رہا، دریا باقی رہ گیا ہم ساتھ ہی ہیں۔

من مست شرابیم خرابیم شرابیم
سلطان جهانیم بنظر خلق خرابیم

از تقوی و از ورع و از زهد چه دانیم
شب و روز مرا کار که با چنگ و ربابیم

در مدرسهٔ عشق سبق عشق بخواندیم
جز عشق نباشد رخ در هیچ کتابیم

گر نعرهٔ گدائی بزنم گاه شوم شاه
گه بحر شوم موج زنم گاه حبابیم

از دور زمان گشت سر پیچیده چو آشکار
دیوانه ام طالب نه گناه و نه ثوابیم

اردو ترجمہ

میں شراب (وحدت) سے مست ہوں، دنیا کا بادشاہ ہوں لیکن لوگوں کی نظر میں خراب ہوں۔

میں تقویٰ، پرہیزگاری اور زہد کو نہیں جانتا۔ دن رات میرا کام چنگ اور رباب سے ہے۔

میں نے عشق کے مدرسہ میں عشق کا سبق پڑھا ہے عشق کے بغیر میرا رخ کسی اور کتاب کی طرف نہیں ہے۔

کبھی گداگروں کی طرح صدا کرتا ہوں اور کبھی بادشاہ بنتا ہوں، کبھی دریا بن جاتا ہوں، موجیں مارتا ہوں اور کبھی حباب بن جاتا ہوں۔

اے آشکار! جب سے اور ادوار نے منہ موڑا ہے اس وقت سے دیوانہ ہوں اور گناہ و ثواب کا طلبگار نہیں ہوں۔

چه هستم چه هستم ندانم چه هستم
ز احوال مستم ندانم چه هستم

نه آدم نه شیطان نه پیدا نه پنهان
کز این جا نشستم ندانم چه هستم

نه از جان وجودم نه نصران یهودم
نه از بت پرستم ندانم چه هستم

نه دانه شمارم نه خانه خمارم
نه زنار بستم ندانم چه هستم

مکانم شد از امکان آشکارا
بجائی خوشستم ندانم چه هستم

اردو ترجمہ

میں کیا ہوں، میں کیا ہوں؟ میں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔ میں اپنے حال میں مست ہوں، میں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

نہ آدم ہوں، نہ شیطان ہوں، نہ ظاہر ہوں نہ پوشیدہ ہوں، بس یہاں مقیم ہوں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

میں نہ جنی ہوں، نہ نصرانی ہوں نہ یہودی ہوں، نہ بت پرست ہوں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

نہ تسبیح پھیرنے والا ہوں، نہ شراب کھینچنے والا ہوں نہ زنار باندھنے والا ہوں نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

اے آشکار! میرا مکان لامکان ہے میں وہاں خوش ہوں، نہیں جانتا کہ میں کیا ہوں۔

ہر دم از درد یار بیمارم
در غم عشق او گرفتارم
سبحہ سجادہ را زنم آتش
داد سلطان عشق زنارم
مذہب و ملتی ندانم چیست
تا چو مستان نشین بازارم
نی جہودم نہ مسلم و راہب
نی برہمن نہ گبر کفارم
نی منم از گروہ زندیقان
نی من از راہ پاک غیارم
خود نمیدانم ای مسلمانان
کیستم چیستم چہ اسرارم
میفروشم آئین مسلمانی
خوش بجان کفر را خریدارم
طالب دین احمدی باشم
دین منسوخہای بگذارم

اردو ترجمہ

میں ہر وقت یار کے درد میں بیمار رہتا ہوں۔ اس کے عشق کے غم میں گرفتار رہتا ہوں۔ میں تسبیح اور مصلے کو آگ لگاؤں۔ مجھے بادشاہِ عشق نے زنار دے دیا ہے۔ میں مذہب اور ملت کو نہیں جانتا کہ کیا ہے۔ جب سے مستوں کی طرح بازار میں بیٹھنے لگا ہوں۔

میں نہ یہودی ہوں، نہ مسلمان ہوں اور نصرانی ہوں (راہب نصاریٰ کا عابد) نہ برہمن ہوں، نہ مجوسی ہوں نہ کافر ہوں۔

میں ملحدوں کے گروہ میں سے بھی نہیں ہوں اور نہ ہی میں کوئی مکار ہوں۔

اے مسلمانو! میں خود بھی نہیں جانتا کہ میں کون ہوں کیا ہوں اور کونسا راز ہوں۔

میں اس مسلمانی کو بیچتا ہوں اور دل کی خوشی سے کفر کا خریدار ہوں۔

میں حضور پرنور محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا طالب ہوں۔ میں نے تمام منسوخ شدہ مذاہب کو ترک کر دیا ہے۔

بجز تو در ہجر ایام عمری میشمرم
بر آمد بسے سالہا کہ منتظرم
کدام ساعت گردد کہ نزد من آئی
بلند بخت شود گر دہی قدم بدرم
ہمی کنیم فغان نالہای مجنوں را
خوشا بود کہ اگر در رہت برفت سرم
گذشت عمر چو ہفتاد سال در ہجرت
بیا بیا کہ بوعدہ قدیم می نگرم
بہر خدا ہمہ احوال ما ببین یک بار
کہ ہیچ نیست بخاطر خیال ہم دگرم
بگفتم ای دل خاموش باش صبر بکن
کہ یار با ما و ز ما وجہ طور بیخبرم
نہ ہجر ماند نہ وصل آمد آشکارا را
برون شدیم بیکبارگی ز خیر و شرم

اردو ترجمہ

اے محبوب! تیرے بغیر اپنی زندگی کے دنوں کو فراق کے دن شمار کرتا ہوں۔ کئی برس گذر گئے کہ میں تیرا منتظر ہوں۔ وہ وقت کب آئے گا کہ تو میرے پاس آئے گا۔ میرا بخت بلند ہو جائے گا اگر تو میرے دروازہ پر قدم رکھے گا۔ مجنوں کی طرح آہ و فریاد کرتا ہوں۔ بہت ہی اچھا ہو گا اگر میرا سر تیری راہ میں قربان ہو جائے گا۔

میری عمر کے ستر برس تیری جدائی میں بسر ہو گئے۔ اب آ بھی جا کہ میں تیرے پرانے وعدہ کو دیکھ رہا ہوں۔ یعنی تیری وعدہ وفائی کا منتظر ہوں۔

خدا کے واسطے ایک بار میرا حال آکر دیکھ لے۔ میرے دل میں کسی غیر کا خیال تک موجود نہیں ہے۔

میں نے کہا اے دل! خاموش رہ اور صبر کر۔ محبوب ہمارے ساتھ اور ہم اس سے کس قدر بے خبر ہیں۔

نہ فراق رہا اور نہ ہی آشکار وصال حاصل ہوا۔ ہم خیر اور شر کی حدود سے بالکل باہر نکل گئے ہیں۔

بر سر میدان ایک دم خدائی میزنم
گوئے سر خود زدہ ام فی الحال چوگان بشکنم

گر عزیز مصر باشم تا خریداری کنم
دلو و رسن بکنعان بہر یوسف افگنم

گر کسی پرسد کہ بر رخ دلبر آشفتہ کیست
ہاں بگوئی دل کہ معشوقیم ہم عاشق منم

گر بیک روزی ببینم جلوہ از حسن دوست
بس بود قربان بپایش عمر و دل جان و تنم

دوست گفتا آشکارا گر تو آشفتہ منی
زود آ سر دہ باری سرفرازت کنم

اردو ترجمہ

دیکھو، میں بر سر میدان علی الاعلان خدائی کا دعویٰ کرتا ہوں۔ فی الحال میں نے اپنے سر کو گوئے بنایا ہے لیکن میں چوگان کو توڑ کر رکھ دوں گا یعنی اس دعویٰ پہ پہلے تو مجھے لوگوں کی ملامت برداشت کرنا پڑے گی لیکن آخر کار یہ بات اپنی منوا لوں گا۔

میں اگر عزیز مصر ہوتا تو خریداری کرتا اور یوسف (علیہ السلام) کے واسطے چاہ کنعان میں بوکا (پانی نکالنے کا برتن) ڈال دیتا۔

اگر کوئی پوچھے کہ محبوب کے رخ انور پر کون عاشق ہے، تو اے دل! کہہ دینا کہ معشوق بھی میں ہوں اور عاشق بھی میں ہوں۔

میں اگر کسی دن محبوب کے حسن کا جلوہ دیکھ لوں۔ پھر میری زندگی میرا دل، میری جان اور میرا جسم اس کے پاؤں پہ قربان ہو جائے۔

محبوب نے فرمایا کہ اے آشکار! تو اگر میرا عاشق ہے تو جلد آ، سر قربان کر تاکہ میں تجھے سرفرازی عطا کر دوں۔

٭

در دیدۂ معشوقان اسرار ہمی بینم
وہ جلوہ گری حسنش اظہار ہمی بینم

در کون و مکان باشد حقا کہ ظہور او
در دیر خراباتی دیدار ہمی بینم

این جملہ تجلی او گر دیدہ بکشائی
دیوار چہ دروازہ آن یار ہمی بینم

ای شیخ گرو باید تسبیح و مصلا را
یک لمعۂ نورش در زنار ہمی بینم

کن فاش آشکارا این سر انا الحق را
کاندر سر منصوری خمار ہمی بینم

اردو ترجمہ

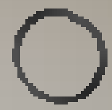
میں معشوقوں کی آنکھوں میں اسرار دیکھتا ہوں۔ سبحان اللہ! اس کے حسن کی جلوہ گری!! میں تو علانیہ دیکھتا ہوں۔

خدا کی قسم دنیا میں اسی کے حسن کا ظہور ہے میں تو مندر میں بھی اسی کا دیدار کرتا ہوں۔

یہ تمام تجلی اسی کے حسن کی ہے اگر تو آنکھیں کھول کر دیکھے۔ میں تو در و دیوار پہ اس محبوب کو دیکھتا ہوں۔

اے شیخ! تجھے اپنی تسبیح اور مصلا گروی رکھنا (بیچ دینا) چاہیے۔ میں اس کے نور کی شعاع زنار میں دیکھتا ہوں۔

اے آشکار! منصوری راز انا الحق کو ظاہر کر کیونکہ میں منصور کے سر میں خمار دیکھتا ہوں۔



من آشفتہ حیرانم حیرانم حیرانم
دقیقہ پریشانم گہ گاہ پشیمانم
نہ میل سبحہ دارم نہ رشتۂ زنارم
نہ خانۂ خمارم من جان آن جانانم
این طعنہ مزن زاہد من مست الستیم
من غیر خدا نیم واللہ کہ من آنم
نہ ملا نہ مفتی ام نہ قاضی ام سرّ رازی ام
بصورت انسانم پیدایم نہ پنہانم
گہ اطلس پوشانم گہ خرقہ بود شانم
گہ جامۂ زربفتی گہ مستانم عریانم
نہ اندر دو ہفتادم نہ استادم نہ افتادم
نہ کافر نہ ملحدم مومن نہ مسلمانم
شدنامم آشکارا زین نام شرم گیرم
سیرمای ہمہ یارم من گوئی من چوگانم

اردو ترجمہ

میں سرگرداں حیراں ہوں، حیراں ہوں، حیراں ہوں۔ کسی وقت پریشان ہوتا ہوں اور کبھی پشیمان ہوتا ہوں۔

مجھے نہ تسبیح کا شوق ہے اور نہ زنار ہی رکھتا ہوں، نہ میخانے سے رغبت ہے بلکہ میں اس محبوب کی جان ہوں۔

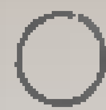
اے زاہد! مجھ پر طعنہ زنی نہ کر۔ میں مست الست ہوں۔ میں غیر اللہ نہیں ہوں بلکہ خدا کی قسم کہ میں خود "وہی" (خدا) ہوں۔

میں نہ ملا ہوں، نہ مفتی ہوں، نہ قاضی ہوں بلکہ میں ایک راز ہوں۔ کبھی کبھی انسان کی صورت اختیار کر لیتا ہوں۔ میں ظاہر ہوں، پوشیدہ نہیں ہوں۔

میں کبھی ریشمی لباس پہنتا ہوں اور کبھی خرقہ پوشی میں اپنی شان سمجھتا ہوں۔ کبھی زربفت کی پوشاک زیب تن کرتا ہوں، کبھی مستی میں آکر لباس سے بے نیاز ہو جاتا ہوں۔

میں نہ بہتر مذاہب سے تعلق رکھتا ہوں، نہ کھڑا ہوں، نہ گرا ہوں، نہ کافر ہوں، نہ ملحد ہوں، نہ مومن ہوں، نہ مسلمان ہوں۔

میرا نام تو آشکارا ہے لیکن میں اس نام سے شرم کرتا ہوں۔ میں سراپا یار ہو (گیا ہوں، میں جذب ہو چکا ہوں) میں گوئی ہوں میں چوگان ہوں۔



ارادت مند آن پیر مغانم
بجز پیر مغان دیگر ندانم
مریدم آستانہ بارگاہش
منور از درش دل چشم جانم

گذشتہ عمر ما ہفتاد یک سال
ولی از غمزہ عشقش نوجوانم
کہ یکسان کرد بر من کفر و اسلام
درون بت خانہ و کعبہ مکانم

بدستم داد آن پیر مغان ہین
علم منصور در آخر زمانم

چو شور افکند اندر دلم عشق
گواہ دوست من آن دم نمانم

ثواب و جرم شد محو آشکارا
شکر اللہ کہ در بیت الامانم

اردو ترجمہ

میں پیر مغاں کا مرید ہوں، پیر مغاں کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا۔

میں اس کی بارگاہ کے دروازہ کی چوکھٹ کا مرید ہوں۔ اس کے دروازہ سے میرا دل، آنکھیں اور جان روشن ہیں۔

میری عمر اکہتر برس کی ہو گئی ہے لیکن اس کے عشق کے غمزہ سے نوجوان ہوں۔ جس نے میرے لیے کفر اور اسلام دونوں ایک جیسے کر دیے ہیں۔ میرا مکان بت خانہ اور کعبہ دونوں میں ہے۔

دیکھو! پیر مغاں نے میرے ہاتھ میں اس آخری زمانہ میں منصوری علم دے دیا ہے۔

جب عشق میرے دل میں شور برپا کرتا ہے تو دوست گواہ ہے میں اس وقت موجود نہیں ہوتا۔

اے آشکارا! ثواب اور جرم محو ہو چکے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں اب بیت الامان میں ہوں۔

اردو ترجمہ

بہر جانب بہر سو جلوۂ یار می بینم
شعاع حسن او بر در و دیوار می بینم

میں ہر طرف اور ہر گلی میں اور ہر مقام پر یار کو دیکھتا ہوں۔ اس کے حسن کا جلوہ در و دیوار میں دیکھتا ہوں۔

چہ شہر و چہ کوچہ چہ بحر و چہ صحرا
چہ بازار و چہ کوچہ ہمہ اسرار می بینم

کیا شہر میں، کیا کوچہ میں، کیا دریا میں اور کیا صحرا میں اور کیا بازار کی ہر گلی میں۔ تمام اسرار دیکھتا ہوں۔

بیا بگذار اے زاہد تو تسبیح و مصلا را
کہ من سر ذات او در زنار می بینم

اے زاہد! آ اور تسبیح اور مصلا کو چھوڑ دے کیونکہ میں اس کے اسرار ذاتی کو زنار کے اندر دیکھتا ہوں۔

مرا اے یار می گویند کہ مفتاح الفرج صبر است
اگر چون من کنم ظاہر ہمہ دلدار می بینم

اے دوست! مجھ سے یہ کہتا ہے کہ صبر خوشی کی کنجی ہے لیکن مجھ سے صبر کیسے ہوگا میں تو محبوب کو علانیہ دیکھتا ہوں۔

نہان کن سر انا الحق مکن تو آشکارا ہم
کہ اندر سینۂ تو منصور کی جان جا دار می بینم

انا الحق کا راز مخفی رکھ اس کو ظاہر نہ کر کیونکہ میں تیرے سینہ میں وہی منصور کی تمہاری دیکھتا ہوں۔

اردو ترجمہ

این رہ ملامت کہ گرفتیم گرفتیم
راہیست سلامت کہ گرفتیم گرفتیم

ملامت کی یہ راہ ہم نے اختیار کی، سو کی۔ یہ سلامتی کی راہ ہے۔ ہم نے اختیار کی، سو کی۔

از جمع خلائق بدلم نیست خیالی
گوشہ ز جماعت کہ گرفتیم گرفتیم

مخلوق کے مجمع کا میرے دل میں کوئی خیال نہیں ہے۔ ہم نے جماعت سے جو کنارہ کشی کی، سو کی۔

چون عشق بیامد ہمہ دین کفر محو شد
زو نیست علامت کہ گرفتیم گرفتیم

جب عشق آیا تمام دین اور کفر محو ہو گئے۔ عشق کی یہی علامت ہے جو ہم نے اپنا لی۔ سو اپنا لی۔

این راہ ضلالت کہ بدل جان گزیدم
راہیست ہدایت کہ گرفتیم گرفتیم

(بظاہر) یہ گمراہی کی راہ ہم نے دل و جان سے قبول کر لی ہے (در حقیقت) یہ ہدایت کی راہ ہے جو ہم نے اختیار کی سو کی۔

آن ورد وظائف کہ کجا ماند آشکارا
از ورد عبادت کہ گرفتیم گرفتیم

اے آشکار! وہ ورد وظائف کہاں رہ گئے۔ ہم نے ورد عشق کی عبادت اختیار کی سو کی۔

می فروشم دین و ایمان کس خریدار آوریم
خویش را چون شیخ صنعان زیر زنار آوریم

چونکہ ما مانند عنقا دائما در گردشیم
کی خیال ہمچو کرگس سوی مردار آوریم

شاہ عشق اندر دل آمد ہر حکایت محو شد
اندریں میدان عشقش سر بسر دار آوریم

آنچہ باشد تحفہ کاندر حضور آید پسند
زاری و مسکینی در حضور نظر یار آوریم

سر متاب از عشق ہرگز تا شوی تو آشکار
بہر رسوائی ملامت سوی بازار آوریم

اردو ترجمہ

میں دین و ایمان کو بیچ رہا ہوں ہے کوئی
پاس کسی خریدار کو لے آئیں میں اپنے آپ
کو شیخ صنعان کی طرح زنار کے نیچے لانا
چاہتا ہوں۔

چونکہ عنقا کی طرح میں ہمیشہ گردش
(پرواز) میں رہتا ہوں اس لیے چیل کی
طرح میں مردار کا خیال کیسے کر سکتا ہوں۔

جب شہنشاہ عشق دل میں جاگزیں
ہوا تو ہر بات محو ہو گئی۔ ہم اس کے میدان
عشق میں اپنا سر سولی پر چڑھائیں گے۔

جو تحفہ محبوب کے حضور میں پسند ہوگا
مثلاً عاجزی اور مسکینی وہ ہم اس کی
نگاہ کے سامنے لائیں گے۔

عشق سے منہ مت پھیر تاکہ تو آشکار
بن جائے۔ ہم ملامت اور رسوائی کی خاطر
بازار کا رخ کریں گے۔

چہ میگوئید ای یاران کہ من خود را نمیدانم
نہ زندیقم نہ ملحدم نہ کافر نی مسلمانم
نہ زہد و ورعم نہ شب گردم کہ گوئی [illegible]
ز عالم دست افشردم [illegible]
نہ دیندارم نہ بدکارم ز ملت کیش بیزارم
بکعبہ رو نمی آرم یکی گویم یکی دانم
نہ من صالح نہ طالح ام نہ من فاسق نہ فاجرم
یکی جویم یکی خواہم [illegible]
نہ من بندہ گنہگارم ز شیخی استغفارم
نہ دیوانہ نہ ہشیارم نہ دانایم نہ نادانم
[illegible] وگر چاکر کمر بستم
[illegible] چو دربانم
[illegible] نہان از ما کجا باشد
[illegible] غیب پایانم

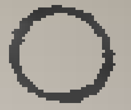
اردو ترجمہ

اے دوستو کیا کہتے ہو میں اپنے
آپ کو نہیں پہچانتا۔ میں نہ زندیق ہوں
نہ ملحد ہوں، نہ کافر ہوں نہ مسلمان ہوں۔
میں نہ زاہد اور نہ کار میں مشغول
ہوں، نہ شب گرد ہوں بلکہ میں نے
اس جہان سے گوئے سبقت آگے بڑھا
دی اور دنیا سے دست بردار ہو گیا اس
لیے کہ میں بستر سبحانی ہوں۔

میں نہ دیندار ہوں نہ بدکار ہوں
بلکہ دین اور مذہب سے بیزار ہوں۔ میں
کعبہ کی طرف رخ بھی نہیں کرتا۔ میں ایک
کہتا ہوں اور ایک ہی جانتا ہوں۔

میں نہ صالح ہوں نہ طالح ہوں نہ
فاسق ہوں نہ فاجر ہوں۔ میں ایک کی
تلاش میں ہوں اور ایک ہی کا طلبگار
میں گنہگار بندہ نہیں ہوں لیکن
غرور سے توبہ کرتا ہوں۔ میں نہ دیوانہ
ہوں، نہ ہوشیار ہوں، نہ دانا ہوں نہ
ناداں ہوں۔

میں اگر بادشاہ ہوں تو فی الواقع ہوں
اور اگر خدمت گار ہوں تو خدمت کے لیے
کمر بستہ ہوں۔ میں گدا ہوں فرزند ہوں بطالہ (?)
ہوں لیکن اس کے دربار کا دربان ہوں۔
ہمارا محبوب دنیا میں ظاہر ہے کیا وہ
تم سے پوشیدہ ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ
میری زبان پر یا مرنا یا ہو جاری ہے۔ اس لیے
کہ میرے اطمینان قلب کا اس کے سوا اور
کوئی ذریعہ نہیں ہے۔



من بجز یار بہر سو نہ دگر می بینم
چہ بہ بازار چہ ہر کوچہ شہر می بینم

چہ طیور و چہ وحوش و چہ جن و دیو و ملی
ہمہ اسرار الٰہی بہ بشر می بینم

زاہد اطعنہ مزن مست الستی ہستم
در سرم از مئے منصور اثر می بینم

نے نہان ہست عیانست بما یا ورکن
غمزۂ عشق و حسن را بہ بصر می بینم

دوست فرمود تو لو فثم وجہ اللہ
کل شیی ہو ہو را بنظر می بینم

ماہ کنعان ز شب چاہ درخشید برون
چہ شب ست آن شب چون لیلۃ القدر می بینم

آشکارا چو رہ عشق گرفتی نازل
جز ہمیں راہ دگر راہ ضرر می بینم

اردو ترجمہ

میں محبوب کے سوا کسی بھی طرف کسی دوسرے کو نہیں دیکھتا۔ کیا بازار میں کیا گلی کوچے میں اور کیا شہر میں کسی دوسرے کو نہیں دیکھتا۔

پرندہ ہو خواہ چرندہ ہو، جن ہو خواہ دیو ہو لیکن میں تمام اسرار الٰہی صرف انسان میں دیکھتا ہوں۔

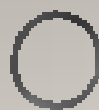
اے زاہد! مجھے طعنہ نہ دے میں مست الست ہوں۔ میں اپنے سر منصوری مے کا اثر دیکھتا ہوں۔

میرے اوپر اعتبار کرو وہ نہ پوشیدہ ہے اور نہ ہی ظاہر ہے۔ میں حسن اور عشق کے غمزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں۔

دوست نے فرمایا کہ "اینما تولوا فثم وجہ اللہ" یہ تمام چیزوں میں اسی کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں۔

کنعان کا چاند رات کے کنوئیں سے باہر آ کر ضیا پاشی کرنے لگا۔ وہ وہ کیا رات ہے!! میں اس رات کو لیلۃ القدر سمجھتا ہوں۔

آشکارا جب تم نے ازل سے عشق کا راستہ اختیار کیا ہے تو بس اس راہ کے بغیر دوسری راہ کو میں سراسر نقصان سمجھتا ہوں۔



مستیم ولی بہوش ہستیم
تیغ کمر از عشق بستیم

چون جلوۂ حسن یار دیدم
از خوف و رجا ز ہر دو رستیم

افراختہ علم چو شاہ منصور
آن بیرق رایت بدستیم

عشق گرفت جان و دل را
از مذہب و کیش درگذشتیم

از راز لعلم چو آگہی شد
صد ورد ز سبحہ را شکستیم

زاہد نزنی تو طعنہ ما را
آشفتہ و عاشق الستیم

اردو ترجمہ

ہم مست تو ہیں لیکن ہوش والے مست ہیں۔ ہم نے اپنی کمر سے عشق کی تلوار باندھ لی ہے۔

میں نے جب سے محبوب کے حسن کا جلوہ دیکھا ہے خوف اور امید دونوں سے آزاد ہو گیا ہوں۔

شاہ منصور (منصور حلاج) نے جو پرچم بلند کیا تھا، وہی پرچم اب ہمارے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

جب سے اس کے عشق نے میرے قلب اور روح پر اپنی گرفت مضبوط کر لی ہے اس وقت سے دین اور مذہب کی منزل سے آگے چلے گئے ہیں۔

جب سے محبوب کے راز سے آگاہی ہوئی ہے ہم نے سبحہ صد دانہ سو دانوں والی تسبیح کو توڑ ڈالا ہے۔

اے زاہد! تو ہم کو طعنہ نہ دینا، ہم روز الست سے عاشق ہیں۔

اثبات شدہ کہ چون الا اللہ
ہم بندہ بہ لا آلہ نزانستیم

جب سے الا اللہ کہہ کر ہم اثبات کی منزل میں آگئے ہیں پھر لا الٰہ کی طرف واپس نہیں گئے۔

حوران بہشت را نخواہیم
جز یار دگر نہ ہیچ جستیم

میں بہشت کی حوروں کا طلبگار نہیں ہوں۔ میں محبوب کے سوا کسی اور کی تلاش میں نہیں ہوں۔

مارا نہ صلاح و ورع و تقوے
ما مست میکدہ نشستیم

ہمارے پاس نہ نیکی ہے نہ پرہیزگاری اور نہ تقویٰ۔ ہم میخانہ میں مست بنے بیٹھے ہیں۔

مارا چہ خبر ز دین و اسلام
شب روز مدام در کنشتیم

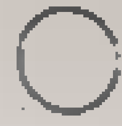
ہمیں دین اور اسلام کا کیا پتہ ہم تو رات دن مندر میں بستے ہیں۔

ہمراہ چو شد یقین دل ما
خیالات شکوکہا شکستیم

جب دل کو یقین کی دولت حاصل ہوگئی تو ہم نے شکوک اور شبہات کو توڑ ڈالا۔

با تا شد محو آشکارا
یک الف خوشتر بدل نوشتیم

اے آشکار! "ب" اور "ت" مٹ گئے ہم نے الف کو اپنے دل پہ اچھی طرح سے لکھ لیا ہے۔



گاہ آدم گاہ شیطان می شوم
گاہ موسیٰ گاہ عمران می شوم

گہ جدا باشیم از مادر پدر
گہ چو اسماعیل قربان می شوم

گہ تحمل می کنم گاہی غضب
گاہ دانا گاہ نادان می شوم

گاہ زاہد گاہ عابد گہ مغم
گاہ کفر و گاہ ایمان می شوم

گاہ باشد آشکارا بادشاہ
گاہ بر دربانہ دربان می شوم

اردو ترجمہ

میں کبھی آدم بنتا ہوں کبھی شیطان کبھی موسیٰ بنتا ہوں اور کبھی عمران (عمران حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام ہے)

کبھی اپنے ماں باپ سے علیحدہ رہتے ہیں اور کبھی حضرت اسماعیل کی طرح قربان ہوجاتے ہیں۔

ہم کبھی برداشت کرلیتے ہیں اور کبھی غصہ میں آجاتے ہیں کبھی دانا ہوتے اور کبھی نادان بن جاتے ہیں۔

کبھی زاہد بنتے ہیں کبھی عابد اور کبھی آتش پرست کبھی کافر بنتے ہیں اور کبھی مومن۔

آشکار کبھی بادشاہ ہوتا ہے اور کبھی دربار کا دربان ہوتا ہے۔

اردو ترجمہ

مسلمانم ز دین کیش بیزارم چہ می‌پندید ای یاران
خلائق دیدہ احوالم بجز خواندند استغفاران

اے دوستو! میں دین اور مذہب سے بیزار ہوں آپ کا کیا خیال ہے لوگ میرا حال دیکھ کر توبہ توبہ کرتے ہیں۔

در آن دریای افتادم کہ ساحل ناپدید آرد
دران قلزم کہ بسیاران غرق گشتند سرداران

میں اس دریا میں گرا ہوں جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ یہ وہ سمندر ہے جس میں بڑے بڑے نامور لوگ غرق ہو چکے ہیں۔

ازان روزی کہ چیزی نیاوردم بجز عشقش
بمشتِ خاک مسکین زغم بارید صد باران

میں روز ازل کو اس کے عشق کے سوا اور کوئی چیز اپنے ساتھ نہیں لایا۔ مجھ مسکین کی مشت خاک پر غم کی سینکڑوں بارشیں برس ہو چکی ہیں۔

ہمین راہ خطرناکست ہران کو پہلوان باشد
گذر زین راہ او سازد نمی آید ز بسیاران

یہ بہت ہی خطرناک راہ ہے اس راہ سے صرف وہی گزر سکتا ہے جو بہادر ہو سب کا کام نہیں ہے۔

خیالِ حالِ مستان را نداند آشکارا کس
کسی آگاہ دل نبود مگر ہم خستہ دل افگاران

اے آشکار! مستوں کے حال اور خیال کو کوئی نہیں جانتا۔ اس راز سے کوئی آگاہ نہیں ہے سوائے زخم خوردہ دل والوں (عشاق) کے۔

اردو ترجمہ

من از دین کیش بیزارم چہ فرمائید ای یاران
نہ من صالح نہ دیندارم چہ فرمائید ای یاران

اے دوستو! کیا کہتے ہو میں دین اور مذہب سے بیزار ہوں۔ میں نہ صالح ہوں نہ دیندار۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

نہ باشد ورد قرآنم وظائف دائمی خوانم
نہ توبہ استغفارم چہ فرمائید ای یاران

میں نہ قرآن کا ورد کرتا ہوں نہ وظیفے پڑھتا ہوں، نہ توبہ استغفار کرتا ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

چو رفت از ما مسلمانی کجا میری کجا خانی
ز مے منصور خمارم چہ فرمائید ای یاران

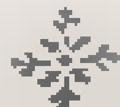
جب مسلمانی ہمارے ہاتھ سے گئی تو میری کہاں رہی اور خانی کہاں گئی۔ میں منصوری مے سے مخمور ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

ز کلہ سر بہ پیچیدم دل از ہر سوی ببریدم
نہ دیوانم نہ ہشیارم چہ فرمائید ای یاران

میں نے تمام چیزوں سے منہ پھیر لیا اور ہر طرف سے قطع تعلق کر لیا۔ میں نہ دیوانہ ہوں، نہ ہشیار ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو۔

کہ کار ما نہ نوشی مابود مقصد خموشی ما
نہ در خوابم نہ بیدارم چہ فرمائید ای یاران

ہمارا کام ہے راگ سننا اور مے نوشی کرنا اور ہمارا مقصد ہے خبر کہ میں نہ سوتا ہوں نہ جاگتا ہوں۔ اے دوستو! کیا کہتے ہو!



ردیف النون

دلا لقای خدا هست معنی درویشان
دگر فنای بباشد بقای درویشان

مپیچ روی ز دروازهٔ گدایان، تو
بباش روز و شبان در قفای درویشان

مرو بمجلس شاهان که جای پرخلل است
مگر که بی خلل است این بنای درویشان

اگر جهان باشارت جهان بگردانند
خدا همی طلبد هم رضای درویشان

بسوی دنیای دون میل دل نمی آرند
که هست تا نفس بی ریای درویشان

مبین بدیده حقارت بسوی فقرایان
بطون عالیقدرست جای درویشان

اگرچه برهنه بی پارچه همی گذرند
بدان دو عالم باشد قبای درویشان

مباش دور ازین زان گروه خاص الخاص
اگر ز ما پرسی خود خدای درویشان

ببین جماعت مردان آشکارا تو
مگر که مرد شوی از دعای درویشان

اردو ترجمہ

اے دل! درویشوں کا دیدار اللہ کا
دیدار ہے۔ فنا سے مراد ہی درویشوں کی بقا ہیں۔

اے دل! گداگروں درویشوں کے
دروازہ سے منہ نہ پھیرنا۔ دن رات فقیروں
کے پیچھے پیچھے رہنا۔

بادشاہوں کے دربار میں مت جانا
کہ وہ فتنہ کی جگہ ہے۔ اگر کوئی پُرامن جگہ ہے
تو وہ درویشوں کی جھونپڑی ہے۔

درویش چاہیں تو سارے جہان کو ایک
اشارہ سے گردش میں لا سکتے ہیں اللہ بھی
درویشوں کی رضامندی کا طلبگار ہے۔

درویش اپنے دل کو اس دنیائے دُوں
کی طرف مائل نہیں کرتے کیونکہ یہ ریاؤں کا
گروہ ہے۔

درویشوں کی طرف حقارت کی نظر سے
نہ دیکھنا کیونکہ درویشوں کا قیام قلب نور
خیر کے پُرعظمت مقام میں ہے۔

اگرچہ درویش ننگے چلتے پھرتے ہیں
لیکن دونوں جہان درویشوں کی قبا ہیں۔

ان خاصان خُدا کے گروہ سے ایک
پل بھی دور نہ رہنا اگر ہم سے پوچھو تو یہ
درویش خود خدا ہیں۔

اے آشکارا! ان مردان خُدا کی جماعت
پر نظر کر۔ شاید تو بھی ان درویشوں کی دعا
سے مرد خدا بن جائے۔ ✱

نگارا یک دمی بنشین درون دیدهٔ ما بین
کزین دریای گوناگون زند موج زبر زیرین

شوی تا باخدا یاری تماشا موج دریا کن
همیشه موج در موج ست بتلخی آن نه شیرین

عجائب موج آن دریا که در عالم نمی گنجد
پیاپی سیل بر سیل ست کشند او از آن و این

براندازد خانه را همه غیرش غرق سازد
چنان غلبه همی آرد که نایاب ست در وی طین

چه موجا موج بحر این ست گرم از آتش فزون بلند
کس از گریه نمیداند شکار او بود بیدین

اردو ترجمہ

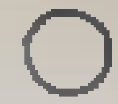
اے حبیب! ایک گھڑی بیٹھ جا
اور ہماری آنکھوں کو دیکھ۔ اس دریائے
گوناگوں سے اوپر نیچے کیسی موجیں اٹھتی ہیں۔

ایک بار دریا کی موجوں کا نظارہ کر
تو مرد باخدا بن جائے گا۔ دریا ہمیشہ موج
در موج ہے اور اس کا پانی میٹھا نہیں ہے
بلکہ کڑوا ہے۔

اس دریا کی موجیں بھی عجیب ہیں
جو اس دنیا میں سما نہیں سکتی۔ سیلاب
کے پیچھے مسلسل سیلاب آرہا ہے جو ہمیں
اس سے بھی اور اس سے بھی دور کھینچ لے
جاتا ہے۔

گھر بار کو فنا کر دیتا ہے اور غیر کو غرق
کرتا ہے۔ ایسا پُرشور اور زور آور دریا ہے
کہ اس کی تہہ میں مٹی اور کیچڑ بالکل نایاب ہے

واہ کیا تلاطم خیز دریا ہے جو آگ
سے بھی زیادہ گرم ہے۔ اے آشکار! جو
رونے اور گریہ وزاری کرنے سے بے خبر
ہے وہ بے دین ہے۔ ✱



ز خویشتن رستیم ما آن نعره مولائی زنیم
وز ما و من رستیم ما آن نعره مولائی زنیم

هرگز ندیدم خویش را انگاشتم دین کیش را
از کیش رستیم ما آن نعره مولائی زنیم

موهوم باشد جان تنم گاهی بگویم من منم
گر زیست آن رستیم ما آن نعره مولائی زنیم

از خویشتن چون میرم از چون بیچون میشوم
دست از خودی شستیم ما آن نعره مولائی زنیم

خود را نمی بینم بجا گاهی ببینم جابجا
این کفر در دستیم ما آن نعره مولائی زنیم

گر ما خودیم ابلیسیم ور بیخودیم ادریسیم
از جمله برگشتیم ما آن نعره مولائی زنیم

ای آشکارا تو کئی با من بگو تا تو کئی
با تاج بر تختیم ما آن نعره مولائی زنیم

اردو ترجمہ

میں اپنی ہستی سے دست بردار ہو گیا ہوں۔ میں خدائی کا نعرہ لگاتا ہوں
میں "ما و من" زخودی سے آزاد ہو گیا ہوں
میں خدائی کا نعرہ لگاتا ہوں۔

میں نے زخود بینی بالکل نہیں کی میں نے دین و مذہب کو ترک کر دیا۔ میں اسکی ہستی سے مست ہوں۔

میرے جسم اور جان کا وجود صرف ایک خیالی چیز ہے۔ کبھی کبھی کہتا ہوں کہ میں بھی موجود ہوں لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ میرا وجود اسی کے وجود سے ہے تب جب اپنے آپ میں نہیں رہتا تو بیچون "لا مثل" ہستی بیچون (بے مثل) بن جاتا ہوں۔ ہم نے اپنی ہستی سے ہاتھ دھو لئے ہیں (دست بردار ہو چکے ہیں)

میں اپنے آپ کو کہیں نہیں دیکھتا اور کبھی ہر جگہ دیکھتا ہوں۔ ہم کفر کو ہتھیلی پہ لیے پھرتے ہیں۔ میں خدائی کا نعرہ لگاتا ہوں۔

میں اگر خودی میں ہوں تو ابلیس ہوں اور اگر بے خود ہوں تو ادریس (پیغمبر) ہوں۔ میں ہر چیز سے اپنا رخ پھیر چکا ہوں

اے آشکار! یہ باتیں کہنے والا تو تو نہیں ہے۔ مجھے بتا کہ آخر تو کون ہے میں تاج پہن کر تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوں۔ میں خدائی کا نعرہ لگاتا ہوں۔ ✻

این اسم و جسم و جان را من خوب می شناسم
هر رنگ بر بیان را من خوب می شناسم

سبحان که در دو عالم جمله بهم ان جانان
بیشک زمین زمان را من خوب می شناسم

آن بادشاه بیچون در لبس چون در آمد
سر نهان عیان را من خوب می شناسم

هر کس که غیر خود را دانست او برفته
این سود آن زیان را من خوب می شناسم

فرموده است الله نور السماء و ارض ست
پس ارض و آسمان را من خوب می شناسم

اردو ترجمہ

میں اس اسم و جسم اور روح کو خوب پہچانتا ہوں۔ میں ہر بات کو اور اس کے اسلوب اور رنگ ڈھنگ کو خوب پہچانتا ہوں۔

خدا کی قسم دونوں کائنات میں بلکہ دونوں جہان میں محبوب بسا ہوا ہے۔ بیشک میں زمین اور آسمان کو خوب پہچانتا ہوں۔

محبوب بے مثل بادشاہ مثل والے لباس میں جلوہ گر ہوا۔ میں پوشیدہ اور کھلے ہوئے رازوں کو خوب پہچانتا ہوں۔

جس شخص نے اپنے آپ کو غیر سمجھا وہ گیا (یعنی بے کار ہو گیا) میں اس نفع اور نقصان کو خوب پہچانتا ہوں۔

فرمایا ہے کہ اللہ زمین اور آسمان کا نور ہے۔ میں زمین اور آسمان کو خوب پہچانتا ہوں۔

ملا زندیق می خوانند می گویند می دانند
نه تسبیح و نه زنارم چه فرمائید ای یاران

لوگ مجھے زندیق کہکر پکارتے ہیں
زندیق کہتے ہیں اور زندیق سمجھتے ہیں۔ میں
نہ تسبیح ہاتھ میں لیتا ہوں نہ زنار باندھتا
ہوں۔ اے دوستو کیا کہتے ہو۔

سخن بر طرف ماند فراموش شد هر خوانده
که فکنده بیازارم چه فرمائید ای یاران

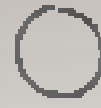
معنی ایک طرف رہ گیا اور جو کچھ
پڑھ لیا تھا وہ بھول گیا۔ اب سر بازار وجد
کرتا ہوں۔ اے دوستو کیا کہتے ہو۔

کشیدم سر بدنامی شدند از ما مسلمانان
ندانند اسرارم چه فرمائید ای یاران

میں نے بدنامی مول لی ہے۔ میرا یہ
حال دیکھ کر مسلمان مجھے چھوڑ کر چلے گئے
ہیں۔ وہ میرا راز نہیں جانتے۔ اے دوستو
کیا کہتے ہو۔

خدا در آشکارا آمد به آب و گل نگار آمد
ببرده هوش یکبارم چه فرمائید ای یاران

خدا آشکارا کی صورت میں ظہور پذیر
ہوا۔ آب و گل کے اندر محبوب جلوہ گر
ہو گیا۔ میرے ہوش و حواس ایک دم
سلب کر لیے۔ اے دوستو کیا کہتے ہو!



اردو ترجمہ

تیغ بر دوش نهادم بکشیدم ز میان
جلوه اش تا به ثریا نه نهان هست عیان

میں نے تلوار کمر سے کھینچ کر کندھے
پر رکھ لی۔ اس کی چمک دمک پوشیدہ
نہیں رہی بلکہ ثریا تک پہنچ گئی۔

وه چه شمشیر عشق را که کشیده منصور
پر تو او بظهور ست ببین در دو جهان

سبحان اللہ! عشق کی وہ تلوار جو
منصور نے کھینچی، دیکھ لو اس کا جلوہ اب
تک دونوں جہان میں ظاہر ہے۔

سیف رحمان زبانیم ز ما بگریزید
دینداران همه بشنوید کردیم بیان

ہماری زبان اللہ کی تلوار ہے۔ تم
دور رہو۔ اے دیندارو جو بات ہم نے
کہی ہے وہ سب سن لو۔

پهلوانیم در این ره که خیال سر نیست
غیر را قتل کنم تا برهم شک و گمان

ہم میدان عشق کے ایسے پہلوان ہیں
کہ ہمیں اپنے سر کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔
میں شک و شبہ دور کرنے کے لیے غیر کو
قتل کرتا ہوں۔

آشکارا نبود هر کس عاشق صادق
واقف راز نبود آنکه سزاوار شهان

اے آشکارا! ہر شخص عاشق صادق
نہیں ہوتا۔ واقف اسرار صرف وہی ہو سکتا
ہے جو [illegible] کا مالک ہو۔

اردو ترجمہ

کتاب شرح ملا کافیہ ہم
بہ بحر انداختن پشتارہ بستن

شرح ملا اور کافیہ کی گٹھڑی باندھ کر
دونوں کو دریا میں پھینک دینا چاہیے (نوٹ
یہ دونوں نحو کی کتابیں ہیں۔ کافیہ علامہ
ابن الحاجب کی تصنیف ہے اور شرح ملا
مولانا جامی کی تصنیف اور کافیہ کی شرح ہے
دونوں کتابیں درس نظامی میں داخل ہیں اور
مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں)

از انہا بوی عشقش در نیاید
پس آنکہ ہر ورق با آب شستن

ان کتابوں سے عشق کی بو نہیں آئے
گی لہٰذا ان کا ایک ایک ورق پانی سے
دھو لینا چاہیے۔

بباید با حق ہر دم در تصور
بخوردن ہم بنوشیدن بخفتن

ہر وقت تصور میں رہنا چاہیے۔
کھاتے وقت پیتے وقت اور سوتے وقت

کلیم ست و سمیع ست و بصیرت
چرا بیہودہ باطل خیال بستن

اللہ تعالیٰ کلیم (بولنے والا) بھی ہے
اور سمیع و بصیر بھی۔ پھر خواہ مخواہ بیہودہ
اور باطل خیالات کرنے سے کیا حاصل۔

ہمیں رہ راست باشد آشکارا
نشاید سخن حق را در نہفتن

اے آشکار! یہی سیدھا راستہ ہے
حق بات کو چھپانا مناسب نہیں ہے۔

اردو ترجمہ

دلا بردو کہ بگیری اثر ز درویشان
شود حصول مرادت مگر ز درویشان

اے دل جا! اور درویشوں سے اثر
(فیض) لے تیری مراد درویشوں ہی سے
حاصل ہوگی۔

ہمہ عمر بفقر و فاقہای میگذرد
بغیر عشق مجو سیم و زر ز درویشان

زندگی فقر و فاقہ میں گزر رہی ہے تو
گزرنے دو۔ درویشوں سے سیم و زر نہ مانگو
صرف عشق کے طلبگار ہو۔

معاملات بہ دنیای دون نمیدارند
ز درد عشق بپرسی خبر ز درویشان

درویش اس دنیائے دوں کے
معاملات سے تعلق نہیں رکھتے۔ تم ان سے
فقط عشق کا حال پوچھو۔

ز طبع نازک شان نیز ہم ز خوف بباش
بوقت مستی می کن حذر ز درویشان

لیکن درویشوں کی نازک مزاجی سے
بھی ڈرتے رہو جس وقت وہ حال اور
سرمستی کی کیفیت میں ہوں اس وقت ان
سے کنارہ کشی کرو۔

کہ ہیچ نفع ز جنس شہان نخواہی یافت
کہ آشکار نباشد ضرر ز درویشان

اے آشکار! تو بادشاہوں کے دربار
سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے اور درویشوں
سے کم از کم کسی نقصان کا اندیشہ نہیں ہے۔

○

زمن دربند رسیدیم چه میدانید ای یاران
نه زاهدم نه ازاینم چه میدانید ای یاران

نه هندیم نه سندیم نه پنجابی نه دکنیم
نه من از ملک قسطنطنیم چه میدانید ای یاران

نه عربیم نه شامیم نه مشرقیم نه رومیم
نه از چینی و ماچینیم چه میدانید ای یاران

نه شیرازی نه حلبی ام نه ایرانی نه تورانی
نه من از خاک غزنیم چه میدانید ای یاران

بهر مظهر نگار آمد نهان بد آشکار آمد
عجب اسرار می بینم چه میدانید ای یاران

اردو ترجمہ

اے دوستو آپ کا کیا خیال ہے میں نہ دیندار ہوں نہ بے دین ہوں میں خواص سے ہوں نہ ان سے ہوں۔ دوستو آپ کا کیا خیال ہے۔

میں نہ ہندی ہوں نہ سندھی ہوں نہ پنجابی ہوں نہ دکنی ہوں اور نہ ملک قسطنطنیہ کا باشندہ ہوں۔ اے دوستو! آپ کا کیا خیال ہے۔

میں نہ عربی ہوں نہ شامی ہوں نہ مشرقی ہوں نہ رومی ہوں نہ چینی ہوں نہ ماچینی ہوں۔ اے دوستو! آپ کا کیا خیال ہے

میں نہ شیرازی ہوں نہ حلبی ہوں نہ ایرانی ہوں نہ تورانی ہوں اور نہ سرزمین غزنی کا باشندہ ہوں۔ اے دوستو آپ کا کیا خیال ہے۔

ہر مظہر میں محبوب ظہور پذیر ہے پہلے پوشیدہ تھا اب آشکار ہے میں عجیب اسرار دیکھ رہا ہوں۔ دوستو آپ کا کیا خیال ہے۔ ✱

○

از خویشتن برفتم در چشم ما نظر کن
این چشم چشم شیرست یکبارگی حذر کن

بیچون بچون در آمد گه شاه گه گدا آمد
هر سو بسو همان ست خود را ز خود بدر کن

گر صد هزار صورت بینی یکی بدانی
از یک الف الف شد از بیش کم گذر کن

رفتی چو از میانه فارغ شدی ز هستی
در عالم انا الحق با بیخودی خبر کن

اول شناس خود را پس آشکار دم زن
از خانه خود پرستی بیگانه شو سفر کن

اردو ترجمہ

میری آنکھوں میں دیکھ میں اپنی ہستی کو ترک کر چکا ہوں۔ یہ آنکھیں شیر کی آنکھیں ہیں ان سے ایک دم دور جا۔

وہ جو بے چون "تھا وہ" چون" میں آگیا کبھی گدا بنا کبھی بادشاہ بنا۔ ہر جانب وہی ہے۔ تو اپنے آپ کو اپنے آپ سے باہر نکال یعنی بشریت کے مادی حجابات ہٹا دے۔

تو اگر لاکھ صورتیں دیکھے تو بھی ایک ہی جان۔ ایک میں سے لاکھوں ہوئے (وحدت سے کثرت ہوئی) لیکن کمی بیشی سے آگے نکل جا۔

تو جب بیچ میں سے ہٹ گیا تو گویا اپنی ہستی سے آزاد ہو گیا۔ بے خودی کی کیفیت میں اہل دنیا کو انا الحق کی رمز سے آگاہ کر۔

پہلے اپنے آپ کو پہچان پھر علانیہ دعوی کر۔ خود پرستی کے گھر سے نکل کر سیاحت کر۔

اردو ترجمہ

زنہار خبر مپرسید از من حال کہ ای یاران
از عشق ہمی بارد دائم بسرم باران

اے دوستو! مجھ سے میرا حال مت پوچھو۔ خبردار!! میرے سر پر ہمیشہ عشق کی برسات برس رہی ہے۔

ای واعظ تو مارا ہرگز نہ نصیحت کن
این دل نہ اثر گیرد بگریز ز بدکاران

اے واعظ! تو مجھے نصیحت بالکل نہ کر۔ یہ دل متاثر نہیں ہو۔ بدکاروں سے دور بھاگ۔

از درد غمش عاشق شب روز ہمی گرید
باشد کہ نہان بیند یک بار بہ بیچاران

عاشق دن رات اس کے درد و غم کی وجہ سے روتا رہتا ہے۔ شاید کہ محبوب ایک بار ان بیچاروں کے حال پر نظر کرے۔

در ہجر مبتلا یم در زیر غم و بلا یم
یک من نہ پریشانم چندان چو من ہزاران

میں فراق میں مبتلا ہوں اور اس کے غم و الم میں اسیر ہوں لیکن میں ہی ایک پریشان نہیں ہوں میرے جیسے ہزاروں ہیں

ای آشکار بنشین جرعہ ز درد نوشین
من بندہ آن کسانم آنانکہ بیقراران

اے آشکار! بیٹھ جا اور اس کے درد سے ایک گھونٹ پی لے۔ میں ان لوگوں کا غلام ہوں جو اس کے عشق میں بیقرار ہیں

اردو ترجمہ

ای دل ترا شناختن نشستن و برخاستن
لاتحرک ذرۃ الا باذن یاستن

اے دل! تجھے جاننا چاہیے۔ تیرا اٹھنا بیٹھنا لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ کے تحت ہے۔

در حقیقت خو کن خود را جہان یکبارگی
از وجود خود نشان بگذر ز خود بیرون گشتن

ایک بار اپنے آپ کو حقیقت کے اندر ایسا ملا دے کہ تیرا نشان باقی نہ رہے اور تو اپنے آپ کو کچھ سمجھنے کی منزل سے آگے گزر جائے۔

گر نہ ای واقف ازین راز بر سر خاک کن
بعد ازان خود را چہ باید بیاراستن

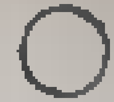
تو اگر اس راز سے واقف نہیں ہے تو اپنے سر پر خاک ڈال پھر خواہ مخواہ اپنے آپ کو سنوارنے سے کیا فائدہ۔

[illegible] درمیان [illegible]
[illegible] خویشتن

اے طالب! اپنے آپ کو کبھی بھی درمیان میں مت لانا۔

ای آشکار [illegible] مردان [illegible]
[illegible] عشق [illegible] انداختن

اے آشکار! [illegible] دین اور دنیا [illegible] کی راہ میں فرد [illegible] تیرے لیے مناسب یہ ہے کہ محبوب کے عشق کے [illegible] کھیل میں اپنے سر کو کھیل جا۔



دل را تعرفہ کہ بود یار ہم نشین
خواندیم از وصلت نامہ فرید الدین

آن کہ یار را بصدق دل ز خویشتن بیابد
دیگر چہ جای مردی کہ راست اینچنین

صد بار کعبہ را طواف کنی چہ شد
دل را طواف ساز کہ حج اکبرست این

بر فرشہا طلا و سیمین نظر مکن
در لبس پاسبان بود شاہ در گمین

آیت و نحن اقرب بشنو تو آشنا
حبل الورید نزد جان ست رہ آمین

اردو ترجمہ

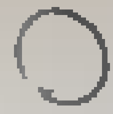
دل کو صداقت کا ڈر رہتا ہے لو جا جا
جب کہ محبوب ہمیشہ پہلو میں بیٹھا ہے
یہ بات ہم نے شیخ فرید الدین عطار کے
وصلت نامے سے پڑھی۔

محبوب کو صدق دل سے حاصل
کرنے کی کوشش کر دوسری دعوت جا
کر راہ درست نہیں ہے۔

تم نے اگر ایک سو بار کعبہ کا طواف کیا تو
کیا ہوا دل کا طواف کر یہی حج اکبر ہے۔

سونے چاندی کے سامان و اسباب پر نظر
نہ کر بادشاہ چوکیدار کے لباس میں پوشیدہ ہے

اے دوست و نحن اقرب کی آیت
سن و حبل الورید پر غور کر وہ محبوب
رگ جاں سے زیادہ دوست کے قریب ہے۔



عجائبہا کہ می بینم چہ گوناگون درین دوران
بود در عالم فانی بہر جا ہر کسی حیران
کہ شرمسار ان طمع داران بذلہ و جہالت را
ہمہ دانا گرفتارست بحرص ہستند نادانان
مخادمان بدرشاہان نشستہ روز و شب دائم
بزرگان صد مشائخہا بہر دنیای سرگردان
بر عیت ظلم تعدی بس نیا سود بعالم کس
برای درم سیم و مس پریشانند سرداران
نہ یاری ماندی شفقت چہ حال تنگ ست کس را
گسستہ رشتہ الفت نیاید کار ہمہ یاران
بمنبر عالمان قاضی کہ مشغولند در واعظ
برای جمع زر دہا بدل کردند کہ داران
سیہ پوشان گدایان بین کہ عادت موتشیدان
بیاموزند بہر نان مکر کردند مکاران
جوانان بیا بیاد زرین مشغولی کسب
چلیپا خانقہ مدرسہ چہ مسجد شہر ویران
ز بہر پارہ نانی خراب خواجوی دہیان
چہ دانایان پریشانند و جمعیت نادانان
پدر نوجامہ دیدہ پسر پوشی می باشد
بہ چشینیان ہمی خندند کجا آنہا کجا مایان

ہر آن کو عاشقی باشد برادوار و صد نخوت
مدام آن مست می باشد بصد ہوشی تیز داران
ہمان رندان مستانہا کہ از روز ازل مستند
بعالم ہندکی باشند کہ دائم مست در جولان
بیا ای آشکارا دل تو خاک پای درویشان شو
بود وقتی نظر عشق بر تو بارد آن باران

اردو ترجمہ

میں اس دنیا میں جو عجائبات دیکھ
رہا ہوں وہ بہت ہی عجیب و غریب اور
گوناگوں ہیں اور اس دنیائے فانی میں ہر
شخص حیران نظر آتا ہے۔
عقلمندی کے تمام دعویدار لالچ کی
وجہ سے شرمسار ہیں اور تمام عقلمند لالچ
میں گرفتار ہیں لیکن جن کو عقلمندی کا ڈر ہی
نہیں ہے وہ آزاد ہیں۔
مخدوم دن رات بادشاہوں کے
دروازے پر بیٹھے رہتے ہیں اور سینکڑوں
بزرگ اس سیر دنیا کے لیے سرگرداں ہیں۔
رعایا کے اوپر بہت ہی ظلم و ستم ہو
رہے ہیں اور دنیا میں کوئی بھی مطمئن نہیں

میں نہیں ہے جاو بیٹا کسی شے پہ اور سونے
چاندی کے لیے پریشان ہیں۔

نہ دوستی باقی رہی اور نہ ہی شفقت و
مروت، ہر شخص لڑائی جھگڑے میں مصروف ہے
تمام دوستوں نے ایک دوسرے سے دوستی
کا رشتہ توڑ دیا ہے۔

یہ مولوی اور قاضی جو منبر پر جلوہ گر
ہو کر وعظ کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل لوگوں کو
اپنے ارد گرد جمع کرنے کے لیے ہے۔

ان گداگروں کو دیکھو جو کالے کپڑے
پہنتے ہیں اور سر کے بال ترشواتے ہیں یہ
سب مکر ہے جو ان مکاروں نے روٹی کے
ٹکڑے کے واسطے سیکھا ہے۔

شریف لوگ پیدل چل رہے ہیں
اور رذیل سونے کی زین پر سوار ہیں۔ بسبب
خانقاہ، مدرسہ اور مسجد و منبر ویران ہیں۔

روٹی کے ٹکڑے کے واسطے غیرتمند
اور حسین و جمیل لوگ خوار و خراب ہو رہے
ہیں کیسے کیسے عقلمند انسان ہیں جو بیوقوفوں
کی مجلسوں میں پریشانیاں اٹھا رہے ہیں۔

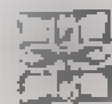
باپ کا یہ حال ہے کہ اسے نیا کپڑا
آنکھوں سے دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوتا
اور بیٹا زربفت اور کمخواب پہنے پھرتا ہے

آجکل کے لوگ اپنے آباؤ اجداد پر ہنستے ہیں
اور ان کا مذاق اڑا کر کہتے ہیں کہ کہاں وہ
اور کہاں ہم!

عشاق پر سینکڑوں تہمتیں رکھتے ہیں
لیکن عشاق ان تہمتوں سے بے نیاز ہیں
اور وہ مے نوشوں کی طرح ہمیشہ اپنی مستی
میں مدہوش رہتے ہیں۔

ایسے رند جو روز ازل سے مست ہیں
ان کی تعداد دنیا میں بہت ہی کم ہے اس
لیے کہ وہ ایک جگہ قیام کرنے کے بجائے ہمیشہ
گردش میں رہتے ہیں۔

اے آشکار جا اور ان کے پاؤں کی
خاک بن جا۔ ممکن ہے کسی وقت عشق کے
بادولت تیرے اوپر بھی [illegible]



عاشقان را در دو عالم مایۂ غم داشتن
نالہا فریادہا و گریہ ہم داشتن

دین و دنیا گر رود آن ہر دو را ترخیص کن
عاشقی با یار خود محکم مسلم داشتن

شیخی و پیری بزرگی کن رہا یکبارگی
از ہمہ خیالات این خیالش مقدم داشتن

از ثنا و تعریف مردم ای دلا بگریختی است
ہمچو صنعان ظاہری خود را متہم داشتن

گر جراحت عشق داری زینہار ہرگز مکوش
دور باشد بر دلفگاران مرہم داشتن

آشکارا گر تو واقف گشتۂ از سر جان
پس بہر کس آشنائی در حرم داشتن

اردو ترجمہ

عشاق کو دونوں جہان میں غم و الم کا سرمایہ
رکھنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ آہ و
فریاد اور گریہ وزاری بھی ہونی چاہیے۔

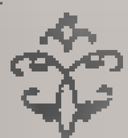
اگر دین اور دنیا دونوں ہاتھوں سے
نکل جائیں تو ان کو جانے دو لیکن اپنے محبوب
کے ساتھ محبت پختہ ہونی چاہیے۔

مشائخی، پیری اور بزرگی کو یکدم
ترک کر اور تمام خیالات پر اس خیال کو
فوقیت دے۔

اے دل! لوگوں کی واہ واہ سے دور
بھاگ۔ شیخ صنعان کی طرح اپنے اوپر
تہمت اور ملامت کا بار گوارا کرنا چاہیے

تجھے اگر عشق سے زخم پہنچے ہیں تو ان
کے علاج کی کوشش ہرگز نہ کر۔ کیونکہ زخم خوردہ
دلوں سے مرہم کو دور رہنا چاہیے۔

اے آشکار! اگر تجھے روح کی حقیقت
سے آگاہی حاصل ہو جائے تو تجھے ہر شخص
کے ساتھ محبت اور شفقت کا برتاؤ کرنا
چاہیے۔



اردو ترجمہ

شورِ بحرِ عشق اندر دیدہ ہای ما ببین
سینہ در موجِ جنونی در دل و سرپا ببین

ہماری آنکھوں میں دریائے عشق کی شوراشوری ملاحظہ کرو۔ دیکھو دل میں سر پا اور پاؤں پر کیسے دیوانہ وار اور بے ساختہ موجیں مارتا ہے۔

کشتی تن ناخدا جان ہست آب چشم ما
شد روانہ جابجا آن سیل در صحرا ببین

یہ جسم ایک کشتی ہے اور اس کا ملاح روح ہے اور اس کے تیرنے کے لیے پانی ہماری آنکھوں سے جاری ہوتا ہے۔ دیکھو صحراؤں اور وادیوں میں جابجا سیلاب کے

گریۂ عشاق انگیزد ز درد موج ہا
بر زمین و آسمان ہم زیر ہم بالا ببین

عشاق کا گریہ دردِ عشق سے موجوں کا طوفان برپا کرتا ہے۔ موجوں کا یہ طوفان زمین پر آسمان پر اور اوپر اور نیچے دیکھ لو۔

چون سحاب قطرۂ باران ہمی بارید لیک
بان بیاموزند باریدن ز چشم ما ببین

ابر برسات کا ایک ایک قطرہ برساتا ہے لیکن اسے میری آنکھوں سے بارش برسانا سیکھنا چاہیے۔

آشکارا آب گوہر نیست پیش اشک چشم
نرگسی را دیدہ تر باشد از آں احلا ببین

اے آشکارا میرے آنسوؤں کے سامنے آب گوہر کیا چیز ہے جس کسی کی بھی آنکھیں پرنم نظر آتی ہیں میرے آنسوؤں سے فیضیاب تھا۔

اردو ترجمہ

خود والہ و شیدائی خود خود شدہ حیران
خود پنہاں پیدائی خود خود شدہ حیران

تو خود ہی عاشق بھی ہے اور خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔ پوشیدہ بھی خود ہے اور ظاہر بھی خود ہی اور پھر خود ہی حیرت زدہ ہے۔

خود وامق عذرائی یوسف تو زلیخائی
خود مجنوں لیلائی خود خود شدہ حیران

تو وامق اور عذرا بھی خود ہی ہے اور یوسف زلیخا بھی خود ہی ہے اور مجنوں اور لیلیٰ بھی خود ہی ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود جلوۂ ترسائی خود صنعان سودائی
خود عاشق شیدائی خود خود شدہ حیران

تو اس عیسائی لڑکی کے حسن کا جلوہ بھی خود ہی ہے (جس پر شیخ صنعان عاشق ہوا تھا) اور عاشق صنعان بھی خود ہی ہے تو ہی عاشق ہے اور خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود شمس الحق تبریزی خود خود با خونریزی
بر دار سر آویزی خود خود شدہ حیران

شمس الحق تبریزی بھی تو خود ہی ہے اور اپنا خون بھی خود ہی بہاتا ہے اور سولی پر اپنا سر بھی خود ہی چڑھاتا ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود بہ خود آشفتہ خود گشتہ سرگشتہ
او قاتل او کشتہ خود خود شدہ حیران

تو اپنے آپ ہی پر عاشق ہوا ہے اور خود ہی اپنا والہ و شیدا بنا ہے قاتل بھی خود ہی ہے اور مقتول بھی خود ہی اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

○

اردو ترجمہ

خود خنداں گریانی پوشیدہ و عریانی
خود صورت سلطانی خود خود شدہ حیران

ہنستا بھی خود ہی ہے اور روتا بھی خود ہی ہے خود ہی پوشیدہ ہے اور خود ہی ظاہر ہے بلکہ تو خود ہی شہنشاہ ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود ماہ کنعاں ہستی خود جان جہاں ہستی
خود تیر و کماں ہستی خود خود شدہ حیران

تو ماہ کنعان (یوسف علیہ السلام) بھی خود ہی ہے اور خود ہی جان جہاں (محبوب) بھی ہے اور تیر و کمان بھی خود ہی ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود جوان شباب ہستی خود پیالہ شراب ہستی
خود رود و رباب ہستی خود خود شدہ حیران

تو خود ہی جوان پر شباب ہے اور خود ہی پیالۂ شراب ہے اور خود ہی ساز اور سُر ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود سبحہ بدست آری خود عجز کنی زاری
خود نام بشماری خود خود شدہ حیران

تسبیح بھی تو خود ہی ہاتھ میں لیتا ہے اور عجز و زاری بھی خود ہی کرتا ہے اور تسبیح پر اپنا نام بھی خود ہی پڑھتا ہے اور پھر خود بھی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود مصحف بخوانی خود انس و خود جانی
خود را خود میدانی خود خود شدہ حیران

قرآن بھی خود ہی پڑھتا ہے انسان و جن بھی خود ہی ہے تو خود ہی اپنی حقیقت سے آگاہ ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

خود جان و خود جسمت آشکار شدہ اسمت
باشد عجب این رسمت خود خود شدہ حیران

تو جسم بھی خود ہی ہے اور جان بھی خود ہی ہے اور آشکار تیرا اسم ہے تیری یہ رسم اور روش بھی عجیب ہے اور پھر خود ہی حیرت زدہ بھی ہے۔

○

اردو ترجمہ

اے صبا با حقیقت شہر نیشاپور کن
میکنم قربان بر آن خاک زمین این جان و تن

اے باد صبا! ہمیں شہر نیشاپور کا حال بتا۔ میں تو اس سرزمین کی خاک پاک پر اپنا جسم اور جان قربان کرتا ہوں (شیخ فریدالدین عطار نیشاپور کے رہنے والے تھے)

عرض کن از حالت بیچارہ عاشق در حضور
کز خم میخانہ می در جام خالی در فگن

اس عاشق مسکین کا حال جاکر حضور میں عرض کر کہ میرے خالی پیالہ میں اپنے میخانہ کے خم میں سے شراب ڈالدے۔

من چہ ام مسکین و عاجز تا تو ئی حاجت روا
ای شہا بہر خدا این بند ہستی را شکن

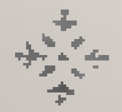
میں ایک مسکین اور عاجز ہوں اور تو حاجت روا ہے۔ اے بادشاہ! خدا کے واسطے میری ہستی کے اس بند کو توڑ دے۔

درد دوری اوفتادم بخشی یکدانی دوا
نسخہ یی دہ مرا از قید و بند آزاد من

میں اب تک دوری کے مرض میں مبتلا ہوں مجھے وحدت کی دوا عطا فرما اور مجھے اس تمام من کی قید سے آزاد کر۔

خواجہ عطار کز آن نسبت ز پیر مغاں ہست
از ولی اللہ دعا ای آشکار ا خویشتن

یہ آشکار اپنے واسطے دعا مانگتا ہے [illegible] خواجہ عطار سے [illegible] جن کی نسبت پیر مغاں تھی۔



اردو ترجمہ

ای دل نصیحت گوش کن در راه مولا دم مزن
قربان کنی این جان و تن در راه مولا دم مزن

اے دل! میری نصیحت سن لے مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔ اس جسم اور جان کو قربان کر دے۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

خود را نیاری درمیان بگذشت از همگنان
که هر دلی شد این بیان در راه مولا دم مزن

تمام اولیاء اللہ نے یہی کیا ہے کہ اپنے آپ کو درمیان میں مت لا اور ہر چیز سے دستبردار ہو جا مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

بیجان در وحدت شوی سائر درین کثرت شوی
غرق اندرین حیرت شوی در راه مولا دم مزن

وحدت میں جان کو ترک کر اور پھر کثرت میں سیر کر اور حیرت میں غرق ہو جا مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

بگذر تو از این جسم و جان بردار از خاکی گمان
تو هستی حق را بدان در راه مولا دم مزن

اس جسم اور جان کو ترک کر دے اور مادیت پر سے خیال ہٹا لے۔ تو نہیں ہے بلکہ حق ہی حق ہے۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

هر سخن که بینی دانی ازان علم الیقین
عین الیقین حق الیقین در راه مولا دم مزن

کسی بھی بات کو بے وقعت نہ سمجھ اس سے تجھے علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین حاصل ہوگا۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر

بس آشکارا فهم کن این بوتهٔ گل را شکن
سد سکندر را شکن در راه مولا دم مزن

اے آشکارا! حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کر اس مٹی کے پتلے کو ترک کر، سد سکندری کو توڑ دے۔ مولا کی راہ میں دم زنی نہ کر۔

اردو ترجمہ

در گذر از این و آن کوس سبحانی بزن
هم نهان و هم عیانی کوس سبحانی بزن

اس سے اور اس سے آگے گزر جا خدائی کی نوبت بجا۔ پوشیدہ خواہ ظاہر خدائی کی نوبت بجا۔

رمز سلطانی و سبحانی شناسی جان من
بادشاه دو جهانی کوس سبحانی بزن

اے جان من! بادشاہی اور خدائی کے رمز کو پہچان۔ تو دونوں جہان کا بادشاہ ہے خدائی نوبت بجا۔

خویش را بشناس از اربع عناصر بگذری
گر بدانی ور ندانی کوس سبحانی بزن

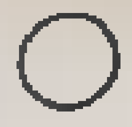
اپنے آپ کو پہچان اور اربع عناصر سے آگے گزر جا تو اس راز کو سمجھے یا نہ سمجھے خدائی کی نوبت بجا۔

از خودت [illegible] شوی دانا شوی در کثرتش
باش هر دم لامکانی کوس سبحانی بزن

اپنے آپ سے بیگانہ ہو اور اس کی کثرت میں دانائی سے کام لے۔ ہر وقت لامکانی بن رہ۔ خدائی کی نوبت بجا۔

آشکارا سر کردی در دو عالم آشکار
صورت آدم حق نشانی کوس سبحانی بزن

اے آشکارا! دونوں جہان میں راز فاش کر دیا۔ تیری صورت آدم کی ہے لیکن تو اصل میں خدائی کی ہے خدائی کی نوبت بجا۔



اردو ترجمہ

بملک درد و غم تو رسیده ام من
در آن رنج و بلا صد دیده ام من

میں جب درد و غم کے ملک میں پہنچا تو میں نے وہاں سینکڑوں تکالیف اور مصائب دیکھے۔

رہا کردیم کشور عیش و عشرت
ہمیں محنت سرا بگزیده ام من

میں نے عیش و عشرت کی دنیا کو ترک کر دیا اور رنج و مصیبت کے اس مسکن کو قبول کر لیا۔

میان غم بو حدت آشنایم
کہ آن راز نہان فہمیده ام من

میں اس رنج و غم میں مبتلا ہونے کے باوجود وحدت آشنا ہوں کیونکہ میں نے اس مخفی راز کو سمجھ لیا ہے۔

ندیدم سر از انسان بیرون
ہمہ ملک خدا گردیده ام من

میں نے ساری دنیا کا چکر لگا لیا۔ میں نے اصل راز کو انسان سے علیحدہ نہیں دیکھا۔

اگر گویم کہ مایم ہیچ مایم
ازین لا نعم بس ترسیده ام من

اگر میں کہوں کہ جو کچھ ہوں میں ہی ہوں تو اس انکار اور اقرار سے میں ڈرتا ہوں۔

ولی ہستی امانت بادشاہ است
ہمان ہستی چرا دزدیده ام من

لیکن یہ ہستی تو بادشاہ کی امانت ہے پھر اس ہستی کو میں نے کیوں چرا لیا ہے۔

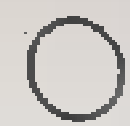
ز مرشد پیر عبدالحق دانا
سراغ ہستی پرسیده ام من

میں نے اپنے مرشد پیر دانا عبدالحق سے ہستی کا سراغ پوچھ کر معلوم کر لیا ہے۔

درین راه محبت آشکارا
بسی محنت جفا بخشیده ام من

اے آشکارا! محبت کی راہ میں میں نے بڑے مصائب برداشت کیے ہیں۔

✱



اردو ترجمہ

خود بود و خود بود من کہ نیم درمیان
در دو جہان حق بود ظہر و بطن عیان

وہ خود ہی ہے اور خود ہی رہے گا میں درمیان میں نہیں ہوں۔ دونوں جہان میں حق ہی حق ہے۔ ظاہر ہو خواہ باطن۔

جلوه گری میکند او بہ بنی اسرائیل
باز در آید ہمان در مظہر قبطیان

پہلے بنی اسرائیل میں جلوہ گری کرتا ہے پھر قبطیوں (اہل مصر) کے مظہر میں نمودار ہوتا ہے۔

آن یکے در صد لباس آمد تو بشناس او
گاه بموسیٰ شود گاه بہ فرعونیان

وہ ایک سینکڑوں لباس بدل کر آتا ہے۔ اس کو پہچان۔ کبھی موسیٰ کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی فرعون والوں کے ساتھ۔

نیست دگر ہیچکس اوست درون و برون
گہ بجماعت خلیل گاه بہ نمرودیان

دوسرا کوئی نہیں ہے اندر اور باہر وہی ہے کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ اور کبھی نمرود کے گروہ کے ساتھ۔

گاه ملا محتسب گاه قلندر شود
گاه بود قشقہ دار گاه بود قاضیان

کبھی ملا اور محتسب بنتا ہے اور کبھی قلندر بنتا ہے کبھی قشقہ لگاتا ہے اور کبھی قاضی بنتا ہے۔

گاه بود دلق پوش گاه بہ اطلس حریر
گاه برہنہ سرست گہ بسر خوبیان

کبھی خرقہ (گدڑی) پہنتا ہے اور کبھی ریشم۔ کبھی ننگے سر ہوتا ہے اور کبھی سو

گاہ کریم و رحیم گاہ جبار و قہار
گاہ ز شدادیان گاہ بود عادیان

کبھی رحیم و کریم ہے اور کبھی جبار و قہار کبھی قوم شداد میں سے اور کبھی قوم عاد میں سے۔

شاغل گہ در فساد گہ بہ نماز و نیاز
گاہ بذکر و فکر گاہ بہ زناریان

کبھی لڑائی جھگڑے میں مشغول ہوتا ہے اور نماز اور نیاز میں، کبھی ذکر و فکر میں اور کبھی زنار پوشوں کے ساتھ۔

گاہ بکعبہ طواف روز و شبان میکند
گاہ بہ بتخانہ شد گاہ ز کفرانیان

کبھی دن رات کعبہ کا طواف کرتا ہے کبھی بت خانہ میں جاتا ہے اور کافروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

گاہ شود مصطفےٰؐ مونس او مرتضےٰؓ
شاہ حسینؓ و حسنؓ شافع شد عاصیان

کبھی حضور محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اقدس میں ہوتا ہے اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اس کا مونس و غمخوار ہوتا ہے اور حسن و حسین جو گنہگاروں کے شفیع ہیں۔

نقش نشیند نگار شد ز نہان آشکار
مونس یا ہر کسی گاہ ز تند و سیان

شعر بھی سنو ر خوت سے ہوتے ہیں ہیت اور سب کا مونس و غمخوار بن گیا

اردو ترجمہ

○

چون بہ اماماں ظہور کردہ بہر امتحان
بہر قتال گرفت صورت عباسیان

جب حضرت امام صاحبان (دروازہ امامان) کا امتحان لینے کے لیے ظہور پذیر ہوئے تو ان کے جدال و قتال کے واسطے عباسیوں کی صورت اختیار کر لی

بتگر و بت پرست شد بجماعت کفار
غیر شناسان شدند ہمچوں شماسیان

کفار کی جماعت میں شامل ہو کر بت گر اور بت پرست بن گیا اور شماسیوں کی طرح "غیر شناس" ہو گیا

گہ بنوشت و بخوان گاہ دہندہ خبر
گاہ کند کار خود گہ شود از رادیان

کبھی لکھنے پڑھنے میں مصروف ہوا اور کبھی مخبر بنا کبھی خود ہی اپنا کام چلا لیا اور کبھی رہزنی کی

کرد فلان آنچنان کرد فلان این چنین
دوست زبان صلح و جنگ دست قتالیان

فلاں نے ایسا کیا اور فلاں نے ویسا کیا کبھی صلح اور جنگ میں شفقت ہے اور کبھی سپاہی بن کر قتل و خونریزی میں مصروف ہو جاتا ہے۔

دوست ازان نیک و بد دست بجرم و ثواب
نفس شدہ ہمراہ دست بافعالیان

نیک اور بد میں بھی وہی ہے اور گناہ و ثواب میں بھی وہی ہی کرتا ہے اور کام کرنے والوں میں بھی خود ہی شامل ہو جاتا ہے۔

نفس تنہا ببین بود ز تو شیشہما
خالق مخلوق اوست اینہمی و نہان

"خلق از شیئہ" و ہو ... وَهُوَ عَلَيْهَا کبھی نظر کو خالق بھی وہ خود ہی ہے اور مخلوق بھی خود ہی ہے کبھی ظاہر ہے اور وہ کبھی ...

گاہ زبان ہند دارد گاہ زبان سندھ است
گہ بزبان عرب گوید زایرانیان

کبھی ہندی زبان اختیار کرتا ہے کبھی سندھی کبھی عربی بولتا ہے کبھی ایرانی۔

گاہ زماچین و چین گاہ شود روم و شام
گاہ بہ ہند و بسر طرہ تورانیان

کبھی چینی اور ماچینی بنتا ہے اور کبھی رومی اور شامی اور کبھی سر پہ تورانیوں کی طرح طرہ دار پگڑی باندھتا ہے۔

خود سستی خود پنہول خود شتر و خود مہار
خود شب ہمہ روز خود و خود ساربانیان

سستی بھی خود ہی ہے اور پنوں بھی خود ہی اونٹ بھی خود ہی ہے اور اونٹ کی مہار بھی خود ہی اور خود ہی دن رات ساربانوں (اونٹ والوں) کے ساتھ ہے

خود ملک و خود فلک خود کرسی و خود عرش
باز بیامد ببین تبلہ کرد بیان

ملک بھی خود ہی ہے اور فلک بھی خود ہی۔ کرسی بھی خود ہی ہے اور عرش بھی خود ہی ہے اور کبھی ملائکہ مقربہ کا نام اختیار کرکے آتا ہے۔

نوح شدہ با دعا کردہ عالم غریق
یک کس نامد برون از تہ طوفانیان

نوح بن کر دعا مانگی اور دنیا کو غرق کر دیا۔ اس قدر کہ ان طوفانوں زدہ لوگوں میں سے ایک بھی بچ نہیں سکا۔

بود خود ہیر ادا عشق بخود داشتہ
رانجھو شدہ آمدہ در جھنگ سیالان

ہیر بھی خود ہی تھا اور خود ہی اپنے اوپر عاشق ہوا اور رانجھا بھی خود ہی تھا جو جھنگ سیال میں آیا۔

لیلی مجنوں اوست وامق عذرا ہمو است
بر حسن خود شدہ است مفتون شیدائیان

لیلیٰ اور مجنوں بھی وہی ہے اور وامق اور عذرا بھی وہی اور خود ہی اپنے حسن پر مفتون ہوا۔

باشد محمود او باز ایاز او شود
انچہ بیان میکند عشق دہان کا بیان

محمود (غزنوی) بھی وہی تھا اور ایاز بھی وہی بنا۔ اے دوست عشق کی باتیں بھی وہ خود ہی کرتا ہے۔

گاہ گدا می شود گاہ شود بادشاہ
چند شمارم ہا تمہ دہان سوی چالیان

کبھی گدا بنتا ہے اور کبھی بادشاہ ہم کہاں تک اس کی چالیں بیان کریں۔

ظاہر و باطن ہمو نیست بجز او دگر
چال چلیندی کیسی وا حسن والیان

ظاہر بھی وہی ہے اور باطن بھی وہی اس کے کوئی اور نہیں ہے۔ واہ رے حسن والے تم کیسی چالیں چلتے ہو۔

نام زلیخا پدید یوسف پنہاں در او
ہیچ کسش نشناخت ز کنعانیل

ظاہر میں تو زلیخا کا نام تھا لیکن در حقیقت زلیخا کی صورت میں یوسف ہی پوشیدہ تھے۔ افسوس ہے کہ کنعان والوں میں سے کسی نے بھی اسے نہیں پہچانا۔

اوست سمیع و بصیر اوست کلیم و علیم
جا شدہ در ہمہ او ہیں اہل کنون نامیان

سمیع و بصیر بھی وہی ہے اور کلیم و علیم بھی وہی۔

گاہ بگوید نیم گاہ بگوید منم
او کہ بگوید سخن کی نہی آگہان آمیان

کبھی کہتا ہے کہ میں نہیں ہوں اور کبھی کہتا ہے کہ میں ہی ہوں۔

شمس کہ من خدا از حق گفتہ راست
از ہمہ عاشقان نہاد ہمو ریب نمایان
شمس بیاورد شمس برخود نزدیک تر
زین سبب در گرفت غیرت ملتانیان
نعرہ انا الحق بزد در صف منصور شاہ
آن دم ما نیز ہم اندر آخر زمان

شمس نے کہا کہ میں خدا ہوں اور واقعی اس کی یہ بات خدا کی جانب سے تھی۔ شمس نے سورج کو اپنے قریب اتار لیا جس سے ملتان والوں نے غیرت کھائی۔ شاہ منصور نے لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہو کر انا الحق کا جو نعرہ بلند کیا تھا وہی دعویٰ اس آخری زمانہ میں ہم بھی کر رہے ہیں

اردو ترجمہ

هم خیال خضر از دل دور کن
خویش را بر دار چون منصور کن

خضر کا خیال اپنے دل سے نکال دے۔ اپنے آپ کو منصور کی طرح سُولی پر کھینچ لے۔

بادهٔ وحدت نوش بیخود باش باش
در دو عالم چشم را مخمور کن

شرابِ وحدت پی کر بے خود ہو جا دونوں جہان اپنی آنکھ کو مخمور کر لے۔

بهر زید و عمر تنها می گردی چرا
خود با اسم محمدی مشهور کن

زید و عمر کے لیے ادھر اُدھر کیوں مارا مارا پھرتا ہے۔ اپنے آپ کو محمد کے نام سے مشہور کر۔

خویش را بشناس کان سلطان توئی
محو نام سنجر و فغفور کن

اپنے آپ کو پہچان، تُو بادشاہ ہے سلطان سنجر (خاندان سلجوق کا مشہور بادشاہ) اور فغفور (شاہ چین) کا نام مٹا دے۔

غیر هرگز نیستی. ای آشکار
این حقیقت راست را منظور کن

اے آشکار! تُو غیر بالکل نہیں ہے یہ ایک صحیح حقیقت ہے اور اس کا اقرار کر لے۔

اردو ترجمہ

اگر پرسی ز من احوال جان و تن
جهان جان ست یک از خود برفتن

اگر مجھ سے جسم اور روح کی حقیقت پوچھے تو (میں کہوں گا کہ) انسان سراپا روح ہی روح ہے بشرطیکہ اپنی ہستی سے دست بردار ہو جائے۔

ز صد پلها میان موج دریاست
بباید اولاً آنها شکستن

موج دریا کے درمیان سینکڑوں پُل ہیں پہلے ان کو توڑنا چاہیے۔

چو خود را از میان بیرون کشیدی
پس آنگه شدت با حق نشستن

تو جب اپنے آپ کو درمیان سے نکال لے گا پھر خدا کی ہمنشینی کا شرف حاصل کر سکے گا۔

نباشد کار در روزه نمازت
ز مائی و توئی یک بار رستن

تیرا نماز اور روزہ کے ساتھ کیا کام۔ تجھے ایک بار اپنی خودی سے آزاد ہونا چاہیے۔

اگر خواهی مسلّم عشق گردد
نخست از کفر و اسلام گذشتن

تیری اگر یہ تمنا ہے کہ تیرے عشق کو عشق تسلیم کیا جائے تو سب سے اول تجھے کفر و اسلام کو ترک کرنا چاہیے۔

همه کاری ز حق دانسته مثت به
شنیدن پس بدیدن هم بگفتن

تجھے سمجھنا چاہیے کہ تمام کام حق کی طرف سے ہیں۔ سننا خواہ دیکھنا خواہ بولنا۔

خواجہ حلاج رابپای بزنجیر شد
بہر تماشائی تن جمع شدہ مردمان

خواجہ منصور حلاج کے پاؤں میں زنجیر ڈال دی گئی اور لوگ تماشا دیکھنے کے لیے جمع ہوگئے۔

مومن شد و حکم کرد نعرہ زنان بکشید
نعرہ زن او بود بشنوای مفتیان

مامون ہو کر حکم دیا کہ نعرہ لگانے والوں کو قتل کر دو، اے مفتیو! سو نعرہ لگانے والا تو وہ خود ہی ہے۔

زود بکشید بر دار آن شاہ العاشقین
[illegible] سنگبار زدہ او ز قاضیان

اس برگزیدہ عشاق کو جلد ہی سولی پر کھینچ دیا اور قاضیوں نے اس کے سر پر پتھر برسائے۔

[illegible] خود خدا
[illegible] تہمت بر [illegible]

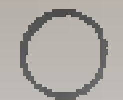
قاضی اور مفتی کہاں تھے [illegible] خود خدا تھا [illegible] اور تہمت [illegible] پر رکھی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بوشش [illegible]



گاہ شود شیخ و گہے از ساسیان
گاہ بمجذوبی مست گہ بنباسیان

گاہ بود زندہ گہے ترک کند غیرہا
گاہ در آید ہمون در صور جوگیان

گاہ بود دیندار در رہ نہد بر کتف
گاہ بود مسلمان گاہ بہ بے دینیان

گاہ درون [illegible] گاہ بجز سندگی
گہ بدعا شاغل ست گاہ بہ [illegible]

گاہ بگریہ تمام گاہ بخندہ شود
بازیچہ بازیان دیکھو [illegible]

گاہ بنماز و صلوۃ گاہ بود [illegible]
گاہ بہ طنبور خوش [illegible]
گاہ بہ مسجد خرام دور شود از حرام
گاہ بہ [illegible] ڈھولکیان

اردو ترجمہ

کبھی پیر بنتا ہے کبھی گدا کبھی مجذوب اور کبھی ننگا سا۔

کبھی تارک بن کر غیر کو ترک کرتا ہے اور کبھی جوگی بنتا ہے۔

کبھی دین کا محافظ بن کر [illegible] کندھے پر رکھتا ہے کبھی مسلمان بنتا ہے اور کبھی بے دینوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

کبھی [illegible] ہوتا ہے کبھی [illegible] میں کبھی دعا میں شاغل ہوتا ہے اور کبھی [illegible] ہے۔

کبھی روتا ہے کبھی ہنستا ہے، کیسا عجیب محبوب کا [illegible] ہے۔

کبھی [illegible] ہے کبھی [illegible] ہوتا ہے کبھی [illegible] خوش ہوتا ہے اور کبھی [illegible] کبھی مسجد میں [illegible] دور رہتا ہے کبھی [illegible] ڈھولکی سے دل بہلاتا ہے۔

گاہ بود در سر ز خوش جوز رندر در
گاہ بخشند آتیش گاہ بہ بیچ نیان

کبھی گلنے گاتا ہے اور اچھا ساز بجاتا ہے کبھی خود ناچتا ہے اور کبھی ناچنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

گاہ بود با پیادہ گاہ بر اسپ سوار
گاہ رود سوی شام گاہ بہ تختہ بانیان

کبھی پیدل ہوتا ہے اور کبھی گھوڑے پر سواری کرتا ہے کبھی شام کی طرف جاتا ہے اور تختہ بان والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

از عبادت بند تن کند خستہ تود
گہ شود رند مست در رقص و لیان

کبھی اپنی زندگی زہد اور عبادت میں صرف کرتا ہے کبھی رند مست بنتا ہے اور ناچنے والوں کے ساتھ ناچ میں محو رہتا ہے

گاہ شود شیعہ صاف گاہ بود سنی
گاہ بنوشد شراب گہ شود بھنگیان

کبھی شیعہ بنتا ہے کبھی سنی کبھی شراب پیتا ہے اور کبھی بھنگ پینے والوں میں ہوتا ہے۔

جوش بجوش آورد گی در ہوش آورد
ہوش چو مدہوش شد بیخودی گشتہ عیان

کبھی جوش میں کبھی ہوش میں جب ہوش نہیں رہتا تو بے خودی ظاہر ہو جاتی ہے۔

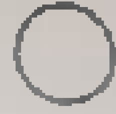
ای بجز از بندگی قرب نبھسی گدان
بندگی افگندگی کرد چو شاہ زمان

اے دوست! بندگی کے بغیر قرب کبھی حاصل نہیں ہوگا۔ بندگی سرافگندی ہے جو شاہِ زمان نے بھی کی ہے (شاہِ زمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارہ ہے)

باز بیا آشکار از دل و جان بندہ شو
بندگی آن بہترست بندہ شو از بندگان

اے آشکار! واپس آجا اور دل و جان سے بندگی اختیار کر۔ بندگی وہی بہتر ہے جو بندوں کا بندہ بنے۔

ردیف الواو



اردو ترجمہ

مستم ز می وحدت ہشیار تو ہم بشنو
ای سبحہ ترا گویم زنار تو ہم بشنو

میں وحدت کی مے سے مست ہوں اے ہشیار تم بھی سن لو۔ اے تسبیح میں تجھ سے کہتا ہوں۔ اے زنار تم بھی سن لو۔

رفتم بمیخانہ نوشیدہ ام پیمانہ
دیدم در گردان دیوار تو ہم بشنو

میں میخانہ میں گیا اور ایک پیالہ پی لیا میں نے دیکھا اس کے دروازے گردش کرتے ہیں۔ اے دیوار تم بھی سن لو۔

من آہوی تاتارم مشک بدرون دارم
در گردش حیرانم عطار تو ہم بشنو

میں تاتار کا ہرن ہوں اور اپنے اندر مُشک رکھتا ہوں۔ اپنی گردش سے حیران ہوں۔ اے عطر فروش تم بھی سن لو۔

شد این دل دیوانہ در محو کتب خانہ
نحو و صرف رفتہ طومار تو ہم بشنو

یہ دل دیوانہ کتب خانہ میں محو ہو گیا نحو اور صرف تو گئے (دینی میں بھول گیا) اے طومار! تم بھی سن لو

این می ز کجا آمد ہی ہی ز چہ جا آمد
ہوشم بربودہ از خمار تو ہم بشنو

یہ شراب کہاں سے آئی ہائے ہائے کون سی جگہ سے آئی کہ میرے ہوش و حواس چھین لیے۔ اے خمار تم بھی سن لو۔

مخفی کہ بودہ سرش ظاہر شد آشکارا
در شہر بہر کوچہ بازار تو ہم بشنو

اے آشکار! وہ راز جو پوشیدہ تھا اب ظاہر ہو کر شہر کی گلی گلی میں پہنچ گیا۔ اے بازار تم بھی سن لو۔

اردو ترجمہ

عاشقم بر آفتاب روی تو
جنت الماوا است ما را کوی تو

نیست پروای ز زنجیر و کمند
مبتلا گشتیم در گیسوی تو

ای که با تیر مژه کردی هدف
گردن گردانیم جادوی تو

جلوهٔ حسنت شور در عالم فگند
در دلم باشد همه هاهوی تو

عامیان را روی سوی آسمان
خاصگان را ماه نو ابروی تو

در دو عالم جز تو ما را کار نیست
میل خاطر ما بباشد سوی تو

از شراب عشق چون جرعه چشید
مست گردید آشکارا ز بوی تو

میں تیرے رخِ انور کے سورج پر عاشق ہوں۔ تیری گلی میرے لیے جنت الماویٰ ہے۔

مجھے اب زنجیر اور کمند (رسی جو شکار کی گردن میں ڈال کر اس کو اپنی طرف کھینچا جاتا ہے) کی پروا نہیں ہے میں تو اب تیری زلفوں میں پھنس گیا ہوں۔

اے محبوب! تم نے مجھے اپنی پلکوں کے تیر سے نشانہ بنا لیا۔ تیرے جادو نے میرا سر جھکا دیا ہے۔

تیرے حسن کے جلوے نے دنیا میں ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ میرے دل میں تیرا ہی شور ہے۔

عام لوگ آسمان کی طرف منہ کر کے چاند دیکھتے ہیں لیکن خاص بندگانِ خدا کے لیے تیرے ابرو ہلالِ عید ہیں۔

دونوں جہان میں تیرے سوا کسی سے ہمارا سروکار نہیں ہے۔ ہمارے دل کا میلان تمہاری طرف ہے۔

آشکارا نے جب شراب کا گھونٹ چکھا تو تیری خوشبو سے مست ہو گیا۔

اردو ترجمہ

ای دل تو همه عمر یک دم که بود با او
از همه دم‌ها خوشتر یک دم که بود با او

گر شاه تو بر کشور باشی چو سکندر
از همه دوران بهتر یک دم که بود با او

پس گرچه شوی قیصر بر سر تو چتر سنجر
از شاهی تو بهتر یک دم که بود با او

باشد تو را گر جز عشقش همه باقی
خوشتر ز همه بهتر یک دم که بود با او

گر تخت سلیمانی مجموع بخود داری
بهتر ز شب بستر یک دم که بود با او

آشفته نشاسی جان تا کی شده جانان
دادن ز دل و جان بهتر یک دم که بود با او

اے دل! تو اس عمر کو دم سمجھ جو اس کے ساتھ گزرے۔ وہ گھڑی تمام گھڑیوں سے بہت ہی اچھی ہے جو اس کے ساتھ گزرے۔

ہر ملک تیرے حکم کے تحت ہے اور تو شہنشاہ سکندر کی طرح ہے۔ دیکھو سب سے بہتر وہ گھڑی ہے جو اس کے ساتھ گزرے۔

تو اگرچہ قیصر (بادشاہ روم) بن جائے اور تیرے سر پر چتر سنجری ہو پھر بھی بادشاہی سے وہ گھڑی بہتر ہے جو اس کے ساتھ گزرے۔

تو خواہ میری کیوں نہ ہو لیکن اس کے عشق کے بغیر سب فضول ہے۔ میرے حال میں اس گھڑی پر خوش ہو جو اس کے ساتھ گزرے۔

تو در تخت سلیمانی اپنا لے اور سو کے تیرے پاس سونے کے بستر ہوں تو بھی وہ ایک گھڑی بہتر ہے جو اس کے ساتھ گزرے۔

اے آشکارا! تو اپنی جان دے دے [illegible] محبوب [illegible] ایک گھڑی جو اس کے ساتھ گزرے وہ بہتر ہے۔

اردو ترجمہ

بگذر ز خویشتن و صاحب اسرار شو
در کشور باطنی ای دل سیار شو

اپنی ہستی سے دستبردار ہو کر صاحب اسرار بن جا اور اپنے اندر کے ملک کی سیر کر۔

نام و نشان بگذار باش تو صنعان وار
بنشین با مغبچہ طالب زنار شو

نام و نشان اور ننگ و ناموس کو ترک کر اور شیخ صنعان کی طرح بن جا۔ مغبچہ (آتش پرست مے فروش کا لڑکا) کے ساتھ بیٹھ اور زنار طلب کر۔

سبحہ و سجادہ را دار بہ دکان گرو
رقص کنان در شہر مست بہر یار شو

تسبیح اور مصلّے کو مے فروش کی دکان پر گروی رکھ اور محبوب کی تلاش میں سرمستی کے عالم میں رقص کرتا ہوا شہر میں چلا جا۔

جرعہ‌ای ز وحدتش نوش از آن سر مپیچ
تا تو ز دنیا و دین از ہمہ بیزار شو

وحدت کی شراب سے ایک گھونٹ پی لے اور اس سے روگردانی نہ کر اور دین و دنیا سے بیزار ہو جا۔

رسم و رہ عاشقی بگزین ای آشکار
از سر اسرار او باز خبردار شو

اے آشکار! عاشقی کے طور طریق اختیار کر اور اس کے راز سے آگاہ ہو جا۔

اردو ترجمہ

سالہا ای نازنین افتادہ ام در کوی تو
برقعہ بردار از رخت تا بہ بینم روی تو

اے محبوب! میں برسہا برس سے تیری گلی میں پڑا ہوا ہوں۔ اپنے چہرے سے نقاب الٹ دے تاکہ میں اسے دیکھ سکوں۔

بر من بیچارہ مسکین رحم فرما از کرم
مست و مخمورم و مدہوش نسیم مشکبوی تو

مہربانی فرما کر مجھ عاجز و مسکین پر رحم کر۔ میں تیری خوشبو سے مخمور اور مدہوش ہوں۔

زاہدان و عابدان ہمہ سوی کعبہ می نہند
عاشقان را بس بود این سجدہ گاہ ابروی تو

زاہد اور عابد کعبہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔ عشاق کے لیے یہ کافی ہے کہ ان کی سجدہ گاہ تیرے ابرو ہیں۔

صورت ملک و بشر گرچہ حسن حور و پری
کی برابر میکنم ای دوست با یک موی تو

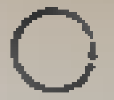
اے دوست! فرشتہ اور انسان کی صورت اور حور و پری کا حسن میں تیرے ایک بال برابر بھی نہیں سمجھتا۔

ای کہ ام آن روز گردد کی کدام آن ساعتی
تا شوم من ہمنشین و ہم بہم زانوی تو

وہ دن کب آئے گا اور وہ گھڑی کب میسر ہو گی جب میں تیرے ساتھ تیرے زانو سے زانو ملا کر بیٹھوں گا۔

مقصدم در دین و دنیا آشکارا ہیچ نیست
چونکہ از ہر دو جہانم میکشد دل سوی تو

اے آشکار! دین اور دنیا سے مجھے کوئی سروکار نہیں ہے۔ میرا دل مجھے دونوں جہانوں سے تیری طرف کھینچتا ہے۔



اردو ترجمہ

ای کہ از تو نیست غیر عشق دیگر گفتگو
رمز عشقش ہست پیدا از زبان ہرگز مگو

اے دوست! ہماری گفتگو کا موضوع عشق کے بغیر اور کچھ نہیں ہے۔ اس کے عشق کا راز ظاہر ہے لیکن تو زبان پر ہرگز نہ لا۔

عشق گر خواہی ہمی رو راہ میخانہ بگیر
پس ازان بر طرف مسجد خانقاہ رو مرو

تو اگر عشق کا طلبگار ہے تو جا اور میخانہ کا راستہ لے پھر اس کے پہلو میں مسجد اور خانقاہ ہے۔ تو جا یا نہ جا تیری مرضی۔

دل بیک دادی محبت با یکی چون داشتی
خویش را فانی بدان باقی بباشد او باد

جب تم نے دل ایک کو دیا اور محبت بھی ایک ہی کے ساتھ کی تو اپنے آپ کو فانی سمجھ کیونکہ باقی تو صرف وہی ہے اور اسی کی ذات سے بقا مخصوص ہے۔

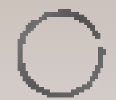
چون یکی دانی شوی دانا و محکم تکیہ کن
عمر خود ضائع مکن بر عقب چار و دو مدو

تو جب "ایک" جاننے لگا (تو دید میں عقیدہ رکھے گا) تو دانا ہوگا عقیدہ پختہ رکھ اور اپنی زندگی "دو" اور "چار" کے پیچھے دوڑ کر ضائع نہ کر۔

آشکارا و نہان از سر عشق آگہ شدی
یک بیک با تو بیان کردیم دیوانہ مشو

ظاہر خواہ پوشیدہ تو عشق کے راز سے آگاہ ہو گیا ہم نے ایک ایک کر کے تجھے بتادیا اب پاگل مت بن۔

※



اردو ترجمہ

ای دلا گر درد جوئی سوی نیشاپور برو
مرد صاحب درد یابی شاہ عطار مست درد

اے دل! تو اگر درد کا طلبگار ہے تو نیشاپور جا کیونکہ وہ مرد باخدا جو صاحب درد ہے اور میرا یار یعنی خواجہ عطار وہ درد میں رہتا ہے۔

ای صبا گر بگذری از کوی آن جانان من
حال احوال حقیقت در حضورش باز گو

اے صبا! تو اگر میرے محبوب کی گلی سے گزرے تو ساری حقیقت حال اس کے حضور میں بیان کرنا۔

از کلامش مست باشم از جہان بگذشتہ ام
گر تو ہم عاشق شوی پس وصلت و منطق شنو

میں اس کے کلام سے مست ہو کر دنیا سے دستبردار ہو گیا ہوں۔ تو بھی اگر عشق کرنا چاہیے تو "وصلت نامہ" اور "منطق الطیر" سن لے۔ "وصلت نامہ" اور "منطق الطیر" حضرت خواجہ فریدالدین عطار کی تصنیف ہیں۔

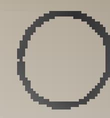
تا از شیخی نہ اش بیخود شدہ منصور وار
تسبیح و سجادہ در تہہ داشتہ اندر گرو

شیخ عطار کے تصنیف سے منصور کی طرح بیخود ہو گیا اس قدر کہ تسبیح اور مصلے کو گروی رکھ دیا۔

کن غلامی درگہش با صدق دل ای آشنا
از بزرگی شیخی و پیری زہم بر دست شو

اے آشنا! خواجہ عطار کی درگاہ کی غلامی صدق دل کے ساتھ کر۔ بزرگی پیری اور شیخی تینوں سے ہاتھ دھو لے۔

※



اردو ترجمہ

زرہ وحدت عیان یار بگوید بگو
چون نگنجم این بیان یار بگوید بگو

یار کہتا ہے کہ وحدت کا راز فاش کر جب میں یہ بات نہیں کہتا تو کہتا ہے کہ کہو۔

دی نہ گنجم ما ظاہر اسرار را
داد مرا این نشان یار بگوید بگو

اے دوست! میں اس کے راز کو فاش کرنا نہیں چاہتا لیکن یار نے مجھے نشان (سندھی) اور سرمستی یا سرگرمی کا علم دیکر اصرار کیا ہے کہ ضرور فاش کر۔

من نیم در میان خود کند در میان
گذر تو زین گمان یار بگوید بگو

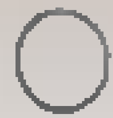
میں درمیان میں نہیں بلکہ وہ خود ہی یہ راز فاش کرتا ہے۔ تو اس خیال سے گذر جا کہ میں بھی درمیان میں موجود ہوں یار کہتا ہے کہ کہہ۔

شاہ بود او گدا آید از دل این ندا
گاہ چنین گہ چنان یار بگوید بگو

بادشاہ بھی وہی ہے اور گداگر بھی وہی اور یہ آواز اسی کی جانب سے آرہی ہے۔ کبھی اس طرح اور کبھی اس طرح۔ یار کہتا ہے کہ کہہ۔

ہست چو آشکار نای تند آن نگار
ظاہر شد از زبان یار بگوید بگو

آشکار! ساز (سندھی میں نڑ) کی طرح ہے۔ آواز اس محبوب کی ہے جو زبان پر آکر ظاہر ہو چکی ہے یعنی سرِ وحدت فاش ہو چکا ہے۔ یار کہتا ہے کہ کہہ۔



اردو ترجمہ

دم مزن از خویشتن از خویشتن بیزار شو
عمر خود ضائع مکن در کوی آن دلدار شو

اپنی موجودگی کا دعویٰ نہ کر اپنے وجود سے بیزار ہو جا۔ اپنی زندگی ضائع نہ کر اس محبوب کی گلی میں جا۔

نی بعیش و عشرت اینجا یکدمی مغرور باش
از برای دوست خود در روز و شب خونخوار شو

اس دنیا میں رہ کر عیش و عشرت پہ غرور نہ کر۔ دن رات اپنے دوست کے حصول کے لیے دیوانہ وار محنت کشی کر۔

این ہمہ نقص است نقصان دان بغیر دوستی
گر تو ما پرسی سراسر بیدل افگار شو

محبت کے بغیر زندگی بیکار ہے اور نقصان دہ۔ اگر مجھ سے پوچھے تو اپنے دل کو زخمی کر لے۔

تعزیت کن اندرین عالم بپا یا در مکن
از محبت نیم شب در گریہ و زاری زار شو

میری بات پر یقین کر۔ اس دنیا میں رنج و غم کی کیفیت میں زندگی بسر کر۔ آدھی رات کو اٹھ کر درد محبت سے زار زار رو۔

آشکارا درد و غم مگذرین تو در دو جہان
از فراق و ہجر مگذر دائما ہم یار شو

اے آشکار! دونوں جہان میں درد و غم کو قبول کر اور فراق کی منزل سے گذر کر محبوب سے ہم وصل ہو جا۔

اردو ترجمہ

ای دلا بشناس اینده هو بهو جلوهٔ حسن یار بنگر کو بکو	اے دل! اصل حقیقت کو پہچان اور ہر گلی کوچے میں محبوب کے حسن کا جلوہ دیکھ
از چو یک دم نه ز موجودان ز تو هم بدم باشد همیشه روبرو	وہ تجھ سے ایک گھڑی کے لیے بھی الگ نہیں ہے تاکہ اس نکتہ کو سمجھ لے۔ وہ ہر گھڑی اور ہر وقت تیرے سامنے ہے۔
هر کجا و هر طرف شد جب بجا نی نهان و هم عیانست سو بسو	وہ ہر جگہ، ہر مقام پر اور ہر طرف ہے وہ پوشیدہ نہیں ہے بلکہ ہر طرف ظاہر ہے
خبر را هرگز نه بینی با چراغ عرفت ربی وان شناسی او بدو	تو سوچ کی موجودگی میں حیرت کو کبھی نہیں دیکھتا [illegible] وجد کو سمجھنے کی کوشش کر تو تو اس کو پہچان لے گا۔
آشکارا هجر و وصل از خیال تو او بود ظاهر چه باطن مو بمو	اے آشفتہ! فراق اور وصال کی باتیں تو تیری سمجھ کے پھیر کی باتیں ہیں۔ محبوب تو ظاہر خواہ باطن بالکل عیاں ہے۔

اردو ترجمہ

در دیار بیخودی باری برو زان جهان وین جهان دست بشو	ایک دم بے خودی کے ملک میں چلا جا۔ اس جہان سے اور اس جہان سے ہاتھ دھو لے۔
خرقهٔ طامات را کن چاک چاک سجه و سجاده را داری گرد	صوفیا: خرقہ کو چاک کر دے اور تسبیح اور مصلے کو بیچ دے (طامات اس گفتگو کو کہتے ہیں جو لاف گزاف سے تعلق رکھتی ہے)
غوطه زن در بحر حیرت همچنان جمله عالم غرق گشته اندرو	حیرت میں اس طرح غوطہ لگا کہ سارا جہان اس میں ڈوب جائے۔
تو چرا قید ما و من مانده آشنا باش حق و بیگانه مشو	تو ما و من کی قید میں کیوں گرفتار ہے۔ آشنا بن بیگانہ مت بن۔
هست الانسان سری سراو زیر پنهان آشکارا او بو	"الانسان سری وانا سرہ" ایک حقیقت ہے اور اس راز پوشیدہ کو آشکارا نہ کیجئے۔

اردو ترجمہ

ای دل تو همین فهم کن دم مزن از خویشتن
بگذر از مادّی من دم مزن از خویشتن

اے دل! تو اس حقیقت کو سمجھ لے
دم زنی نہ کر "مادمن" سے آگے گزر جا۔ دم زنی
نہ کر۔

...ست دل انگار باش عاشق آن یار باش
از همه بیزار باش دم مزن از خویشتن

تو اپنے دل کو زخم خوردہ کر لے۔
اُس محبوب کا عاشق بن جا۔ ہر شخص سے
الگ تھلگ رہ اور دم زنی نہ کر۔

چون سر او یافتی رو ز خود تافتی
...گه سر باختی دم مزن از خویشتن

تو جب اس کا راز پا لے اور اپنے
آپ سے منہ پھیر لے۔ پھر سر قربان کر دے
دم زنی نہ کر۔

...ترک خود بین بی‌خود شو پر غمین
در صف مردان نشین دم مزن از خویشتن

خود بینی کو بالکل ترک کر دے بے خودی
اور غمگین کو اپنا لے۔ پھر مردانِ خدا کی
صف میں جا کر بیٹھ۔ دم زنی نہ کر۔

...ت چو گرد و غبار یار شده آشکار
...گه خزان گه بهار دم مزن از خویشتن

جب گرد و غبار ہٹ گیا تو محبوب
ظاہر ہوا۔ کبھی خزاں ہے اور کبھی بہار
دم زنی نہ کر۔

اردو ترجمہ

ای دل تن محو کن بعد از آن نعره زن
قلعهٔ هستی شکن بعد از آن نعره زن

اے دل! اپنا جسم (مادیت) مٹا
دے۔ اس کے بعد نعرہ لگا۔ خودی کا قلعہ
توڑ دے۔ اس کے بعد نعرہ لگا۔

کار تو مردان کنی بیخ دوئی بشکنی
بگذر از مادّی من بعد از آن نعره زن

مردوں کا کام کر۔ دوئی کی جڑ کاٹ
دے۔ "مادمن" (خودی) سے گزر جا۔
اس کے بعد نعرہ لگا۔

باش تو منصور دار منزلی کن سوی دار
تا رهی از جان و تن بعد از آن نعره زن

تو منصور کی طرح بن جا اور اپنی منزل
سولی کے تختہ کو بنا تاکہ تو جسم اور جان سے
آزادی حاصل کر سکے اس کے بعد نعرہ لگا۔

جلوهٔ او جا بجا بنگر تا هر کجا
پرده ز رخ بر شکن بعد از آن نعره زن

جدھر چاہے دیکھ لے اس کا جلوہ ہر
جگہ ہے۔ چہرے سے نقاب الٹ دے۔ اس
کے بعد نعرہ لگا۔

گفته این گر دیارنی بود از آشکار
بیرون شوی از بدن بعد از آن نعره زن

یہ آشکار ا کی باتیں نہیں ہیں بلکہ
محبوب کی ہیں۔ تو اپنی مادیت سے نکل آ
اس کے بعد نعرہ لگا۔

اردو ترجمہ

بستی تو سکندر گر دم شناختی تو
بر سر تو چتر سنجر گر دم شناختی تو

کاؤس کی ببینی خاقان چین فدایت
فغفور گر چہ قیصر گر دم شناختی تو

این دم کہ ہو ہویت آں شاہ و نزہت
مردہ بباش بی سر گر دم شناختی تو

منصور یافت راہی زاں پادشاہ گشت شاہی
نعرہ زنی بہ منبر گر دم شناختی تو

در یاب آشکارا در خود ببین خدا را
بکشای دیدہ بنگر گر دم شناختی تو

تو اگر اپنے دم کو پہچان سکے تو سکندر بادشاہ ہے۔ تو اگر اپنے دم کو پہچان سکے تو سلطان سنجر کا چھتر تیرے سر پر ہو۔

تو اگر اپنے دم کو پہچان لے تو کاؤس اور کیکاؤس اور کیخسرو ایران کے بادشاہ تیرے پاؤں میں ہوں اور چین کا خاقان (بادشاہ) تجھ پر قربان ہو اسی طرح فغفور اور قیصر (شاہ روم) بھی

تو اگر اپنے دم پہچان لے تو وہ اس وقت جو تیری طرف ہے اور تیرے سامنے ہے، تجھے اپنا سر دیکر بے سر ہو جانا چاہیے (یعنی اس پر سر قربان کر دینا چاہیے)

منصور نے اصل راستہ پا لیا تھا اور اسی وجہ سے وہ بادشاہ (سلطان الاولیاء) بن گیا تو بھی اگر اپنے دم کو پہچان لے تو منبر پر چڑھ کر نعرہ لگا سکے۔

اے آشکار! خدا کو اپنے آپ کو دیکھ اور دراصل حقیقت کو حاصل کر، آنکھیں کھول اور دیکھ اگر اپنے دم پہچان سکے۔

ردیف الہای

اردو ترجمہ

بر در دوستان گدائی بہ
این گدائی ز بادشاہی بہ

باش بیگانہ وار در عالم
ہم بہ یاران آشنائی بہ

مگذاری دلا در محبوب
باوفا شو نہ بیوفائی بہ

باش ہر دم بمجلس رندان
از بزرگی و پارسائی بہ

آشکارا تو خویشتن بگذار
از من و مائی رہائی بہ

دوستوں کے دروازہ کی گدائی اچھی ہے اور یہ گدائی بادشاہی سے اچھی ہے۔

دنیا میں بیگانہ بنکر رہ لیکن دوستوں کے ساتھ دوستی اچھی ہے۔

اے دل! محبوب کا دروازہ مت چھوڑنا۔ وفادار بن بے وفائی اچھی نہیں ہے۔

ہر وقت رندوں کی مجلس میں رہ یہ بزرگی اور تقویٰ سے اچھا ہے۔

اے آشکارا! اپنی ہستی کو ترک کر، ہم خودی سے آزاد ہو جانا اچھا ہے۔

اردو ترجمہ

روی کردم بسوی میخانہ
داد ساقی بدست پیمانہ

میں نے میخانہ کی طرف رُخ کیا اور ساقی نے میرے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

تا ز نوشیدنش شدم بیخود
شدم از این جہان بیگانہ

میں اس کے پینے سے اس قدر بیخود ہوا کہ اس دنیا سے بیگانہ ہو گیا۔

عقل و دل ہوش صبر ماند کجا
آن یکے جرعہ کرد دیوانہ

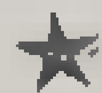
عقل، دل، ہوش اور صبر کہاں باقی رہا، اس ایک گھونٹ نے تو دیوانہ بنا دیا۔

شمع حسن کو بکو دیدم
جانِ ما گشت ہمچو پروانہ

میں نے شمع حسن کو ہر گلی کوچہ میں دیکھا، میری جان پروانہ بن گئی۔

آشکارا چو زن میالائی
کار آن کن کہ کار مردانہ

اے آشکارا عورتوں کی طرح [illegible] نہ کر بلکہ ایسا کام کرنا جس میں مردانگی ہو۔



اردو ترجمہ

امشب ما رسید نامہ شوق [illegible]
شد از آن چاک این گریبان ما

آج رات دوستوں کی طرف سے مجھے اشتیاق نامہ ملا جس کے مضمون کی وجہ سے میرا گریبان ہاتھ سے چاک ہو گیا۔

نوشتہ بود در وی ما را یاد کردی
بہ ہجر شدہ ہمان [illegible]

اشتیاق نامہ میں لکھا تھا کہ تم نے ہمیں یاد نہیں کیا۔ اُس وقت میرے اوپر فراق کے صدمہ سے قیامت گزر گئی۔

مرقوم بود دلبر [illegible] وصل باشد
در ہجر [illegible]

لکھا تھا کہ محبوب تو وصال اور فراق دونوں ہی میں ساتھ ہوتا ہے۔ فراق میں درد کی صحبت میں ہوتا ہے اور وصال میں سلامتی کی صورت میں۔

خود را فدائی سازم [illegible] شاہراہ جانان
گر سر رود چہ خوشتر دستار با عمامہ

میں اپنے آپ کو اُس شاہراہ پر قربان کرنا چاہتا ہوں جس پہ محبوب کا گزر ہوتا ہے۔ اگر اس کام میں سر بھی چلا جائے اور دستار بھی (جو علم و فضل کی علامت ہے) تو اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

این حال ما کہ گویم [illegible]
ای آشکارا [illegible] عشق این علامہ

جو مجھ پر گزر رہی ہے میں اس کا حال کس سے بیان کروں۔ اے آشکارا تجھے سمجھ لینا چاہیے کہ یہ عشق کی علامت ہے۔

اردو ترجمہ

بیا ای زاہد با ما کہ گیرم راہ میخانہ
ز دست ساقی نوشم کہ پُر از بادہ پیمانہ

اے زاہد میرے ساتھ چل کر میخانہ کا راستہ پکڑیں اور ساقی کے ہاتھوں شراب سے لبالب جام پئیں۔

مصلا را گرو داری نہ دانہ سبحہ بشماری
بسی یاد کن باری نمائی کار مردانہ

مصلے کو گروی رکھ اور تسبیح کے دانے چھوڑ ایک بار مست بن جا اور مردانگی کا کام کر۔

خوشا ای سنگ آگہی رہی از قید یا دمن
شود غوغای در عالم کہ زاہد گشت دیوانہ

اگر تو آنا چاہے تو یہ بہت ہی اچھا راستہ ہے "یادمن" کی قید سے آزاد ہو جائے گا اور دنیا میں شور بپا ہو گا کہ زاہد دیوانہ ہو گیا۔

بپیری قدح کن پرش نوشیدن شوی بیہش
مبین تا چہ اداین خوش شوہر گز تو فرزانہ

اس پیری کے عالم میں پیالہ بھر کر پی اور بے ہوش ہو جا پھر دیکھنا یہ راستہ کتنا اچھا ہے اور پھر عقلمند بننے کی کوشش ہرگز نہ کرنا۔

دلا تا کنج نشستن چہ از این عہدی کہ گشتن چہ
منع باز گشتن چہ ز عالم باشی بیگانہ

گوشہ نشینی کرتے تارک الدنیا بنے اور کمتر غذات سے پرہیز کرنے سے کیا فائدہ دنیا میں رہ کر دنیا سے بیگانہ ہو جا۔

چہ در حجرہ نشینی بیقین دانی کہ بیدینی
بمسجد منبر ویران بود آباد میخانہ

حجرہ میں کیوں بیٹھتا ہے یقین کر کہ تو بے دین ہے۔ تیری مسجد اور منبر ویران ہیں اور میخانہ آباد ہے

مزن تو طعنہ بر رندان [illegible] کشی خندان
چرا فتادی در این زندان بنصیب قصہ افسانہ

رندوں پر طعنہ زنی نہ کر۔ تو یافت کر کے خوش ہوتا ہے۔ خواہ مخواہ اس قید خانہ کیوں پڑا ہے کیا شہرت حاصل کرنے کی خاطر؟

سفید این ریش چون کردی مگر [illegible] زور دی
ہمہ کردی تو نامردی کہ نگشتی تو مستانہ

تم نے اپنی ڈاڑھی سفید کر دی لیکن تجھ سے مردانگی کا کوئی کام نہیں ہو سکا کیونکہ تو مستانہ نہیں بنا۔

ہمیشہ روزہ داری چرا خود را بیازاری
کنی افطار با خواری بپارہ نان ہر خانہ

تو ہمیشہ روزے رکھتا ہے خواہ مخواہ اپنے آپ کو کیوں تکلیف دیتا ہے جب افطار کرنے لگتا ہے تو روٹی کے ایک ٹکڑے کے واسطے ہر گھر کے دروازے پر جا کر ذلیل ہوتا ہے

بیندازی سر خرقہ در میدان کن [illegible] ربقعہ
جدا باشی ز ہر فرقہ شوی پس جان جانانہ

یہ کالی گدڑی پھینک دے اور چہرے کا نقاب چاک کر دے۔ ہر فرقے سے الگ تھلگ رہ تو محبوب بن جائے گا۔

ببین موجود او باشد مر معبود او باشد
گدا ای آشکارا کن تو از این [illegible]

دیکھو وہی موجود ہے اور وہی میرا مقصود ہے [illegible] آشکار [illegible] ہے
اور اس [illegible] ہو جا۔

○

اردو ترجمہ

نباشم درمیان واللہ باللہ
ہمون اعیان نہان واللہ باللہ

واللہ باللہ میں درمیان میں نہیں ہوں وہی ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ واللہ باللہ۔

بہر جا بجا او ہست پیدا
بود این خود جہان واللہ باللہ

وہ ہر جگہ اور ہر مقام پر ظاہر ہے بلکہ یہ کائنات، وہی ہے، واللہ باللہ۔

یقین ہمراہ شد در راہ ما را
نماند شک گمان واللہ باللہ

راہ میں میرا ہمراہ یقین بن گیا پھر کسی قسم کا شک و شبہہ نہیں رہا۔ واللہ باللہ۔

اگر دانی ندانی جملہ جانان ست
بود این جسم و جان واللہ باللہ

تو سمجھے یا نہ سمجھے، سب کچھ محبوب ہی ہے۔ یہ جسم اور جان بھی وہی ہے واللہ باللہ

نمی بینم بجز او خویشتن را
کند خود خود بیان واللہ باللہ

میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں تو وہی نظر آتا ہے۔ یہ باتیں (جو میرے مُنہ سے نکل رہی ہیں) وہی کرتا ہے واللہ باللہ۔

کجائی تو ببین ای آشکارا
ہمو لست انس و جان واللہ باللہ

اے آشکارا! دیکھ، تو کہاں ہے، جِن اور انس وہی ہے۔ واللہ باللہ۔

○

اردو ترجمہ

می وزد بر ما چہ باد شرطۂ
بین کہ اندازد مرا در ورطۂ

واہ کیا باد موافق ہمارے اوپر چل رہی ہے۔ دیکھنا کہیں مجھے گرداب میں نہ ڈال دے۔

اندران دریای افتادم دلی
خوردہ ام در بحر حیرت غوطۂ

میں اس دریا میں جا کر گر گیا ہوں لیکن بحر حیرت میں غوطہ زن ہوں۔

مستی آورد کہ بر ما بیخودی
کی بخود آید کہ پایش غلطۂ

مستی نے میرے اوپر بیخودی طاری کر دی ہے۔ وہ شخص اب ہوش میں کیسے آ سکتا ہے جس کا پاؤں پھسل چکا ہو۔

باز چون باخود بیامد خیال ما
دل ز نعمت او شد پر نوطۂ

پھر جب میرا خیال بیخودی سے ہوش میں آیا تو دل اس کی نعمت سے اس طرح معمور ہو گیا جس طرح خزانہ مال سے پُر ہو جاتا ہے۔

آشکارا صورتت موہوم شد
قطرۂ بیرون آمد از شطۂ

اے آشکارا! تیری صورت موہوم ہو گئی۔ قطرہ دریا سے باہر آ گیا

بشنو ز جان و دل این واللہ ثم باللہ
شک و شبہ بشکن واللہ ثم باللہ

جز ذات حق نبود خود بجز خود چیزی نی
غیب و حس و جان کن واللہ ثم باللہ

بیہودہ چہ گردی ہیہات کہ بیدردی
کوس انا وحدت بزن واللہ ثم باللہ

گر خبر ز دل داری با کعبہ رو میاری
دلبر درون دلت مسکن واللہ ثم باللہ

قلب است حرم خانہ طواف کن فرزانہ
بر خویش نظر مفکن واللہ ثم باللہ

آشکار و نہان دلبر در جان و دل و جگر
از ما و منی رستن واللہ ثم باللہ

اردو ترجمہ

سب کچھ وہی ہے جان بھی وہ
جسم بھی وہ۔ واللہ ثم باللہ شک و شبہ کو
توڑ دے۔ واللہ ثم باللہ

اس کے سوا کچھ نہیں ہے
دنیا بھی خود ہی ہے اور ایک چیز بھی
نہیں ہے دوئی۔ دل و جان کے ساتھ
یقین کر۔ واللہ ثم باللہ

خواہ مخواہ کیوں گھومتا پھرتا
ہے افسوس کہ تو بیدرد ہے۔ وحدت
کا نقارہ بجا۔ واللہ ثم باللہ۔

تجھے اگر دل کے مقام کا پتہ ہو تو
تو کعبہ کا رخ بھی نہ کرے، محبوب کا
ڈیرہ دل میں ہے۔ واللہ ثم باللہ

دل حرم خانہ ہے، اے عقلمند!
اس کا طواف کر، اپنے اوپر نظر نہ کر
یعنی اپنے آپ کو کمتر نہ سمجھ۔ واللہ ثم باللہ

دیکھ محبوب دل اور جان کے
اندر ہے پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی۔
"ما و من" کو ترک کر۔ واللہ ثم باللہ۔

ای کہ از دنیا و دین بیزار ما را کردہ‌ای
از جہان بیگانہ ای یار ما را کردہ‌ای

درد و غم دادی مرا حیران پریشان گشتہ‌ام
تا کہ درد عشق خود بیدار ما را کردہ‌ای

حمد للہ می کنم در روز و شب ہر دم کہ ما
ہم درین دیوانگی ہشیار ما را کردہ‌ای

مہربانیہای شفقت از کو این دانستہ‌ام
در کنار خویش ہم تقرار ما را کردہ‌ای

بادشاہا رحم فرمودی بحالم این چنین
در ثواب و در گنہ مختار ما را کردہ‌ای

نالہا فریاد و زاری می نماید آشکار
از فراق و درد جان بیمار ما را کردہ‌ام

اردو ترجمہ

اے محبوب! تم نے مجھے دین
اور دنیا سے بیزار کر دیا۔ اے محبوب!
تم نے دنیا سے بیگانہ بنا دیا۔

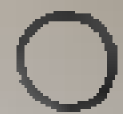
تم نے مجھے درد و غم عطا کیا
اور میں حیران و پریشان ہو گیا لیکن اپنا
درد عشق دے کر مجھے بیدار بھی کر
دیا ہے۔

میں دن رات، بلکہ ہر وقت اللہ
کا شکر کرتا ہوں کہ تم نے اس دیوانگی
کے عالم میں بھی مجھے ہوشیار کر دیا ہے۔

میں نے تمہاری شفقتوں اور مہربانیوں
کا اندازہ اس سے لگایا کہ تم نے
مجھے اپنے پہلو میں بٹھا دیا ہے۔

اے شہنشاہ! آپ نے میرے
حال پہ اس قدر کرم فرمایا کہ مجھے ثواب
اور گناہ میں مختار بنا دیا ہے۔

آشکار فریاد اور آہ و زاری کرتا
ہے کیونکہ آپ نے درد فراق سے مجھے
بیمار بنا دیا ہے۔



ای دل حقیقت این شنو چون حال پوشی کردهٔ
جز حق بدٔ دیگر مرو چون حال پوشی کردهٔ

این حال پوشی او کند کز دین و دنیا بگذرد
حرص و هوا هرگز مجو چون حال پوشی کردهٔ

صد قصها آموختی ما و منی ناسوختی
این راه دور از ما و تو چون حال پوشی کردهٔ

اول گذر از خویشتن از دم رها کن ما و من
پس قلعهٔ هستی شکن چون حال پوشی کردهٔ

هی بای گردی در بدر مائل دولت بر سیم و زر
از حق تعالی بیخبر چون حال پوشی کردهٔ

نی عشق در دل داشتی اسباب دیگر خواستی
این نیست راه راستی چون حال پوشی کردهٔ

مو را تراشیدی چرا دل را خراشیدی چرا
هر سو بسو دیدی چرا چون حال پوشی کردهٔ

آگاه دل باشی اگر جز یار نبینی دگر
او دیک هر مظهر نگر چون حال پوشی کردهٔ

از درد فارغ بودهٔ راه دگر پیمودهٔ
بر غیر خیال افزودهٔ چون حال پوشی کردهٔ

اندر وجود بیزاری کنی نعره گدائی میزنی
قائم تو با ما و منی چون حال پوشی کردهٔ

ماندی تو در صد پردهٔ زنده نباشی مردهٔ
باور تو بر خود کردهٔ چون حال پوشی کردهٔ

خود را فنا کن ای جوان پرواز نه در لامکان
از بی نشان یابی نشان چون حال پوشی کردهٔ

ای آشکارا مست شو هم بر در بتخانه رو
دیگر طرف هرگز مرو چون حال پوشی کردهٔ

اردو ترجمہ

اے دل! یہ حقیقت سن جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔ اللہ کے بغیر اور کسی کے دروازہ پہ مت جا جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

یہ راز داری وہ کر سکتا ہے جو دین و دنیا سے دست بردار ہو جائے۔ حرص و ہوس بالکل نہ کر جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تم نے سینکڑوں باتیں سیکھ لیں لیکن خودی کو ختم نہیں کر سکا۔ یہ راستہ

"ما و تو" سے دور ہے۔ جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

پہلے اپنی ہستی سے دست بردار ہو جا، دم سے خودی کو الگ کر، پس اپنے وجود کا قلعہ توڑ دے جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

افسوس! تو در بدر پھر رہا ہے اور دولت کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بے خبر ہے، جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

دل میں عشق کو جگہ نہیں دی اور دیگر اسباب کا طلب گار رہا۔ یہ سچائی کا راستہ نہیں ہے جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

سر کے بالوں کو کیوں کاٹا اور دلوں کو کیوں مجروح کیا، اِدھر اُدھر کیوں دیکھا جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تو اگر باخبر دل رکھنے والا (صاحب دل) ہوتا تو محبوب کے سوا کسی اور پر نظر نہ کرتا۔ اس کو ہر مظہر میں دیکھ جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تو درد سے خالی رہا ہے اور دوسرے راستہ پہ چل رہا ہے، ساری توجہ غیر پہ مبذول کی ہے۔ جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تو درد سے بیزاری دکھاتا ہے اور بھکاری کی طرح صدا لگاتا ہے۔ تیرا دار و مدار ہی ما و من (خودی) پر ہے، جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

تو سینکڑوں حجابات کے اندر رہا ہے تو زندہ نہیں ہے بلکہ مردہ ہے۔ تم نے اپنے آپ کو کچھ سمجھ لیا ہے جبکہ تم نے راز داری کی ہے

اے جوان! اپنے آپ کو فنا کر اور لامکاں کی طرف پرواز کر تو بے نشان بت کا تو نشان حاصل کر سکے گا جبکہ تم نے راز داری کی ہے۔

اے آشکار! مست ہو جا اور بتخانہ کے دروازہ پہ جا۔ دوسری طرف دوڑ دھوپ مت کر جبکہ تم راز داری کی ہے

یا رب ز جمع امتت چنین دور ما کردۂ
باشی ہم با ہر ہمہ تنہا چرا ما را کردۂ
از جسم و جان بیزار کردی زکل بیگانہ
در وقت این آخر زمان منصور ما را کردۂ
از کفر و دین بگذشتہ ام آزاد و بنشستہ ام
در اسم احمد مشہور ما را کردۂ
رفتم بمیخانہ مرا دادہ مرا پیمانہ
شب و روز اندر نشہ مخمور ما را کردۂ
از کیش و مذہب رستہ ام زنار را بگسستہ ام
در رندی عاشقی منظور ما را کردۂ
زین چہرہ خوش شدہ ام از بندگانت بندہ ام
بر در تو سر افگندہ ام مشکور ما را کردۂ
فرمودۂ اقرب چنان این سر مکن ہرگز نہان
پس آشکار این عیان مامور ما را کردۂ

اردو ترجمہ

اے بچھڑے ہوئے انسانوں کو ملانے والے مجھے اپنے سے دور کیوں کیا ہے، تو سب کے ساتھ ہے لیکن مجھے الگ کر دیا ہے

جسم اور جان سے بیزار کر دیا، کل سے بیگانہ کر دیا، اس آخری وقت میں مجھے منصور بنا دیا۔

میں کفر اور دین سے دست بردار ہو چکا ہوں اور بالکل آزاد ہو کر بیٹھ گیا ہوں، مجھے تو نے محمد کے نام سے مشہور کر دیا ہے

میکدہ میں گیا تو مجھے پیالہ دیا گیا، دن رات مجھے نشہ میں مخمور کر دیئے

میں دین و مذہب سے ہٹ چکا ہوں، زنار کو توڑ چکا ہوں تو نے مجھے رندی اور عاشقی کے طریقہ میں پسند کیا ہے

یہ چہرہ جو مجھے ملا ہے، میں اس سے خوش ہوں، میں تیرے غلاموں کا غلام ہوں، میں اپنا سر تیرے دروازہ پر ڈال چکا ہوں، مجھے تو نے اپنا شکر گزار بنا دیا ہے

تو نے حکم دیا ہے کہ "نحن اقرب" کا راز بالکل مت چھپانا، پھر اسے آشکارا تو بھی اس کو ظاہر کر دے اے محبوب! تو نے مجھے اس کے لئے مامور فرما دیا ہے

ہر سو چرا دویدی باشی تو کنج خانہ
ہیہات تو ندیدی باشی تو کنج خانہ

شام و عرب چہ ایران پرسی تو راہ توران
ہرگز مشو تو حیران باشی تو کنج خانہ

ہر کشوری بگردی در دل نظر نکردی
حالا بکن تو مردی باشی تو کنج خانہ

با کف برہ خوار شد ہر مو بمو تراشد
بیرون ز تو نباشد باشی تو کنج خانہ

گر رنجہا کشیدی صد قصہا شنیدی
با او نہ تو رسیدی باشی تو کنج خانہ

اردو ترجمہ

ہر جانب کیوں دوڑتا رہا، گھر کے کونے میں بیٹھ جا، افسوس کہ تم نے نہیں دیکھا، تو گھر کے کونے میں بیٹھ جا

تو شام، عرب، ایران اور توران کے راستے کیوں پوچھتا ہے، حیران نہ ہو گھر کے کونے میں بیٹھ جا۔

تم نے ہر ملک گھوم پھر کر دیکھا، لیکن دل کے اندر نظر نہیں کی، ابھی مردانگی سے کام لے اور گھر کے کونے میں بیٹھ جا۔

گھومنے پھرنے سے پاؤں کے تلوے مجروح ہوتے ہیں بال بال جھڑ جاتا ہے، وہ تم سے باہر نہیں ہے، گھر کے کونے میں بیٹھ جا

اگر تم نے مصیبتیں برداشت کی ہیں اور سینکڑوں قصے سنے ہیں لیکن تو اس تک نہیں پہنچ سکا۔ اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا

در کعبہ پرستی حاصل نگشت مستی
ناحق خیال بستی باشی تو کنج خانہ

تو کعبہ میں گیا لیکن تجھے مستی حاصل نہیں ہوئی، تم نے خواہ مخواہ یہ ارادہ کیا، اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا

کردی بسی زیارت دیدی ہمہ عمارت
کردی چہ کرامت باشی تو کنج خانہ

تم نے بہت سی زیارتیں کیں اور تمام مقامات دیکھ لیے لیکن بتا تو سہی تم نے کیا حاصل کیا، اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا

با ورد و شغل داری صد دانہا شماری
بی بی یقین بیاری باشی تو کنج خانہ

تو ذکر و اذکار میں مشغول رہتا ہے تسبیح پڑھتا ہے لیکن تجھے یقین نہیں ہے گھر کے کونے میں بیٹھ جا

دائم نماز خوانی واقف نہ من رآنی
از خود خبر ندانی باشی تو کنج خانہ

تو ہمیشہ نماز پڑھتا ہے لیکن "من رآنی فقد رأ الحق" کے راز سے آگاہ نہیں ہے تو اپنے آپ کو بھی نہیں پہچانتا اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا

چون آشکار ہستی گم شو بموج مستی
از این و آن برستی باشی تو کنج خانہ

تم نے جب اپنا نام آشکار رکھا ہے تو اب موج و مستی میں محو ہو جا پھر اِس سے اور اُس سے آزادی حاصل کر لے گا اب گھر کے کونے میں بیٹھ جا۔

اردو ترجمہ

می ندانی ز خود خواجہ یا بندہ
در دو زانوی خود چون سر افگندہ

اے دوست کیا تجھے پتہ نہیں ہے کہ تو مالک ہے یا غلام ہے پھر اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان سر کیوں ڈال رکھا ہے

تا تو بجوئی کرا باور کن آن توئی
بہر چہ با ما بگو چند پراگندہ

تو جس کو تلاش کرتا ہے یقین کر وہ تو ہی ہے پھر مجھے بتا کہ تو اس قدر پریشان کیوں ہے

پردہ بکش از میان بگذر از خویشتن
تا شود آشکار کہ اندر چون چندہ

پردہ درمیان سے ہٹا دے اپنے آپ سے آگے گزر جا تاکہ یہ راز فاش ہو جائے کہ تو کتنے پانی میں ہے

شک مکن کن یقین انسان و رحمان او
ہیچ ز غیرے بود گر تو بدانندہ

شک و شبہ نہ کر تو یقین کر انسان بھی تو ہی ہے اور رحمان بھی تو ہی ہے اگر سمجھ دار ہے تو کوئی غیر نہیں ہے

گوہر بی قیمتی قدر ندانی ز خویش
شد چہ درین مشت خاک گرچہ تو آگندہ

تو گوہر بے بہا ہے لیکن تو اپنے قدر و قیمت سے آگاہ نہیں ہے کیا ہوا اگر تو اس مٹی کی تہہ میں جسم خاکی میں لپٹا ہوا ہے۔

اى کہ تو ہرگز بدان یابی از وی نشان
سوی عرب روم و شام گرچہ تو پویندۂ

اے دوست! تو اگر عرب، شام اور روم کی جانب دوڑتا رہے گا تو یہ خیال ہرگز نہ کرنا کہ تو اسے حاصل کر سکے گا۔

واقف شو از رموز ان افلاطون عصر دان
یابد کہ در نگر آن تو جوئندۂ

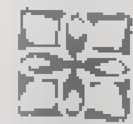
اسرار سے آگاہی حاصل کر اور افلاطونِ عصر کو سمجھنے کی کوشش کر تو اگر اسے اپنے اندر تلاش کرے گا تو اسے پائے گا۔

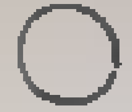
باد بر تو آفرین سرّ خودی عیان
نعرۂ انا الحق را در دم گویندۂ

تجھ پر آفرین ہو کہ تو نے راز عیاں نہیں کیا اور انا الحق کا نعرہ دم کے اندر لگاتا رہا۔

گوش کنی آشکار یک حرف از راز او
گم شوی ای آشکار مردہ یا زندۂ

اے آشکار! محبوب کے راز کا ایک حرف کان کھول کر سن لے۔ اے آشکار! تو زندہ ہو یا مردہ، کھو اور مستغرق ہو جا۔





اردو ترجمہ

من آن شہبازم از دست شہانہ
کہ پروازی نمودم از زمانہ

میں بادشاہ کے ہاتھ پر پلا ہوا شہباز ہوں اور وہاں سے پرواز کر کے یہاں آگیا ہوں۔

بملک جسم و جان ناگہ رسیدم
کشیدم رنج راحت در میانہ

اچانک جسم اور جان کے ملک میں جا پہنچا اور راستہ میں بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔

شدہ آرام جان و دل ز دردم
بودم مدت کہ اندر قید خانہ

درد کی وجہ سے دل اور جان کا آرام مفقود ہوگیا کیونکہ مدت سے قید خانہ میں ہوں۔

گذشت ایامہا در ہجر و فرقت
کہ دور افتادہ ام از دست آنہ

مدتیں ہجر اور فراق میں گزر گئیں کیونکہ اس (بادشاہ) کے ہاتھ سے دور رہا ہوں۔

کہ باز اکنون فتادہ کشش سویش
پرندہ می شوم از این مکانہ

اب پھر اس کی جانب کشش ہونے لگی ہے لہٰذا اس مکان سے پھر پرواز کرنے والا ہوں۔

خیال افتادہ شہ را بہر سیری
یقین دانم کہ بودم من بہانہ

دراصل بادشاہ کو سیر و سیاحت کا خیال ہوا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ میں ایک بہانہ تھا۔

چرا از دست سلطان دور گشتم
پریشانم بہر شاہ جہانہ

میں بادشاہ کے ہاتھ سے الگ کیوں ہوا۔ اب میں بادشاہ کے واسطے پریشان ہوں۔

که چون یاد آورم آن شفقت شاه
کنم افسوس اینجا بیکرانه

میں جب بادشاہ کی شفقت یاد کرتا ہوں تو مجھے بیحد افسوس ہوتا ہے۔

درین دوران حسرت میخورم بس
کجا آن شه کجا شد آشیانه

میں یہاں بڑی حسرت کرتا ہوں کہ وہ بادشاہ کہاں ہے اور وہ آشیانہ کہاں ہے۔

که آخر می کند سلطان یادم
که اینک میدوم اینجا دوانه

آخر بادشاہ مجھے یاد کر رہا ہوگا۔ بس میں ابھی یہاں سے دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

بجز دستش شدم حیران پشیمان
که واقف حال باشد عاشقانه

میں بادشاہ کے ہاتھ کے بغیر حیران پریشان ہوں کہ عشاق کے حال سے وہی باخبر ہے۔

در آن دم آمدم در دام صیاد
که چون از دست شه گشتم جدانه

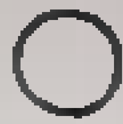
میں اس وقت صیاد کے دام میں پھنس گیا جس وقت بادشاہ کے ہاتھ سے الگ ہوا۔

شود آن پایه حاصل باز مارا
بیک دم میروم در حضرتانه

مجھے امید ہے کہ مجھے پھر وہی مرتبہ حاصل ہوگا میں ابھی جا کر حضور میں حاضر ہوتا ہوں۔

پریشان حال بشنو آشکاره
نمی دانند این را فاسقانه

اے آشکار! میری پریشانی کا قصہ تم سنو۔ یہ داستان فاجر لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھتے۔



اردو ترجمہ

مرغک میان دریا کرده چو آشیانه
بالای او روان شد صد موج بیکرانه

پرندے نے جب دریا کے بیچ آشیانہ بنایا تو اس کے اوپر بیشمار بڑی بڑی موجیں گزر گئیں۔

آسودگی نه او را از خوف موج هایش
گاہے که خار و خس را هم بر زند در آنه

موجوں کے خوف سے اسے آرام اور قرار نہیں تھا۔ کبھی کبھی یہ موجیں اس کے اوپر خار و خس بھی لا کر پھینکتی تھیں۔

آن داشت چشم دل سوی آب سیل هردم
نسیان تا نگردد از گردش زمانه

وہ ہر وقت دل کی آنکھیں پانی کی روانی پر رکھتا تھا تاکہ گردش دوراں فراموش نہ ہو جائے۔

هرگز مشو تو غافل زاینجا خبر تو داری
این مثل بهر جهان را دانی همه بهانه

ہرگز غافل نہ ہو تاکہ تم اس کی پوری پوری خبر رکھنا۔ اے دل! اس دنیا کو فقط بہانہ سمجھنا۔

بر پا چرا تو کردی بنیاد خاک این را
دانی مدام باشد کی آشکار خانه

اے آشکار! تم نے کیوں اس دنیا میں اپنا گھر بنایا جبکہ تو جانتا ہے کہ یہ ہمیشہ قائم نہیں رہے گا۔

اردو ترجمہ

آن مرغ کہ ز آشیان پریدہ در کشور جسم و جان رسیدہ	وہ پرندہ جو اپنے آشیاں سے اُڑ گیا تھا، وہ جسم اور جان کے ملک میں پہنچا تھا۔
گذران نمود بس کہ وردی صد راحت و رنجہا کشیدہ	وہاں اس نے بہت عرصہ گزارا اور سینکڑوں آسائشیں بھی دیکھیں اور تکلیفیں بھی اٹھائیں۔
منقار زند شد صدف را دُر دانہ ز بہائے چیدہ	صدف پر چونچ مارنے لگا اور بے بہا موتی حاصل کر لیا۔
ہیہات بود ہزار ہیہات با نیک نظر ہمان ندیدہ	یہاں ہزاروں اہم ترین کام ہیں لیکن افسوس کہ ان پر اچھی طرح سے نظر نہیں کر سکا۔
بر ساحل وادیش بگردید لذت نہ از آن بحر چشیدہ	وادی کے کنارے کنارے گھومتا پھرتا رہا، اس دریا سے لطف نہیں اٹھایا۔
پس رفتہ باز آشکار چون طعنہ زما ہمیں شنیدہ	آخر کار وہ واپس چلا گیا جب ہم سے یہ طعنہ سنا۔

اردو ترجمہ

ای مرغ آشنا کہ ز وادی پریدہٗ از بہر دانہ چیدن اینجا رسیدہٗ	اے پیارے پرندے! تو وادی سے اڑ کر یہاں دانہ چگنے کے لئے آیا ہے۔
صد گونہ نغمہا کہ ز منقار میکنی در راہ بار محنت بیحد کشیدہٗ	تو جو اپنی چونچ سے سینکڑوں نغمے بکھیرتا ہے تو اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ تم نے راستہ میں بڑی تکلیفیں اٹھائی ہیں
در چند منزلات سفر کردہٗ چہ گون آگہ بما بکن ز ہمہ آنچہ دیدہٗ	تم نے کتنی منزلوں میں سفر طے کیا اور کس طرح، جو کچھ تم نے دیکھا ہے وہ ہمیں بھی بتا دے۔
در مشت خاک ساختہٗ باز آشیان وز درد و چاشنی فراوان چشیدہٗ	پھر اس خاکدان میں تم نے اپنا آشیانہ بنا لیا ہے اور درد و رنج کی چاشنی بھی خوب چکھ چکا ہے
آنجا کہ بودہٗ تو در سیر لامکان اینجا بقید ہستی گوشہ گزیدہٗ	تو وہاں لامکان کی سیر میں مشغول تھا لیکن یہاں قید ہستی میں گوشہ گزیں ہو گیا ہے۔
دانستہ ایم عاقبت این کار آشکار زین جا فنا مقرر طمع بریدہٗ	اے آشکار! میں اس کام کا نتیجہ جانتا ہوں، اس دارِ فانی سے تم نے اُمید قطع کر لی ہے۔

اردو ترجمہ

ای دلربا حسن خودت دیوانہ ما را کردہ
از این جہان و آن جہان بیگانہ ما را کردہ

اے محبوب! تم نے اپنے حسن سے مجھے دیوانہ بنا دیا ہے اور دونوں جہان سے بیگانہ کر دیا ہے۔

در درد و غم انداختی کاری عجائب ساختی
از غیر دل پرداختی ہمخانہ ما را کردہ

تم نے مجھے درد و غم میں ڈال کر عجیب کام کیا ہے دل کو غیر سے خالی کر دیا ہے اور مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر میں بٹھا دیا ہے

روزی رخت بنمودہ آن حلقہ بگشودہ
تو بودہ تو بودہ مستانہ ما را کردہ

ایک دن تم نے اپنا رخ انور دکھایا اور زلفیں کھول دیں وہ تو ہی تھا وہ تو ہی تھا جس نے مجھے مستانہ بنا دیا

تو شمع حسن افروز من دیدم ترا یک روز من
افتادہ ام در سوز من پروانہ ما را کردہ

تو میرا شمع حسن افروز ہے میں نے تجھ کو ایک روز دیکھ لیا اور سوز میں پڑ گیا مجھے تم نے پروانہ بنا دیا

الحمدللہ می کنم ما و منی را بشکنم
خود را بحیرت افگنم مردانہ ما را کردہ

میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں خودی کو توڑتا ہوں اپنے آپ کو حیرت میں ڈالتا ہوں تم نے مجھے بڑا حوصلہ عطا فرمایا ہے۔

این آشکارست از تو ہم انداختی در رنج و غم
از عیش و از عشرت بہم بیگانہ ما را کردہ

یہ آشکارا ہے تم نے مجھے درد و غم میں ڈال دیا ہے تیرا ہے۔ تم نے مجھے عیش و عشرت سے بیزار کر دیا ہے۔

اردو ترجمہ

ہستی تو یا نہ ای دل وابستہ
ناحق بر باطلت عبث کمر بستہ

اے دل! تو جانتا ہے کہ تیرا وجود ہے یا نہیں ہے خواہ مخواہ ایک خیال باطل پر تم نے کمر باندھ لی ہے

تو درمیان نیستی آنچہ بود او بود
بہر چہ دیوانہ وار سرگشتہ گشتہ

تو درمیان میں ہے ہی نہیں جو کچھ ہے وہی ہے خواہ مخواہ کس لئے دیوانہ ہوا ہے۔

دیگر دعوی مکن دم مزن از خویشتن
بیخود باشی اگر او خود سربستہ

پھر ایسا دعویٰ نہ کرنا اور خودی کا دم نہ مارنا تو اگر بے خود ہو گا تو وہ بھی تو ایک سربستہ راز ہے

اول از قول و فعل بگذر از ما و من
گم شدہ بعد از آن انا الحق گفتہ

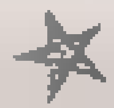
خودی کو پہلے ترک کر قولاً بھی فعلاً بھی یعنی نہ زبانی دعویٰ کر اور نہ اپنے عمل سے اس کا اظہار کر، پھر انا الحق کا نعرہ لگا کر معدوم ہو جا۔

کفر کجا دین کجا ہر دو برفت از میان
کز من و ما رفتہ رستہ بگذشتہ

کفر کہاں اور دین کہاں دونوں درمیان سے مفقود ہو گئے کیونکہ من و ما کو ترک کر کے تو آگے گزر گیا اور آزاد ہو گیا۔

سر این آشکارا کرد بعالم عیان
کوس چو منصور زن ای اگر آشفتہ

آشکارا ہے اس راز کو دنیا میں ظاہر کر دیا اے دوست! تو اگر عاشق ہے تو منصوری نقارہ بجا



ای نگار با حسن خودت دیوانه ما را کردهٔ
از این جهان و آن جهان بیگانه ما را کردهٔ

در درد و غم انداختی کاری عجائب ساختی
از غیر دل پرداختی همخانه ما را کردهٔ

روزی رخت بنمودهٔ آن خرقه بگشودهٔ
تو بودهٔ تو بودهٔ مستانه ما را کردهٔ

تو شمع حسن افروختی دیدم ترا یک دم من
افتاده ام در سوز من پروانه ما را کردهٔ

الحمد للہ می‌کنم ما و منی را بشکنم
خود را بحیرت افگنم مردانه ما را کردهٔ

این آشکار است از تو هم انداختی در درد و غم
از عیش و از عشرت بهم بیگانه ما را کردهٔ

اردو ترجمہ

اے محبوب! تم نے اپنے حسن سے ہمیں دیوانہ بنا دیا ہے اور دونوں جہان سے بیگانہ کر دیا ہے۔

تم نے ہمیں درد و غم میں ڈال کر عجیب کام کیا ہے دل کو غیر سے خالی کر دیا ہے اور مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر میں بٹھا دیا ہے

ایک دن تم نے اپنا رخ انور دکھایا اور زلفیں کھول دیں وہ تو ہی تھا وہ تو ہی تھا جس نے مجھے مستانہ بنا دیا

تو نے اپنا شمع حسن افروز ہے میں نے ایک دم دیکھ لیا اور سوز میں پڑ گیا، مجھے غم نے پروانہ بنا دیا

میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں خودی کو توڑتا ہوں اپنے آپ کو حیرت میں ڈالتا ہوں تم نے مجھے بڑا حوصلہ عطا فرمایا ہے۔

یہ آشکارا ہے تم نے مجھے درد و غم میں ڈال دیا ہے، تیرا ہے۔ تم نے مجھے عیش و عشرت سے بیزار کر دیا ہے۔

هستی تو یا نه ای دل دانستهٔ
ناحق بر باطلت عبث کمر بستهٔ

تو میان نیستی آنچه بود او بود
بهر چه دیوانه وار سرگشتهٔ

دیگر دعوی مکن دم مزن از خویشتن
بیخود باشی اگر او خود سربستهٔ

اول از قول و فعل بگذر از ما و من
گم شدهٔ بعد از آن انا الحق گفتهٔ

کفر کجا دین کجا هر دو برفت از میان
کز من و ما رفتهٔ رستهٔ بگذشتهٔ

سر همین آشکار کرد بت مه عیان
گوش چو منصور زن ای اگر آشفتهٔ

اردو ترجمہ

اے دل! تو جانتا ہے کہ تیرا وجود ہے یا نہیں ہے خواہ مخواہ ایک خیال باطل ——— پر تم نے کمر باندھ لی ہے

تو درمیان میں ہے ہی نہیں جو کچھ ہے وہی ہے خواہ مخواہ کس لئے دیوانہ ہوا ہے۔

پھر ایسا دعویٰ نہ کرنا اور خودی کا دم نہ مارنا تو اگر بے خود ہوگا تو وہ بھی تو ایک سربستہ راز ہے

خودی کو پہلے ترک کر قولاً بھی فعلاً بھی یعنی نہ زبانی دعویٰ کر اور نہ اپنے عمل سے اس کا اظہار کر۔ پھر انا الحق کا نعرہ لگا کر معدوم ہو جا۔

کفر کہاں اور دین کہاں، دونوں درمیان سے مفقود ہو گئے کیونکہ من و ما کو ترک کر کے تو آگے گزر گیا اور آزاد ہو گیا۔

آشکارا نے اس راز کو دنیا میں ظاہر کر دیا اے دوست! تو اگر عاشق ہے تو منصوری نقارہ بجا

اردو ترجمہ

بی یاد حق بکنج نشستن چہ فائدہ
جز حال نکتۂ وحدت گفتن چہ فائدہ

اللہ کے ذکر و فکر کے سوا گوشہ نشینی سے کیا فائدہ، نکتۂ توحید کو بیان کرنے کے سوا بولنے سے کیا فائدہ۔

بی دل برای شہرت ناموس بارہا
در خانقاہ مسجد نشستن چہ فائدہ

اے دل! شہرت اور عزت کی خاطر بار بار مسجد اور خانقاہ میں جانے سے کیا فائدہ۔

با آب دیدہ روی نشستی ز درد دوست
ہر وقت دست و پای شستن چہ فائدہ

دوست کے درد سے جو تیری آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں، اُن سے اگر تو نے اپنا منہ نہیں دھویا، تو بار بار ہاتھ اور پاؤں دھونے (وضو کرنے) سے کیا فائدہ۔

قائم چو قرب او بدلت نیست زاہدا
با ما بگو کہ بازو بستن چہ فائدہ

اے زاہد! اگر تیرے دل میں اس کا قرب جاگزیں نہیں ہوا (یعنی اللہ کا تقرب حاصل نہیں ہو سکا) تو مجھے بتا کہ ہاتھ باندھنے (نماز پڑھنے) سے کیا فائدہ۔

آن یار آشکارا بتو بود مدام
ہر سو بسوی نامہ نوشتن چہ فائدہ

اے آشکارا! محبوب ہر وقت تیرے ساتھ ہے پھر اِدھر اُدھر خط لکھنے سے کیا فائدہ۔

اردو ترجمہ

کردہ چندان عشق او آوارہ‌ام
من چہ ام مسکین یک بیچارہ‌ام

اس کے عشق نے اس قدر آوارہ بنا دیا ہے ورنہ میں کیا ہوں، میں تو ایک مسکین و عاجز ہوں۔

درمیان دریا نشستہ مانندم خشک لب
نیست جز زاری دگر چارہ‌ام

میں بیچ دریا کے رہ کر بھی پیاسا ہی رہا، اب مجھے آہ و زاری کرنے کے سوا اور کیا چارہ ہے۔

در وصالش شد پریشان خاطرم
اشکبار شبنم چون فوارہ‌ام

میں اس کے وصال سے بھی پریشان خاطر ہوں اور فوارہ کی طرح آنسو بہا رہا ہوں۔

میروم در راہ او عمرم گذشت
قطع منزل از یکی نظارہ‌ام

عمر گزر گئی اور میں اس کی راہ ہی میں اس کی تلاش میں چلتا رہا ہوں، منزل تب پوری ہوگی جب اس کا نظارہ ہوگا۔

می کشد از سینہ آہ آشکار
شد دلم در ہجر او صد پارہ‌ام

آشکارا سینہ سے آہ نکالتا ہے کیونکہ میرا دل اس کے فراق میں صد پارہ ٹکڑے ہو گیا ہے۔



اردو ترجمہ

یار بصد شکل عیان آمدہ
ہم بعیان چون بہ نہان آمدہ

محبوب سو شکلیں بدل کر جلوہ گر ہوا ہے۔ ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی ہے۔

دیدہ کشا واقف اسرار شو
کیست ہمان کو بہ بیان آمدہ

آنکھیں کھول اور راز سے آگاہی حاصل کر، وہ کون ہے جو بول رہا ہے

جلوہ نمودار شدہ کو بکو
حسن رخش بہر نشان آمدہ

اس کا جلوہ گلی گلی میں نمایاں ہے اور ہر چیز اور ہر نشان میں اس کے رخ انور کا حسن ہے۔

خلق الاشیاء وہو عینہا
ہست ہمون نام جہان آمدہ

خلق الاشیاء وہو عینہا ہے تو وہی لیکن اسکا نام جہان رکھ دیا ہے

خواست کہ تا ناز و کرشمہ کند
ظاہر اندر شکل بتان آمدہ

اللہ نے چاہا کہ ناز و انداز کیے اس لئے محبوبوں کی شکل میں ظہور پذیر ہوا۔

۱ وحدت و کثرت یکدان آشکار
در دو پنج و چار ہمان آمدہ

اے آشکار! وحدت اور کثرت کو ایک ہی سمجھ دو میں، چار میں اور پانچ میں وہی ہے۔

اردو ترجمہ

عاشقان را حسنش کرد بسی آوارہ
ما فتادیم بکوی شہرش بیچارہ

عشاق کو اس کے حسن نے بہت ہی آوارہ بنا دیا ہے میں اس کے شہر کی گلی میں بیچاروں کی طرح پڑا ہوا ہوں۔

چند ایام ز ہجرش بجہان گردیدم
قطع منزل من گردید زیک نظارہ

میں اس کے فراق میں کئی روز تک دنیا میں آوارہ پھرتا رہا لیکن ایک ہی نظارہ سے میری منزل پوری ہو گئی۔ (یعنی میں اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا)

دل پریشان جگر بریان تن پژمردست
اشکباران ز دیدہ ہمچون فوارہ

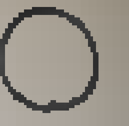
دل پریشان، جگر کباب اور جسم پژمردہ اور آنکھیں فوارہ کی طرح آنسو برسا رہی ہیں۔

گفتم ای یار وصال تو بما چون گردد
گفت مردن بجز این ہیچ نباشد چارہ

میں نے پوچھا اے محبوب! تمہارا وصال مجھے کیسے نصیب ہوگا؟ فرمایا "مرجانا ہے" اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

ای کہ طلبند ہمہ انجا دل شکستہ را
آشکارا اول آنست کہ بود سی پارہ

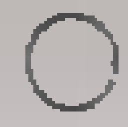
اے دوست! جہاں تو تمام طلب کرتے ہیں وہاں اے آشکار! دل تو دل ہی قبول، وہی ہے جو ٹکڑے ٹکڑے ہو۔



آن یار ما بصورت انسان بر آمدہ
غازی شدہ مقابل میدان بر آمدہ
گر تخت برد آن بدیو و پری بہ
باری دگر بشکل سلیمان بر آمدہ
از عشق آن مو دوبعالم تچنت بال
یانچو صفت تخت ہزاران بر آمدہ
دیدہ جمال خویش بخود مست شد چنان
شیدا بود الم دم حیران بر آمدہ
آن آفتاب حسن بعالم ظہور کرد
یوسف مصر از چہ کنعان بر آمدہ
در حلقہ ولیان تماشا ہمیکند
گاہی شہ آن بہ بتکدہ غیبان بر آمدہ
گاہی بمظہرات محمد علی شدہ
گاہی زکربلائے شہیدان بر آمدہ

اردو ترجمہ

ہمارا محبوب انسان کی صورت
میں آیا ہے، غازی بن کر میدان میں
مقابلہ پر آ گیا ہے۔
کبھی دیو اور پری کے ہاتھوں
سے تخت پر تخت اٹھا کر لے جاتا ہے
اور کبھی سلیمان کی شکل میں ظہور پذیر
ہوتا ہے۔
عشق کی وجہ سے تمام جہاں
میں مقام گیا اور ہنچو بن کر تخت ہزارہ
سے آیا۔
اپنا حسن دیکھ کر اپنے اوپر اس
قدر مست ہو گیا کہ دیوانہ عشق اور
حیران ہو گیا۔
اس آفتاب حسن نے اس دنیا
میں ظہور کیا گویا یوسف علیہ السلام
چاہ کنعان سے نکل کر مصر میں آ گیا۔
کبھی کبھی ناچنے اور گانے
والوں میں شامل ہو کر تماشائی ہوتا
ہے اور کبھی غیبیوں کی محفل میں
آتا ہے۔
کبھی حضور محمد رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم اور علی مرتضیٰ کے ظہوروں
میں صورتوں میں ظہور پذیر ہوتا
ہے اور کبھی شہدائے کربلا کی صورت
میں نمودار ہوتا ہے



دروز عالم بادشاہ عشق سیار آمدہ
گہ مومن گہ مسلم گہ بکفار آمدہ
نعرہ انا الحق زدہ منصور بر دار رسید
تیغ عشقش ناگہان بر شیخ عطار آمدہ
تاکہ از لاہور سرمد رفت در دہلی رسید
سر برانیدہ ز خود تکرار بر دار آمدہ
در طریق عاشقی صنعان برفت از خویشتن
کرد سبحہ بر طرف در زیر زنار آمدہ
شاہ شرف الدین قلندر بو علی سردار عشق
یار قاتل او ببین از ملک تاتار آمدہ
محمد ابن کبرا عبداللہ ہرزی ہر دو یار
قتل شد آن ز تیغ عشق در کار آمدہ
در خراسان بود عاشق نام عبدالخالق
او کہ در مجموعہ علماء ان گرفتار آمدہ
عشق سلطان الفقر با شمس تبریز جنگ کرد
پوست از جسمش جدا کردہ بدیدار آمدہ
خواجہ ابو العباس با منصور بودہ ہم رفیق
اندرین میدان عشقش یار بابار آمدہ
شیخ ہیکل بود در ابتداد تا گرد حلاج
دست شست از زندگانی پس بسر دار آمدہ
صوفی شاہ عنایت در سواد سندھ بود
او ہم از شمشیر عشقش بس نگونسار آمدہ
کشتہ شد کرمل دگر شہید وکیاہی نام او
قاسم و موسیٰ سہاگ ہوش خبردار آمدہ
من کریم من رحیمم شاہ کرمل دم زدہ
آشکارا من کیم او خود باقرار آمدہ

اردو ترجمہ

دونوں جہان میں شہنشاہ عشق
سیار بن کر آیا، کبھی مومن بن کر کبھی
مسلمان بن کر اور کبھی کافر بن کر آیا۔
انا الحق کا نعرہ لگایا اور منصور
بن کر سولی پر پہنچا۔ اچانک اس کے
عشق کی تلوار شیخ عطار کے سر پہ آ گئی۔
شیخ فریدالدین عطار تاتاریوں کے
حملے کے وقت شہید ہوئے تھے۔
ایک تاتاری سپاہی ان کو گھر سے
پکڑ کر مقتل میں لے گیا۔ اس وقت
شیخ سکر اور استغراق کے عالم میں
تھے۔ سپاہی کو دیکھ کر کہنے لگے کہ
"پشمینہ کی ٹوپی پہن کر، کمر سے تلوار

باندھ کر گھوڑے پر سوار ہو کر مشرق سے
آیا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں تجھے نہیں
پہچانتا۔ سپاہی نے کچھ بھی نہیں
سمجھا اور تلوار مار کر شہید کر دیا۔

سرمد جب لاہور سے دہلی
پہنچا تو بحث اور مناظرے سے بیزار
ہو کر اپنا سر کٹوا دیا۔

عاشق کے طریقہ میں صنعان
اپنے کپڑے میں نہیں رہا۔ تسبیح کو ایک
طرف پھینک کر زنار پہن لیا۔

حضرت شاہ شرف الدین بو علی
قلندر (رحمۃ اللہ علیہ) تیر عشق کے سزاوار
ہے۔ کیونکہ اس کا محبوب قاتل ملک تاتار
سے آیا۔

حضرت نجم الدین کبریٰ اور خیدالعد
بھوی جو دونوں دوست تھے، وہ بھی
عشق کے نیزے سے قتل ہو کر کام آ گئے۔

خراسان میں عبدالخالق کے نام سے
ایک عاشق تھے جس کو گرفتار کر کے شاہ کی
مجلس میں لایا گیا۔

سلطان عشق نے شمس تبریزی کے
ساتھ کیا کیا۔ ان کے جسم سے کھال کھینچ کر
جدا کر دی اور اس کی نمائش کرائی۔

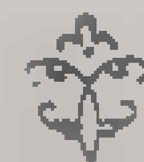
خواجہ ابو العباس منصور کے دوست
تھے عشق کے میدان میں دونوں دوست
اکٹھے آ گئے۔

بغداد میں منصور حلاج کے شاگرد
(مرید) شیخ شبلی تھے۔ انھوں نے زندگی
سے ہاتھ دھویا اور سولی پر چڑھ گئے

صوفی شاہ عنایت ملک سندھ میں
تھے، وہ بھی اس کے عشق کی تلوار سے
ختم ہو گئے۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی عشاق
قتل ہوئے جو بڑے باخبر تھے اور جن
کے نام میں تحریر کیا ہے، قاسم اموسی
بہاک (سبھاگ) ہے

شاہ کرمؒ نے [illegible] کریں، تم
اور کریم ہوں۔ اے آشکارا میں کون
ہیں؟ وہ خود اس کا اقرار کرتا ہے۔



اردو ترجمہ

گشت پیدا لیک ناپیدا شدہ
از یکی دانی کہ صد اشیا شدہ

ظاہر ہوا لیکن پوشیدہ رہا، ایک سے
سینکڑوں چیزیں پیدا ہوئیں۔

تو چرا در بند من وا ماندہ
ہر کہ از خود رفت او آغا شدہ

تو کیوں "من و تو" کی قید میں پڑ
گیا ہے، جس نے اپنی خودی ترک کی وہ
آقا بن گیا۔

این جہان باشد شعاع نور او
جلوۂ حسنش بین کہ او ہر جا شدہ

یہ کائنات اس کے نور کی ایک
شعاع ہے، اس کے حسن کا جلوہ دیکھ،
ہر جا ظاہر ہے۔

آمدہ در صد مظاہر یار ما
صورت مجنون یا لیلیٰ شدہ

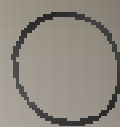
یہ محبوب سینکڑوں منظروں میں
جلوہ گر ہوا ہے کبھی مجنوں اور کبھی لیلیٰ بنا
ہے۔

کثرت از وحدت و وحدت کثرت ست
چونکہ از یک قطرہ دریا شدہ

کثرت وحدت سے ہے اور
وحدت کثرت سے ہے کیونکہ ایک
قطرے نے دریا ہوا ہے

آشکارا در دو عالم گشت یار
ہر کہ نورش دید او شیدا شدہ

اے آشکارا! محبوب دونوں جہان
میں گھوما پھرا، جس نے اس کا نور
(حسن) دیکھا وہ عاشق ہو گیا



دوست ما را صد ہزاران شکل عیان آمده
گاه طفل و گاه پیر و گاه پنہان آمده
گاه کافر گاه مومن گاه مسجد گاه دیر
گاه عیسی گاه موسی گاه عمران آمده
گاه مولا گاه بنده گاه دریا گاه جوی
گاه آدم گاه حوا گاه شیطان آمده
گاه مجنون گاه لیلی گاه محمود و ایاز
گه یهودی گه برهمن گه مسلمان آمده
گاه مینا گاه ساقی گاه ساغر گاه می
گاه مجلس گاه مطرب گه سرایان آمده
خود بخود در گفتگو شد خود بود اندر سکوت
خود علم شد خود معلم خود سبق خوان آمده
خود کند تا خود حیرت خود بسر کرسی نشست
خود [illegible] خود [illegible] آمده
این اشارت شد که تا احمد بہ تسنیم شنو
گفت او لی مع الله کز عرفان آمده
خود انا الحق زد بخود راز خود مشهور شد
خود بخود معنی دلا خود بجولان آمده
خود تماشا کار در بازار خود بازار شد
خود خریدار خود فروشان خود دکان آمده
گرچہ اندر نظاره [illegible] شد به [illegible] هزار
آشکارا ایک نشان صد هزاران آمده

اردو ترجمہ

میرا دوست سینکڑوں صورتوں میں جلوہ گر ہو کر آیا۔ کبھی مختلف شکلوں میں ظہور پذیر ہوا اور کبھی پوشیدہ رہا۔

کبھی کافر بن کر آیا کبھی مومن بن کر کبھی مسجد بن کر اور کبھی مندر بن کر کبھی عیسیٰ بن کر کبھی موسیٰ بن کر اور کبھی عمران بن کر۔

کبھی آقا بن کر آیا کبھی غلام بن کر کبھی دریا بن کر اور کبھی چھوٹا سا نالہ بن کر کبھی آدم بن کر کبھی حوا بن کر اور کبھی شیطان بن کر۔

کبھی مجنوں بن کر آیا کبھی لیلیٰ بن کر کبھی محمود بن کر کبھی ایاز بن کر، کبھی یہودی بن کر کبھی برہمن بن کر اور کبھی مسلمان بن کر۔

کبھی صراحی بن کر آیا کبھی ساقی بن کر کبھی پیالہ بن کر کبھی شراب بن کر کبھی مجلس بن کر کبھی مطرب بن کر اور کبھی گانے والا بن کر۔

کبھی خود ہی بولنے لگتا ہے اور کبھی خود ہی خاموش ہو جاتا ہے کبھی علم و سبق بن کر آتا ہے کبھی استاد بن کر اور کبھی شاگرد بن کر۔

خود ہی [illegible] اور [illegible] بنتا ہے اور خود ہی کرسی و منبر پر بیٹھتا ہے۔ کبھی [illegible] میں لیٹتا ہے اور کبھی [illegible] ہے۔

یہ اشارہ ہوا کہ میں احمد بہ تسنیم کے [illegible] ہوں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ لی مع اللہ بھی فرمایا حضور سرکار کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کا ارشاد ہے کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل (میرے لیے اللہ کے ساتھ ایک ایسا وقت مقرر ہے جس میں کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کی گنجائش نہیں ہے

خود ہی انا الحق کا نعرہ لگایا خود ہی مشہور ہوا [illegible] خود ہی [illegible] خود ہی جولان میں آیا۔

خود ہی [illegible] اگرچہ [illegible] والا ہے اور خود ہی بازار ہے۔ خود ہی خریدار ہے اور خود ہی بیچنے والا ہے اور خود ہی دکان ہے۔

اگرچہ نظارہ میں لاکھوں [illegible] ہیں لیکن آشکارا لاکھوں میں ایک ہی نشان ہے۔



نمودہ رونمائی آں دلبر یگانہ
بصد شکل آمدہ در ہر زمانہ
بصحرا احدیت بکشائی دیدہ
ہماں مرغ و ہماں شد آشیانہ
ہماں ساغر ہماں ساقی ہماں می
ہماں مطرب ہماں چنگ و چغانہ
ہمہ او شد ہمہ او شد ہمہ او
نہادہ تہمتی بر این و آنہ
گہی ابلیس گردد گاہ آدم
گہی معشوق گاہ عاشقانہ
گہی آید بدلق پارسائی
گہی اندر لباس شاہانہ
گہی واعظ کند در منبر
گہی اندر سماع صوفیانہ
بہر سوی بہر رنگی عیانست
تماشا بین بہر جائی گمانہ
صبر کن تصرف ما آشکارا
ز جز عشقش ہمہ دیگر فسانہ

اردو ترجمہ

اس محبوب یگانہ نے اپنا سر الغرض دکھایا ہر زمانہ میں سینکڑوں صورتوں میں جلوہ گر ہوا۔

آنکھیں کھول کر صحرائے احدیت پر نظر کر وہی پرندہ ہے اور وہی آشیانہ۔

ساغر بھی وہی ہے ساقی بھی وہی شراب بھی وہی ہے وہی مطرب ہے اور وہی ساز۔

سب کچھ وہی ہے سب کچھ وہی سب کچھ وہی۔ خواہ مخواہ دوسروں پر تہمت رکھی ہے

کبھی ابلیس کے مظہر میں ظہور پذیر ہوتا ہے کبھی آدم بنتا ہے کبھی معشوق بنتا ہے اور کبھی عاشق۔

کبھی تقویٰ کے لباس (خرقہ) میں آتا ہے کبھی شاہانہ لباس میں۔

کبھی منبر پر کھڑے ہو کر وعظ کرتا ہے کبھی صوفیانہ سماع میں مشغول ہوتا ہے

ہر طرف ہر صورت میں ظاہر ہے تو ہر جگہ اسے دیکھ پر اس کا بل تماشا کر سکتا ہے۔

اے آشکارا صبر کر اسے دیکھ کر اس کے عشق کی ہر بات محض افسانہ ہے۔

بر جمال حسن یار دلم دیوانہ
زینجہان فانی حقا کہ شدہ بیگانہ

کیش و دین رفت ندانم کہ دین ایمان چیست
درد بگزید ہر آنکس کہ شدہ بیگانہ

دور میگر دیدم در ہجر و فراق محبوب
شمع حسنش چو بدیدم دل شد دیوانہ

چہ گویم حال بیان خویش ببین ای زاہد
چون سمندر بمیان آتش شد کاشانہ

شور در عالم افگندہ جادو چشمش
آشنا را ز تن و جان صور شدہ بیگانہ

اردو ترجمہ

محبوب کے حسن و جمال پر میرا دل دیوانہ ہے۔ خدا کی قسم اس جہان فانی سے بیگانہ ہو گیا ہے۔

دین اور مذہب رخصت ہوئے پتہ نہیں کہ دین و ایمان کیا چیز ہے۔ عشق کا درد وہی اختیار کرے گا جو (ہر چیز سے) بیگانہ ہو جائے گا۔

میں محبوب کے فراق میں سالہا سال تک پھرتا رہا۔ اس کے حسن کی شمع کو دیکھا تو دل دیوانہ ہو گیا۔

اے زاہد تو خود دیکھ میں کیا حال بتاؤں۔ سمندر (آگ کے برابر ایک جانور جو سو سال تک آگ جلانے والی جگہ سے پیدا ہوتا ہے) کی طرح میرا گھر آگ کے بیچ میں ہے۔

اس کی آنکھوں کے جادو نے دنیا میں ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ آشنا اپنے جسم و جان سے ضد اور بیزار ہو گیا ہے۔

اردو ترجمہ

گر طلبی عشق او سر بسر دار دہ
از سری بیزار شو سر بسر دار دہ

جامع سر خود مشو بر رسن دار رو
دست ز دو عالم بشو سر بسر دار دہ

رو در بازار عشق باش خریدار عشق
حرف انا الحق بگو سر بسر دار دہ

عاشق افگار شو طالب دیدار شو
پردہ عشقش برد سر بسر دار دہ

آشکارا شو خموش خویش بیکجا فروش
خود بین هرگز مشو سر بسر دار دہ

تو اگر اس کے عشق کا طلب گار ہے تو سر سولی پر چڑھا دے۔ اپنے سر سے لا تعلق ہو جا اور سر سولی پر چڑھا دے۔

اپنے سر کا لالچ نہ کر اور دار رسن پر چل جا۔ دونوں جہاں سے ہاتھ دھو لے اور سر سولی پر چڑھا دے۔

عشق کے بازار میں جا اور عشق کا خریدار بن۔ انا الحق کی بات کر اور سر سولی پر چڑھا دے۔

عاشق دلریش بن اور دیدار کی طلب کر۔ ایک کے عشق کے لئے آہستہ پھر چل اور سر سولی پر چڑھا دے۔

اے آشکارا خاموشی اختیار کر اور اپنے کو صرف ایک جگہ بیچ (یعنی ایک سے تعلق رکھ) خود بین نہ ہو اور سر سولی پر چڑھا دے۔

ردیف الیای

اردو ترجمہ

ای دلا تو هرچه دانی خویشتن را آن کنی
خویش را سلطان کنی یا خویش را دربان کنی

پس بہستی و نیستی اندر بہر تو را
خویش را رحمان کنی یا خویش را شیطان کنی
این تصور کن کہ در اول چہ بودی هوشدار
خویش را جنی کنی یا خویش را انسان کنی

هرچہ هستی او هستی بگذر کہ از شک و گمان
خویش را دانا کنی یا خویش را نادان کنی

گر نمی باور نہ سر پیچی از رہ راستی
خویش را زیرک کنی یا خویش را دیوان کنی

آنکہ میدانی تحقق انا نحن عبدی بود
خویش را ظاهر کنی یا خویش را پنهان کنی

از رجا و خوف بیرون باش ناصر حق کنی
خویش را ای آشکارا در صف مردان کنی

اے دل! تو اپنے آپ کو جیسا تو سمجھتا ہے اسی طرح کر یا تو اپنے آپ کو بادشاہ بنا یا دربان بنا

تو ہستی اور نیستی میں کیسے پڑا ہے یا تو اپنے آپ کو رحمان بنا یا شیطان بنا۔

عقل و ہوش سے کام لے اور دیکھ کہ تو پہلے کیا تھا اپنے آپ کو یا تو جن بنا یا انسان بنا۔

شک و شبہ کو ترک کر تو جو کچھ ہے وہی ہے یا تو اپنے آپ کو عقل مند بنا یا بے وقوف بن جا۔

میرے اوپر اعتبار کر اس سیدھی راہ سے منہ نہ پھیر یا تو اپنے آپ کو عقل مند بنا یا دیوانہ بنا۔

تو جو کچھ سمجھتا ہے وہ آیت "یکتم عبدی تی" کے مطابق ہے یا تو اپنے آپ کو ظاہر کر یا پوشیدہ ہو جا

ناصر نہ بن امید اور خوف کو اپنے دل سے نکال دے۔ اے آشکارا اپنے آپ کو مردان خدا کی صف میں شامل کر

اردو ترجمہ

سر این راہ بیکسی را ای زاہد چہ دانی
نہ بر سرم رسیدہ فر کلہ کیانی

اے زاہد! تو اس طریقہ کو جو بظاہر ہیچ معلوم ہوتا ہے کیا جانے۔ میرے سر پہ اس کی جانب سے شہنشاہی تاج رکھا گیا ہے۔

ما میزنیم نوبت کیخسروی بعالم
ہم بطبل سنجری را کوبم ز کامرانی

میں دنیا میں شاہی نوبت بجاتا ہوں اور سلطان سنجر سلجوقی کی طرح کامیابی اور کامرانی کا نقارہ بجاتا ہوں۔

در ملک مفلسی ما شب روز میگذارم
دانم کہ کیقبادم یا بادشہ درانی

میں دن رات مفلسی کے ملک میں رہتا ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ میں شہنشاہ کیقباد اور احمد شاہ درانی کا ہم رتبہ ہوں۔

آباد کشور دل ہست از محبت او
ہرگز خیال نبود بر مملکت شہانی

میرے دل کا ملک اس کی محبت سے آباد ہے۔ اس ظاہری اور دنیوی بادشاہی پر میری کوئی توجہ نہیں ہے۔

بگذار خویشتن را جان دہ براہ جانان
تحقیق آشکارا تو درمیان نمانی

اپنی خودی کو ترک کر اور محبوب کی راہ میں جان دے دے۔ حتیٰ کہ اے آشکارا تو درمیان میں باقی ہی نہ رہے۔

اردو ترجمہ

دلا بگذر ز شیخی و ز پیری
برو بگزین رسم و رہ فقیری

اے دل! بزرگی اور پیری سے آگے گزر جا۔ جا اور درویشی طریقہ اختیار کر۔

اگر مردم ترا درویش خوانند
مبارک باد خوشتر از امیری

اگر لوگ تجھے فقیر کہیں تو تجھے مبارک ہو کہ فقیری امیری سے بہت بہتر ہے۔

بلا خلل ست مسکینی غریبی
بود پر فتنہ شاہی ہم وزیری

فقیری اور مسکینی میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن بادشاہی اور وزیری میں فتنہ ہے۔

کہ فخر و فقر کی گنجد بیک جا
ولی الفقر فخری را بگیری

کیونکہ فخر اور فقر ایک جگہ کہاں سما سکتے ہیں لیکن تو الفقر فخری کو اختیار کر۔

اجل ہرگز بتو راہی نیابد
کہ موتو قبل موتو گر بمیری

موت تیرے پاس آنے کو راہ کبھی نہیں پا سکے گی اگر تو مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا پر عمل پیرا ہو گا۔

بسی شاعر نہان شد آشکارا
کجا ذوقی کجا رفتہ حقیری

اے آشکارا! کئی شاعر موت کی آغوش میں جا کر نظروں سے پوشیدہ ہو گئے۔ ذوقی کہاں گیا اور حقیری کہاں گیا۔

اگر خود را خدا دانی خدائی
اگر خود را گدا دانی گدائی
اگر دانی تو خود را گلخنی ام
چو خار و خس درون آتش درائی
اگر دانی گلی نازک تو خود را
پس آنگه در گلوی محبوب آئی
بهر جا آنچه بینی جلوهٔ اوست
بگو با من که باقی تو کجائی
تو بیگانه ز نشناس خود را
که با تو یار دارد آشنائی
بود شب روز با تو یار مونس
که فرق مو نمی دارد جدائی
من و مائی نیاری درمیانه
ز قید این چنین خود را رهائی
درون بیرون او شد تو نه ای هیچ
برون شو تو ز قید من و مائی
بگوش دل نصیحت را تو بشنو
بگفتم تا معما را کشائی
خدا مخفی ست در دل آشکارا
که خویش دارد صفائی با وفائی

اردو ترجمہ

تو اگر اپنے آپ کو خدا سمجھے تو
خدا ہے اور اگر گدا سمجھے تو گدا ہے۔
تو اگر اپنے آپ کو آگ کا ایندھن
سمجھے گا تو خس و خاشاک کی طرح آگ
میں داخل ہو جائے گا۔
تو اگر اپنے آپ کو ایک گل نازک
سمجھے گا، تو محبوب کے گلے کا ہار بن جائے گا۔
تو جدھر بھی نظر کرے گا، اسی کا جلوہ
دیکھے گا۔ مجھے بتا کہ تو کہاں ہے۔
اپنے آپ کو پہچان، تو غیر نہیں ہے
کیونکہ محبوب کو تیرے ساتھ محبت ہے۔
محبوب دن رات تیرا مونس و غمگسار
ہے اس قدر کہ بال برابر بھی الگ نہیں ہے۔
تو "من و ما" کو درمیان میں مت
لانا۔ اس قسم کی قید سے آزادی حاصل کرنا۔
اندر باہر وہی ہے تو کچھ بھی نہیں
ہے تو "من و ما" کی قید سے باہر نکل۔
تو میری نصیحت کو دل کے کانوں سے
سن جو میں نے کہا ہے اس معما کو حل کر۔
اے آشکار! اللہ دل کے اندر
پوشیدہ ہے اور بہت ہی صاف، سیدھا
اور باوفا ہے۔

در دل عشاق‌ها این بیقراری تابکی
ناله‌ها فریاد‌ها و زاری تابکی

عقل رفته صبر رفته هوش رفت
در شهر هر کوچه چندین خواری تابکی
از ملامت و ز شکایت سر نمی پیچیم ما
در رهت این دیده‌ها را انتظاری تابکی

وادل عشقت ربود از ما زمام اختیار
اختیارم رفته است بی اختیاری تابکی

ای ز تیغ ناز غمزه عاشقان را میکشی
بر سر مشتاق‌ها این حکم جاری تابکی

از طرف دلدار آمد آشکارا این جواب
کز غم ایام‌ها می شماری تابکی

اردو ترجمہ

عشاق کے دلوں میں یہ بے قراری
کب تک۔ یہ نالے یہ فریادیں اور یہ
آہ و زاری کب تک۔
عقل گئی، صبر گیا اور ہوش گیا۔
شہر کے ہر گلی کوچہ میں یہ خواری کب تک۔
میں ملامت اور شکایت سے منہ
پھیرنے والا نہیں ہوں لیکن تیری راہ
میں آنکھوں کو کب تک انتظار میں رہنا
پڑے گا۔
تیرے عشق کی دلدل نے اختیار
کی باگ میرے ہاتھ سے چھین لی ہے۔
اب اختیار نہیں رہا۔ یہ بے اختیاری
کب تک۔
اے محبوب! تو عشاق کو ناز اور غمزہ
کی تلوار سے قتل کرتا ہے عشاق پر یہ حکم
کب تک جاری رہے گا۔
اے آشکار! محبوب کی جانب سے
یہ جواب آیا کہ تو درد و غم کے زمانہ کو کب
تک یاد کرتا رہے گا۔

این سخن را بدل الیقین دانی
جز محبت ہر ست نادانی
بر سر کوی عشق جان دادن
نبود راه عشق آسانی
لی مع الله از اشارت عشق
آمد از عشق سر سبحانی
ای بجز عشق ہر ہمہ جہل ست
گرچہ صد لک کتاب میخوانی

چون بدل شعلۂ عشق او افتد
نی کفر ماند نی مسلمانی
خاک پای سمند عشق مرا
بر سرم ہست تاج سلطانی
یافتم ره ز راه گم کردن
راه صد قست ز راه ظلمانی

دفتر این جمیع مذہبہا
غرق کردم بآب طغیانی
آشکارا بکن تو در دم خویش
پاس انفاس ذکر ربانی

اردو ترجمہ

اس بات پر دل سے یقین کر کہ محبت
کے سوا جو کچھ ہے وہ بے وقوفی ہے۔
عشق کی گلی میں جان کی قربانی دینی
پڑتی ہے عشق کی راہ آسان نہیں ہے۔
"لی مع الله" عشق کا اشارہ
ہے عشق سے سر سبحانی ظاہر ہوتا ہے۔
اے دوست! عشق کے بغیر سب کچھ
جہل ہے اگرچہ تو ایک کروڑ کتابیں پڑھ
لے۔
جب دل پر عشق کی چنگاری گرتی ہے
تو نہ کفر باقی رہتا ہے نہ مسلمانی۔
عشق کے گھوڑے کے پاؤں کی خاک
میرے سر پر تاج سلطانی کے برابر ہے۔
میں نے راہ گم کرنے سے راہ پائی
ہے۔ یہ سچائی کی راہ ہے ظلمانی راہ
(تاریکی کی راہ) نہیں ہے۔
میں نے تمام مذاہب کے دفتر
سیلاب میں غرق کر دیئے۔
اے آشکار! تو اپنے دم میں
انفاس ربانی کی حفاظت کر

در بینی جمال یار جانی
منظور ست رخ در ہر مکانی
سر و جان و دلی ایثار کردن
بود در راه عشق این نشانی
کنی ناله فغان در راه جانان
ز چشم انتظاری خون فشانی
بزن غوطه درین دریای وحدت
کنی خود را فنا اسی ناتوانی
بصورت بہر روی عیان ست
تو بس او شده در دو جہانی
ہر آنکس رتبۂ منصور خواہد
کند جان را جدا از جسم فانی
ز سربازی نکرده کس درین راه
چنین منصور کرده پہلوانی
ہمون در کسوت حلاج آمد
تسلی یافت عمر جاودانی
بیا ای یار مادر عہد مظاہر
ز دریا موجہا شد بیکرانی

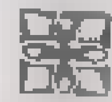
گہی در عشق گفتا رب ارنی
گہی خود باز گفت لن ترانی
احد باشد احد باشد احد او
نباشد اربع و ثالث نہ ثانی
گہی افتاد اندر محنت درد
گہی ہر نوع سازد شادمانی
چہ اول بود و آخر چہ بوده
ہو الظاہر ہو الباطن بخوانی
ہمیں سہ راست تحقیق درست ست
خطا ہرگز نباشد گر بدانی
براه عشق سر ده آشکارا
بجای کشتگان خود را رسانی

اردو ترجمہ

اے اے یار جانی کو حسن جمال
دیکھ اس کا رخ اندر ہر جگہ نمودار ہے۔
سر جان اور دل کو قربان کرنا یہ
اس کے عشق کی راہ کی ایک نشانی ہے
محبوب کی راہ میں آہ و فریاد کر
اور انتظار کی آنکھوں سے خون کے
آنسو بہاؤ۔

دریائے وحدت میں غوطہ لگائے
جس قدر ہو سکے اپنے آپ کو بھول جا۔
محبوب ہر صورت میں اور ہر شے
سے ظاہر ہے اس کی جلوہ گری ہر سو
نمایاں ہے۔
جو شخص منصور کی طرح کا طلب گار
ہو وہ اپنے جسم فانی سے جان کو علیحدہ
کرلے۔
کیونکہ اس راہ میں سر کی قربانی اس
طرح کسی نے نہیں دی جس طرح منصور
نے بہادری دکھائی۔
وہ حلاج کے لباس میں آیا اور قتل
ہو کر حیاتِ جاودانی حاصل کرلی۔
میرا محبوب سینکڑوں منظروں میں
جلوہ گر ہوا دریا سے بے شمار موجیں
اٹھیں۔
کبھی عشق میں "رب ارنی" کہا اور
کبھی خود جواب دیا "لن ترانی"
ایک ہے ایک ہے ایک ہے،
نہ چار ہے نہ تین ہے اور نہ دو ہے۔
کبھی درد و رنج میں مبتلا ہوتا ہے

اور کبھی ہر قسم کی خوشی کرتا ہے۔
جب دل و دماغ تو فکر کرتی ہے۔
ہو الظاہر و الباطن پڑھ یعنی یہ اعتقاد
رکھ کہ اول اور آخر بھی وہی ہے اور
ظاہر و باطن بھی وہی ہے۔
یہی سیدھی سچی اور صحیح راہ ہے
اگر تو سمجھے تو اس بات میں کوئی غلطی
نہیں ہے۔
اے آشکارا عشق کی راہ میں سر
قربان کر اور اس راہ میں جو قتل ہو چکے
ہیں اپنے آپ کو ان تک پہنچا۔



○

اردو ترجمہ

خواہش عشق گر بدل داری
تو بہ صد بار کن ز دینداری

گر دل میں عشق کی طلب رکھتے
تو دینداری سے سو بار توبہ کر۔

ننگ و ناموس زہد و زبان بہ سنگ
این ہمہ نیز ز دست شماری

ننگ اور ناموس کو پتھر پہ مار دے
عشق میں یہ شرم کی باتیں ہیں۔

بگذر از کیش و دین مسلمانی
بس ز ہر دو بگیر بیزاری

مسلمانی کے دین اور مذہب کو ترک
کر تو ان دونوں چیزوں سے بیزار ہو جا۔

ای دل تو سوی خانقہ و مسجد
رو بمیخانہ چون نمی آری

اے دوست اپنے دل کو خانقاہ و
مسجد کی طرف مائل ہے تو میخانہ کی طرف رخ
کیوں نہیں کرتا۔

ملحدانہ ترا سخن گفتم
عفو کن شد ز من گنہگاری

میں نے تجھ سے ملحدانہ والی بات
کہی ہے معاف کرنا مجھ سے خطا ہوئی۔

عقل چون رفت شاہ عشق آمد
مستی کی شود بہشیاری

جب عقل گئی تو بادشاہ عشق آیا،
مستی ہشیاری سے کیسے تبدیل ہو سکتی ہے۔

آشکارا ز عشق در عالم
حاصلت می شود شہریاری

اے آشکارا تجھے عشق سے دنیا
میں بادشاہی حاصل ہو گی۔

○

اردو ترجمہ

بشاہی میزنم نعرہ گدائی
گدائی نیست لیکن خود خدائی

میں بادشاہی میں گدائی کا نعرہ لگاتا ہوں
یہ گدائی نہیں ہے بلکہ خود خدائی ہے۔

بظاہر میکنم خود را گداگر
بباطن تر فزون از بادشاہی

میں ظاہر میں اپنے آپ کو گداگر کہتا ہوں لیکن حقیقت میں یہ گداگری بادشاہی سے افضل ہے۔

بہمراہی نیفتادم ہرگز
جہان رہ میکنم این رہنمائی

میں دنیا کی رہنمائی اس طرح کرتا ہوں کہ خود کبھی بھی گمراہی میں نہیں پڑا یعنی میں اپنی اچھائی کا زبانی دعوی کرنے کے بجائے اپنا عمل پیش کرتا ہوں اور لوگ میرے نقش قدم پر چل کر مجھ سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

نہ مفتی ام نہ قاضی نی بمشائخ
گذشتم از ہمہ کردم جدائی

میں نہ مفتی ہوں نہ قاضی اور نہ پیر میں ان سب سے آگے گزر کر علیحدہ ہو گیا

نباشی آشکارا در خموشی
بجن در راہ جانان جان فدائی

نہ آشکارا خاموشی نہ بیٹھ محبوب کے راستہ میں جان قربان کردے۔

☆

○

اردو ترجمہ

از طرف آن نازنین ای ساربان خوش آمدی
سوی من بیچارہ دامن کشان خوش آمدی

اے ساربان اے اونٹ والا قاصد مرحبا۔ تو محبوب کی طرف سے آیا ہے تو عاجز و مسکین کی طرف چل کر آیا ہے۔ مرحبا۔

بس کہ خوردم زخم از تیغ فراق دلبران
مرہم جان و دلم ای مہربان خوش آمدی

میں نے معشوقوں کے فراق کی تلوار سے بہت زخم کھائے ہیں اے میرے جان و دل کے مرہم اے مہربان مرحبا۔

انتظاری سخت از گشت ہر دم میکشم
حمد میگویم کہ سوی عاشقان خوش آمدی

انتظار موت سے بھی سخت ہے جو میں ہر وقت کرتا رہتا ہوں میں شکر کرتا ہوں کہ تو عاشقوں کی طرف چل کر آیا ہے مرحبا۔

ای مقرب درگہ عالی کہ از فضل و کرم
مرحبا و مرحبا بر بیکسان خوش آمدی

اے بارگاہ عالی کے مقرب جو لطف و کرم فرما کر بیکسوں کی طرف آیا ہے مرحبا مرحبا۔

چون بیک تا جوئی آنچہ [illegible]
آشکارا خوش کہ [illegible] مشتاقان خوش آمدی

جب [illegible] میرے محبوب کی [illegible] تجھے ایک [illegible] تجھے ایک [illegible] تو خوش [illegible] طرف سے قاصد آیا ہے

✻

از دست دلم خسته‌ای شیخ چه فرمائی
از مذهب و دین رسته‌ای شیخ چه فرمائی

نه زاهد نه تقوایم در عالم رسوایم
دایم به هوس بسته‌ای شیخ چه فرمائی

نه مست نه هشیارم اندر ره خمارم
در دنیا دل بسته‌ای شیخ چه فرمائی

من آمدم آنجائی کز پر ز وحشت دنیائی
زخم از جهان خسته‌ای شیخ چه فرمائی

نی سجده نه سجادم در فکر به افتادم
آشفته دل خسته‌ای شیخ چه فرمائی

نی ارض گویائی زو این همه دانائی
تو دیده چنین گفته‌ای شیخ چه فرمائی

نه طامع دنیایم نه طالب عقبایم
عشقش دل بگرفته‌ای شیخ چه فرمائی

انکار همه زشت خاشاک او خارست
باشد یک گلدسته‌ای شیخ چه فرمائی

اردو ترجمہ

اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے میرا دل
میرے ہاتھوں سے چلا گیا اور دین و
مذہب آزاد ہو گیا اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے
میرے پاس نہ مذہب ہے نہ تقویٰ۔

میں دنیا میں رسوا ہوں نہ زاہد نہ تقویٰ والا
ہوا و ہوس چکا ہے زخم ہو چکا ہے اے
شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔

میں نہ مست ہوں نہ ہوشیار ہوں
میرے سر میں خمار ہے دنیا سے دل بندھا ہوا
ہے اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔

میں اس مقام سے آیا ہوں جہاں پر تو
جیسی وحشت ہے میں نے دنیا سے
وحشت لئے ہیں اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔

میرے پاس نہ تسبیح ہے نہ مصلیٰ
میں فکر کے اندر کود چکا ہوں پریشان
و رنجیدہ ہوں اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔

میں نہیں بول رہا ہوں یہ سارا خیال
اسی کا ہے اور جو ہے خود ہی کہتا ہے۔
اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔

میں نہ دنیا کا لالچی ہوں نہ عقبیٰ کا
طالب اس کے عشق نے میرا دل قابو کر لیا
ہے اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے۔

انکار اگرچہ خس و خاشاک نہیں
ہے بلکہ سراپا راز کی راہ ہے۔ یہ ایک
گلدستہ ہے یعنی مختلف اور متعدد چیزوں
کا مجموعہ اے شیخ! تو کیا فرماتا ہے ✡

اگر از خود پرستی خود خدائی
دگر مانی بخود اندر گدائی

تو یکباره گذر کن از خودی خویش
رود آن از میان مائی شمائی

بود این سد اسکندر خودی تو
ازین سد خودی خود را رہائی

درون بیرون یقین دان دل بود حق
چو جمله او شده پس تو کجائی

بذات خود شوی گم آشکارا
برون آئی تو از چون و چرائی

اردو ترجمہ

تو اگر اپنی خودی کو ترک کرے تو خود
خدا ہے اور اگر خودی کو ترک نہیں کیا اور
اپنے نفس میں بند رہا تو تو گدا ہے۔
تو یکبارگی اپنی خودی کو ترک کر۔
تو ما و شما توئیوں سے نجات پائے گا

تیری خودی سد سکندری ہے اس
سد سے اپنے آپ کو آزاد کر۔

یقین کر کہ اندر باہر ہر جگہ حق ہی حق
ہے۔ جب سب کچھ وہی ہے تو تو کہاں
ہے

اپنے آپ کو ذات حق میں جذب
ہو جا "چون" اور "چرا" سے باہر نکل۔

اردو ترجمہ

همی رقصم همی رقصم همی رقصم برسوائی
همه مردم همی گویند بود این شخص سودائی

میں ناچ رہا ہوں ناچ رہا ہوں۔
ناچ رہا ہوں رسوائی کے ساتھ (یعنی لوگ چہ میگوئیاں کرتے ہیں) سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ یہ شخص سودائی ہے۔

شدم دیوانه رفتم زخود ای یار بشنو
بهستی آمدم اینجا برستم من ز دانائی

اے یار سن! میں دیوانہ ہو گیا ہوں اور اپنے آپ میں نہیں رہا ہوں یہاں وجود میں آگیا ہوں اور میں نے دانائی سے آزادی حاصل کر لی ہے۔

زخود نادان شدم باری بموجود دانایم
نی مسلم نی یهودیم نیم کافر نه ترسائی

میں جان بوجھ کر نادان بنا ہوں۔
ورنہ کائنات کے تمام اسرار کا جاننے والا ہوں میں نہ مسلمان ہوں نہ یہودی نہ کافر نہ عیسائی۔

نه ملایم نه قاضیم نه مفتی ام نه امام دین
سناسی نی اداسیم نه جوگی ام نه گوسائی
نباشم میکده هرگز بکف ساغر نمیدارم
نه شیخ من نه شاب من نه طفل من نه برنائی

میں نہ ملا ہوں نہ قاضی نہ مفتی نہ امام دین نہ سنیاسی نہ اداسی نہ جوگی نہ گوسائیں۔
میں نہ میخانہ میں ہوں نہ میرے ہاتھ میں شراب کا پیالہ بھی نہیں ہے میں نہ بوڑھا ہوں نہ جوان نہ بچہ ہوں اور نہ نوجوان۔

نه ملت کیش میدارم ز کل فرقه بیزارم
کجا هر کس کشاید آشکارا راز معمائی

میں کوئی دین اور مذہب نہیں رکھتا میں ہر فرقہ سے بیزار ہوں۔ اے آشکارا! یہ راز ہر شخص کہاں حل کر سکتا ہے۔

اردو ترجمہ

شبی بودیم در خلوت نهانی
بیامد صورتی اندر عیانی

ایک رات میں ایک خلوتکدہ گوشۂ تنہائی میں بیٹھا تھا۔ ایک شخص آیا

بپرسیده زما مارا شناسی
بگو من کیستم با خوش زبانی

اور مجھ سے پوچھا کہ مجھے پہچانتا ہے صاف صاف بتا میں کون ہوں۔

چنین گفتم اورا ای عزازیل
چرا در مکر میکوشی زیانی

میں نے جواب دیا اے عزازیل! خواہ مخواہ مکاری کیوں کرتا ہے۔

ترا بشناختم ملعون باشی
بگفتا پس ببین ای ناتوانی

میں نے تجھے پہچان لیا ہے تو ملعون ہے۔ کہا اے کمزور انسان! اب دیکھنا

چو پس دیدم تا صورت دگر شد
همی آید باهسته جوانی

جب میں نے دوبارہ دیکھا تو ایک دوسری صورت ظاہر ہوئی۔ ایک جوان رعنا تھا جو آہستہ خرامی سے آرہا تھا۔

بگفتا این که می آید کدام ست
بگفتم این خدا باشد یگانی

اس نے پوچھا کہ یہ جوان جو آرہا ہے یہ کون ہے۔ میں نے کہا یہ خدائے یگانہ وواحد ہے۔

بیا باز بین دمی من نظر کن
بامن دبیاشم مهربانی

اس نے کہا پھر دیکھو اور مجھ پر نظر کرو
کیا دوں میں تب مہربانی کروں۔

بدیدم باز دیدم شکل او را
جہان و بود از ذات نشانی

جب میں نے دوبارہ اس کی صورت
دیکھی تو وہ وہی تھی۔

رخوش گفتم او خدا بود
دل دیدم ز چشم انس و جانی

میں نے جب تو خوب کہا تھا وہ
خدا تھا لیکن میں نے اس کو جن آنکھوں
سے دیکھا تھا وہ وہی آنکھیں تھیں جو جنوں
اور انسانوں کی ہوتی ہیں۔

بدستش دیده ام شمشیر عریان
بگفتا سر بده گر عاشقانی

میں نے اس کے ہاتھ میں ننگی
تلوار دیکھی۔ مجھ کو کہنے لگا کہ اگر عاشق ہے
تو سر دے دے۔

ز دیدن عظمتش لرزه فتاده
بزاری آمدم آن دم چنانی

اس کی عظمت دیکھ کر میرے اوپر
لرزہ طاری ہو گیا اور میں اسی وقت آہ
اور زاری کرنے لگا۔

همان دم در دلم آمد تصور
که ای گر سر دهی اندر جهانی

اسی وقت میرے دل میں خیال آیا
کہ اے آشکارا اگر اس دنیا میں سر
دے دے گا۔

تو آن باشی تو آن باشی و باشی
بپایش سر نهادم آن زمانی

تو تو وہی ہو گا وہی ہو گا وہی
ہو گا یہ خیال آتے ہی میں نے اسی وقت
اپنا سر اس کے قدموں میں ڈال دیا۔

بزد شمشیر کرده جسم بسمل
بگفتا خواست بودی تو ز جانی

تلوار ماری اور جسم بسمل ہو گیا
مجھے جان کی معافی چاہتی تھی۔

اگر انکار آن دم تو نکردی
بران دم تیغ بر سر تو بدانی

اگر تو اس وقت انکار کرتا
تیرے سر پر تلوار چلا دیتا۔

تو من بودیم من تو لاشکی بود
ولی رفتاده بودی در گمانی

تو میں تھا اور میں تو تھا
اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن تو
گمان میں پڑا ہوا تھا۔

کنون شمشیر جاری گشت بر تو
نمی باشی تو هم از فاسقانی

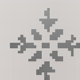
اب تیرے اوپر تلوار جاری ہو
چکی ہے اب تو منکروں کے گروہ میں سے
نہیں ہو گا۔

اگر سر تو جدا از جسم باشد
پس آنگه رحم شد بر تو شهانی

اگر تیرا سر جسم سے جدا ہو جائے تو تیرے
اوپر شاہانہ شفقت ہو سکتی ہے۔

چو کردی سر ظاهر آشکارا
ولی از رمز نطق صد زبانی

اے آشکارا تم نے راز ظاہر کر دیا لیکن
ایسی رمز کے ساتھ جو بخشتی صد زبانی
جو زبانوں سے بولتا ہے یہ کیا خیال ہے



گرد و غبار از خود دور کن تو نور حقی
خود را نه غیر دانی عین ظهور حقی

بیرون درون لو شد از عرش تا ثری هم
آری یقین اینجا باشی حضور حقی

بشناس خویشتن را هرگز نه تو دیگر
انداخته در دو عالم عشق فتور حقی

آنکس بیان کرده در پهلوی زبانی
دیگر مدان تو او را باشد شعور حقی

حبل الورید گفته ای آشکار بشنو
اقرب الیه باشد از تو نه دور حقی

اردو ترجمہ

اپنے اوپر سے یہ گرد و غبار ہٹا دے تو
خدائی نور ہے اپنے آپ کو غیر نہ سمجھ تو تو
ہو بہو خدا کا مظہر ہے۔

اندر باہر اور عرش سے لے کر زمین
کے نیچے تہہ تک وہی ہے۔ بیشک یقینی
بات ہے کہ تو اس دنیا ہی میں خدا کے
حضور میں ہے۔

اپنے آپ کو پہچان تو غیر نہیں ہے۔
سچ سچ عشق نے دونوں جہاں میں فتور
ڈال دیا ہے۔

اس شخص نے پہلوی زبان میں بات
کی ہے تم اسے غیر نہ سمجھو یہ صحیح بات ہے
یہ اشارہ غالباً خواجہ ذہین الدین کی طرف ہے

اے آشکار! اس نے حبل الورید
کہا ہے، وہ اقرب الیہ یعنی شہ رگ سے
قریب تر ہے اور سچ مچ دور نہیں ہے

عشق بی نام و نشان است تو خود میدانی
ذات آن عین عیان است تو خود میدانی

عاشقان رقص کنان بر در تو مخمور اند
گریه و ناله فغان است تو خود میدانی

اندرین درد فراقت عمرم میگذرد
این عیان را چه بیان است تو خود میدانی

زیستن جز تو درین عالم دشوار بسی ست
حالتم بین که چه سان است تو خود میدانی

آشکار است کهن سال بدانی صنما
در خیال تو جوان است تو خود میدانی

اردو ترجمہ

عشق بے نام و نشان ہے تو خود بھی
جانتا ہے اس کا وجود بالکل کھلی ہوئی حقیقت
ہے تو خود بھی جانتا ہے۔

عشاق تیرے دروازے پر خمار کے
عالم میں وجد کر رہے ہیں اور آہ و فغاں اور
فریاد میں مصروف ہیں تو خود بھی جانتا ہے۔

میری عمر تیرے درد فراق میں گزر رہی
ہے یہ ایسی واضح بات ہے جسے بیان کرنے
کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو خود بھی جانتا ہے

اس دنیا میں تیرے بغیر جینا بہت
ہی مشکل ہے میرا حال دیکھ کیسا ہے تو خود
بھی جانتا ہے۔

اے محبوب! آشکار عمر کے لحاظ
سے بوڑھا ہے لیکن تیرے تصور کی بدولت
جوان ہے تو خود بھی جانتا ہے

اردو ترجمہ

از پردہ رو کشیدہ بہ بازار آمدی
ہر کوچہ بکوچہ سیار آمدی

اے محبوب! تو پردہ سے نکل اور
باہر نکل کر بازار میں آگیا ہے اور گلی گلی
میں سیر کرتا پھر رہا ہے۔

در شہر حسن عجب نعرہ زدی
با ما بگو برای چہ بردار آمدی

حسن کی صورت کے جلوہ گر ہو کر عجب
نعرہ لگایا۔ مجھے بتا کہ سولی پر کس سبب
چڑھا تھا۔

ای مرغ ہدہد سلیمان باز تو
از ملک دیگری تو خبردار آمدی

اے ہدہد! سلیمان علیہ السلام کو خبر
دینے والے تو ایک دوسرے ملک کی خبر
لے آیا ہے۔

یوسف شدہ ز چاہ بزمین کردہ ظہور
گشتی عزیز باز خریدار آمدی

یوسف بن کر کنویں سے ظہور پذیر
ہوا۔ پھر عزیز مصر بن کر خریدار ہو گیا۔

مستانہ وار گشت زلیخا بشہر مصر
بودہ نہ دیگری تو خود تو قرار آمدی

مستوں کی طرح زلیخا بن کر شہر مصر
میں پھرا وہ کوئی اور نہیں تھا تو خود ہی
تھا۔

از خانہ خمار جمشیدی چہ لذتی
صنعان شدہ بزیر زنار آمدی

مے فروش کے گھر (میخانہ) سے کیسی
لذت چکھی کہ صنعان بن کر زنار پہن لیا۔

بوی یگانگی ز زلف آشکار باشد
خوشبو گرفت جان ز عطار آمدی

زلفوں سے یگانگی کی بو آئی اور
جان تک پہنچ گئی اور تو عطار کی صورت میں
ظہور پذیر ہوا۔ (شیخ فرید الدین عطار)

اردو ترجمہ

من مست شدم ز مست جامی
دانم نہ حلال نی حرامی

میں ایک پیالے سے مست ہو گیا۔
اب نہ حلال کو جانتا ہوں نہ حرام کو۔

مارا نہ خبر ز کفر و اسلام
از مسجد و خانقاہ سلامی

مجھے کفر اور اسلام کا کچھ پتہ نہیں
ہے۔ مسجد اور خانقاہ کو میرا سلام ہے۔

جائی کہ درآن فتادہ ام من
آنجا نہ صبوح نیست شامی

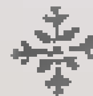
میں ہمیشہ ایسی نماز میں مشغول رہتا
ہوں جس میں نہ سجدہ ہے نہ قیام ہے۔

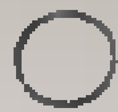
مارا چو کہ دائمون صلوٰۃ است
در وی نہ سجود نی قیامی

میں جس مقام پر ہوں وہاں نہ
صبح ہے نہ شام ہے۔

سرمست شدی تو آشکارا
پس خواجہ بباش نی غلامی

اے آشکارا تو سرمست ہے،
پھر تجھے آقا ہونا چاہیے نہ غلام۔





این جسم طلسمانست ای دل تو اگر دانی
این خانهٔ خیالانست ای دل تو اگر دانی

از خویش نمیگویم این سر حقیقت را
او خود بمقالانست ای دل تو اگر دانی

بگذر ز ورع زاہد خذ راہ محبت را
این راہ کمالانست ای دل تو اگر دانی

گفته است و ہو معکم پس دور چرا دانی
دائم که وصالانست ای دل تو اگر دانی

اشکار گہی یارم آید بجمالاتی
گاہی بجلالانست ای دل تو اگر دانی

اردو ترجمہ

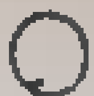
اے دل! تو اگر سمجھے تو یہ جسم ایک طلسم ہے۔ اے دل! تو اگر سمجھے تو یہ خیالات کا مرکز ہے۔

یہ راز جو ایک حقیقت ہے میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ وہ خود بیان کر رہا ہے اے دل! تو اگر سمجھے۔

زاہدوں کی پارسائی کو ترک کر دو۔ محبت کی راہ کو اختیار کر۔ کمالیت کی راہ یہی ہے اے دل! تو اگر سمجھے۔

اس نے خود ہی "وہو معکم" (اور وہ تمہارے ساتھ ہے) فرمایا ہے پھر تو اسے دور کیوں سمجھتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ ہمیشہ ہم سے قریب ہے اے دل! تو اگر سمجھے۔

اے اشکار! میرا محبوب کبھی جمالی بن کر جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی جلالی بن کر اے دل! تو اگر سمجھے۔



اگر عرب و عجم گردی چه کردی
حکایت ہای آوردی چه کردی
بسی اسباب دنیا جمع کردی
چو کوی مردان فردی چه کردی
ز رفتی در پی ہم عاشقان تو
بغیر عشق حق مردی چه کردی
شب و روز خیال تو بعشرت
گذشته عمر بیدردی چه کردی
درون دل تو نباشد ذرهٔ درد
اگرچه صاحب دردی چه کردی
رہا کن سر براہ جانان
نگشته از تو آن مردی چه کردی
ز یک کشور بسوی ملک دیگر
تماشہای خوش بردی چه کردی
غذا دی ز رغذا بس خویشتن را
تنہ تنہای پروردی چه کردی
نہ اشناسی تو خود را اشکارا
نشستمان تو ہی خوردی چه کردی

اردو ترجمہ

تم نے اگر عرب اور عجم گھوم پھر کر دیکھا تو کیا کیا۔ وہاں سے قصے کہانیاں لے کر آیا تو کیا کیا۔

تم نے دنیوی ساز و سامان بہت بڑی مقدار میں جمع کیا اور آج بھی زر و دولت، کما کے نظیر مرد بنا تو کیا کیا

تو عشاق کے پیچھے نہیں گیا تم نے عشق کے بغیر مرد بنا تو کیا کیا۔

دن رات تیرا دھیان عیش و عشرت میں ہے اور تیری عمر اس بے دردی کے ساتھ گزر گئی تو نے کیا کیا۔

تیرے دل کے اندر اب سے درد عشق کا ایک ذرہ بھی نہیں ہے تو صاحب درد بنا تو کیا کیا۔

اپنا محبوب کی روش سے مت اگر تجھ سے یہ مردانگی نہیں برتی گیا۔ ایک ملک سے دوسرے ملک میں اچھے اچھے تحفے لے گیا تو کیا کیا۔

اپنے آپ کو اچھی غذا کی مدد کردیا۔ لذیذ کھانوں سے اپنی پرورش کی تو کیا کیا۔

اے اشکار! تو اگر اپنے آپ کو پہچان نہیں سکا اور جگر کی خستہ روٹی کھائی تو کیا کیا۔

اردو ترجمہ

دلا! یکبارگی خود ہیچ راہ یافتستی
یقین نزدیک تر آن بارگاہ یافتستی

اے دل! اگر تو نے اس رشتہ کا نقشہ سمجھ لیا تو یقین کر وہ بارگاہ بھی جلد تو پا لے گا۔

ہیچ باشی این بود لودن تو آن بودن خدا
تا ازین یک مشت خاک بادشاہ یافتستی

اس کی راہ کا جوڑ ہے کہ تیرا وجود خدا کے وجود کی دلیل ہے اور اس مشت خاک از جسم سے تو اس بادشاہ تک رسائی حاصل کرے گا۔

نیست حاجی دو گواہان منکران توحید او
رہبر تو آمدہ چوں یک گواہ یافتستی

اس کی توحید کے مقام پر دو گواہوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تجھے ایک گواہ مل گیا یعنی مرشد کامل، تو راہ تیرے سامنے ہے۔

خویش را بشناس تا رستہ شوی از ما و من
شاہ شاہان می شوی تاج و کلاہ یافتستی

اپنے آپ کو پہچان تو خودی کی قید سے رہائی حاصل کرے، شاہوں کا شاہ بن جائے گا اور تاج پہن لے گا۔

گر وجود خویش را فانی کنی جاناں شوی
آشکارا در دو عالم عز و جاہ یافتستی

تو اگر اپنے وجود کو فنا کرے گا تو محبوب بن جائے گا اور اے آشکارا دونوں جہاں عزت و عظمت حاصل کرے گا۔

اردو ترجمہ

در پیچ زلف یار گرفتار گر شوی
از قید ما و منی عقدہ جدا شوی

تو اگر محبوب کی زلفوں کی پیچ میں گرفتار ہو گا تو یقیناً خودی سے آزاد ہو جائے گا۔

از خود گذر کنی میان خویشتن میار
ای دل ازیں حقیقت پس باخبر شوی

اپنے آپ سے دستبردار ہو جا اور اپنے کو بیچ میں مت لا۔ اے دل! اس حقیقت سے آگاہ ہو جا۔

بشناس خویشتن را تا کیست چیستی
در راہ رہروان ہمہ بیشتر شوی

اپنے آپ کو پہچان کہ تو کون ہے اور کیا ہے، پھر تمام سالکوں سے رتبہ میں بڑھ جائے گا۔

گر عاشقی ز درد غمش نالہ ساز مکن
از بہر یار روز و شبان منتظر شوی

تو اگر عاشق صادق ہے تو اس کے درد و غم میں آہ و زاری نہ کر اور دن رات محبوب کے انتظار میں رہ۔

این حال عاشقی بود از درد آشکار
جز عشق ہیچ نیست اگر معتبر شوی

اے آشکار! عاشق کا یہ حال درد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر اعتبار کرے تو عشق کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔

اردو ترجمہ

این یار تو آشفتہ تریک بار ما را ساختی
اندر طریق وحدتم ہشیار ما را ساختی

اے محبوب! تم نے مجھے ایک بار مفتون کر دیا اور وحدت کے طریقہ میں باخبر بنا دیا۔

از دین و از دنیای تو ز ایمان و از عقبای تو
از جنت الماوای تو بیزار ما را ساختی

مجھے دین اور دنیا سے اور ایمان اور عقبیٰ سے اور جنت الماویٰ سے بھی بیزار کر دیا۔

ہرگز نہ من دیندارم از ہر ہمہ بیزارم
بیحد اندر ملحدی اظہار ما را ساختی

میں دین دار بالکل نہیں ہوں اور تمام باتوں سے بیزار ہوں، تم نے مجھے بے دینی میں مشہور کر دیا۔

پوشیدہ کردہ رخ تو چرا ای عاشقان را دلربا
از خواب غفلت چون مرا بیدار ما را ساختی

اے عاشقوں کے دلربا! تم نے اپنا رخ اور کیوں چھپایا ہے جبکہ تم نے مجھے خواب غفلت سے بیدار بھی کر دیا۔

در ہر مظاہر سیر تو واحد احد باشی نہ دو
گویندہ تو شنوندہ تو آشکار ما را ساختی

ہر ایک مظہر میں، تمام صورتوں اور شکلوں میں، تو ایک ہی ہے اور تو ہی ایک بولنے والا بھی تو ہے اور سننے والا بھی تو اور آشکار! مجھے بنا دیا، آشکار کے پردہ میں تو بول اور سن رہا ہے۔



اردو ترجمہ

ای دل با یار ہمدم آشنائی میکنی
در دو عالم کن یقین تا بادشاہی میکنی

اے دل! تو محبوب کے ساتھ محبت کرتا ہے، یقین کر کہ تو دونوں جہاں کی بادشاہی کرتا ہے۔

ہیچ شود در پیش سلطان ہم وزیری مرتبت
چون در این شطرنج بازی پیادہ پائی میکنی

تو اگر شطرنج کے اس کھیل میں پیادہ بنتا تو بادشاہ کے سامنے تجھے وزیر کا درجہ ملے گا۔

ور نہ عاشق مست باشی بگذری از قیل و قال
اندرین عالم چرا این پارسائی میکنی

باتوں کو چھوڑ دے اور رند مست اور عاشق بن، اس عالم میں یہ پارسائی کیوں کرتا ہے زندگی رندی اور پارسائی کا آپس میں کیوں تعلق نہیں ہے،

از یکی دانستنی صاحب حقیقت می شوی
گر تو گوشہ گیر از ما و شمائی میکنی

وحدت پر یقین رکھنے سے صاحب حقیقت بن جائے گا، بشرطیکہ "ما و شما" کو ترک کر دے۔

ای جز درد تنہا شد ہیچ راہ آشکار
گرچہ اندر کشف ہم پیمائی میکنی

اے آشکار! درد عشق کے بغیر کوئی راستہ نہیں ہے خواہ کشف کی وجہ سے تو آسمانوں کی سیر کرے۔



اردو ترجمہ

اندرین قالب تو از بہر تماشا آمدی
حسن خود بینندہ خود بادشاہا آمدی

اے محبوب! اس قالب میں تو نظارہ کے واسطے آیا ہے تو فقط اپنے حسن کا نظارہ کرنے کے واسطے انسانی صورت سے گر آیا ہے ورنہ تو تو خود بادشاہ حقیقی ہے۔

گاہ در دلق گدائی گاہ اطلس پوش شاہ
گاہ چاکر گاہ بندہ گاہ مولا آمدی

کبھی فقیروں کی گدڑی میں اور کبھی شاہانہ خلعت میں، کبھی نوکر کبھی غلام اور کبھی آقا بن کر آتا ہے۔

گہ درین عبرت قدم بادشہ شد پاسبان
ہم بدشت کربلا خود باز شہیدا آمدی

کبھی اس عبرت میں کہ بادشاہ چوکیدار بنتا ہے اور پھر دشت کربلا میں شہید کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

گاہ گشتی مصطفےٰ و مرتضیٰ و حسن و حسین
گاہ بر زیر زمین شد گاہ بالا آمدی

کبھی مصطفیٰ اور مرتضیٰ بنتا ہے اور کبھی حسن اور حسین، کبھی زمین پر سیر کرتا ہے اور کبھی آسمان پر ہوتا ہے۔

گاہ اندر خامشی و گاہ در جوش و خروش
گاہ اندر برقع پوشی گاہ پیدا آمدی

کبھی خاموش رہتا ہے اور کبھی جوش و خروش میں ہوتا ہے کبھی پردہ میں ہوتا ہے اور کبھی بے نقاب ہوتا ہے

گہ بیخود گاہ باخود باہمہ گہ بی ہمہ
در لباس احمدی خود آشکارا آمدی

کبھی خودی میں اور کبھی بے خودی میں کبھی سب کے ساتھ اور کبھی سب سے الگ، اور کبھی احمد (حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم) کے لباس میں آشکار بن کر

اردو ترجمہ

اگر تو از خودی رستی بادشہ باشی
وگر تو با خودی ماندی بسی تبہ باشی

تو اگر خودی کو ترک کرے گا تو بادشاہ ہو جائے گا اور خودی نہیں چھوڑے گا تو تباہ ہو جائے گا۔

چو در نقش ہر خاکی شناختی خود را
شدی تو خواجہ ولی بندہ بارگہ باشی

تو جب اس جسم خاکی میں اپنے آپ کو پہچان لے گا تو آقا بن جائے گا لیکن تو پھر بھی بندہ بارگاہ بن کر رہنا۔

پس از شناس اگر بندہ بارگہ نشوی
گواہ ہر دو جہاں شد کہ روسیہ باشی

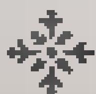
عرفان حاصل کرنے کے بعد اگر بندہ بارگاہ نہیں بنے گا تو روسیاہ ہو جائے گا اور اس پر تیری روسیاہی پہ دونوں جہاں گواہی دیں گے۔

اگر بخواہی آن درجہ بقا باللہ
بکوچہ شہر مدینہ تو خاک رہ باشی

تو اگر بقا باللہ کے درجہ کا طلب گار ہے تو مدینہ کی گلیوں کی خاک بن جا۔

چو آشکارا بدل گشت در رود داده
مبارک است ترا از شہان شہ باشی

اے آشکار! اگر تیرے دل پہ بادشاہ ہے تو تجھے مبارک ہو تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔



ای مرغ کہ از آشیان پریدی
از قسمت آب و دانہ چیدی

آن حرف بگو تو باز پرواز
کہ این جا بس رنجہا کشیدی

فاحببت فقادان اعرف
صد پردہ رازہا دریدی

آن دانہ درد پر غم آلود
خوردی کہ درین مکان رسیدی

بودی تو بسیر لامکانی
امروز بکوچہا دویدی

صد گونہ ہزار نوع لذات
از شیرین و از تلخی چشیدی

آگاہ شدی چو آشنا را
زان کرد دو جہان طمع بریدی

اردو ترجمہ

اے پرندے! تو اپنے آشیانے
سے اڑ کر آیا اور جو آب و دانہ تیری
قسمت میں تھا وہ چگ لیا۔
اب پھر اسی طرف پرواز کر جہاں
سے آیا تھا کیونکہ تم نے یہاں بہت
تکلیفیں برداشت کی ہیں۔
فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ ۔ تو
نے پڑھ لیا تو میں نے اپنا محبوب
بناؤں گا، اس کی بنا پر تم نے رازوں
کے سینکڑوں پردے چاک کر دیئے۔
دہ درد و غم سے بھرپور دانہ
کہ تو اس مکان (دنیا) تک پہنچی۔
تو جس لامکاں کی سیر میں مصروف
تھا۔ اب گلی کوچہ میں دوڑتا پھر رہا
ہے۔
سینکڑوں اور ہزاروں قسم کے
ذائقے تم نے چکھے جو میٹھے بھی تھے
اور کڑوے بھی۔
اے آشنا! جب تو خفیف
حالت سے آگاہ ہوا تو دونوں جہاں سے
امید منقطع کر لی۔

ای یار حبیب تو کجائے
در من تو ہر دم آشنائی

این عرض کنم بحضرت تو
از مرض منی و مارہائی

قربان کنیم جان و تن را
در خانہ ما غریب آئی

در مرض دوئی فتادہ ام من
از یک دانی او بکن دوائی

ای عشق تو حاذق حکیم ست
بہ آشنا آشکار مرض مائی

اردو ترجمہ

اے میرے دوست حبیب!
تو کہاں ہے۔ تم نے تو میرے دل میں ہر
دم بھرا تھا۔
میں تیرے حضور میں یہ عرض کرتا
ہوں کہ تجھے خودی کی بیماری سے نجات
دلائے۔
میں جسم اور جاں قربان کروں گا
اگر تم میرے غریب خانہ پر آؤ گے۔
میں دوئی کے مرض میں مبتلا ہوں
تم توحید الٰہی سے اس کا علاج کرو۔
اے عشق! تو حکیم حاذق ہے۔
آشکارا کو خودی کے مرض سے رہائی
دلا دے۔

اردو ترجمہ

اے کہ مغرور گر تو با خویشتی
نزد آن عارفان بد کیشی

تو اگر مغروری کرے گا تو اہل حق کے نزدیک بد خو اور بد مذہب سمجھا جائے گا۔

گر تو اندر میان خود آئی
از تو دور است اسم درویشی

تو اگر اپنے آپ کو بیچ میں لائے گا تو تجھے درویش کہلانے کا حق نہیں رہے گا۔

چشم عبرت کشا بعالم بین
خطرہ از دل بکش زکم و بیشی

دنیا میں آنکھ کھول کر دیکھ اور کمی اور زیادتی کا اندیشہ دل سے نکال دے

ای حقیقت ترا اثر نکند
چون کہ ہستی تو ساکن بیشی

یہ حقیقت تجھ پر اثر نہیں کرے گی کیونکہ تو جنگل کا رہنے والا ہے۔

آشکارا بیا بصف مردان
گر درین راہ راست دل ریشی

اے آشکارا! اس راہ راست (عشق) میں تو اگر زخم خوردہ دل رکھتا ہے تو مردوں کی صف میں آجا۔

اردو ترجمہ

گر بمیخانہ بادہ می نوشی
صبر بہتر بود بمدہوشی

تو اگر میخانہ میں شراب پیتا ہے تو مدہوشی کی کیفیت میں صبر بہتر ہے۔

نیک و بد را بہ بحر وحدت زن
گر لباس تو فقیری پوشی

نیک اور بد کو وحدت کے سمندر میں ڈال دے، تو اگر فقیرانہ لباس پہنتا ہے

خویشتن را اگر تو محو کنی
بس کہ با یار خود ہم آغوشی

تو اگر اپنے آپ کو محو کرے تو پھر اپنے محبوب سے ہم آغوش ہو جائے گا۔

قصہ افسانہ غیر را بگذار
گر تو در راہ حق ہمی کوشی

تو اگر حق کی جستجو میں ہے تو غیر کی باتیں ترک کر دے۔

آشکارا بباش دیوانہ
مہر بر لب بزن بخاموشی

اے آشکارا دیوانہ ہو جا اور ہونٹوں پر خاموشی کی مہر لگا دے۔

○

اردو ترجمہ

ای در چه هوای دل تو گشتی
بر تو نرسید حال مستی

اے دل! تو کس خیال میں ہے۔ (شاید) تجھ پر وجد اور مستی کی کیفیت طاری نہیں ہوئی۔

داری بنگاه خویش را چون
مشغول شدی بخود پرستی

تو جب اپنی نگہداشت کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تو خود پرستی میں مشغول ہو گیا ہے۔

بیرون بکشی خیال مائی
ماندی تو که مبتلا به هستی

خودی کے خیال کو نکال دے تو اپنی ہستی میں مبتلا ہو گیا ہے۔

سرش بتو آشکار گردد
کز ما و منی چو در گذشتی

تو جب خودی کو ترک کرے گا تو اس کے اسرار تجھ پر منکشف ہوں گے۔

در باغ وجود کن تماشا
سو کعبه چه شد اگر نرفتی

اپنے وجود کے باغ کی سیر کر۔ کیا ہوا اگر تو کعبہ میں نہیں گیا۔

گردد سر فاش آشکارا
از هر دو جهان چو دست شستی

اے آشکارا! اس کا راز ایسے ظاہر ہوگا۔ جب تو دونوں جہاں سے ہاتھ دھوئے گا۔

○

اردو ترجمہ

اول از خود دست چون برداشتی
کن یقین کز هر همه برخاستی

تو جب پہلے اپنے آپ سے بردار ہو گیا تو یقین کر کہ ہر چیز سے بلند ہو گیا (یا لاتعلق ہو گیا)۔

تو نبودی بلکه علم خود بوداد
خویشتن را آنچه می پنداشتی

تم نے اپنے متعلق سمجھ رکھا ہے یہ میں ہوں۔ تو نہیں تھا بلکہ [illegible] تھا۔

چون باین پایه رسیدی حق شدی
پس علم منصور را افراختی

تو جب اس درجہ کو پہنچا تو حق (خود خدا) ہو گیا پھر منصور کی علم بلند کر دیا۔

جامی اندر تحفة الاحرار گفت
از گذشتن خود خدا را یافتی

مولانا عبدالرحمن جامی نے تحفۃ الاحرار میں کہا ہے کہ تو نے اپنے آپ سے گزر جانے کے بعد خدا کو حاصل کیا۔

آفرین باد بر تو بس آشکارا
که آمدی زانسوی آنسو تاختی

اے آشکارا! [illegible] جدھر سے آیا تھا پھر ادھر ہی دوڑتا ہوا چلا گیا۔

اردو ترجمہ

ای مرغ بہ تو آشیانی
پرواز کنندہ لامکانی

اے پرندے! تیرا آشیانہ تو
عرش ہے تو لامکاں سے بلکہ اس سے بھی آگے
کی جانب اڑنے والا پرندہ ہے۔

بشکستہ بال و پر مگر تو
اینجا بچرا چو لنگ مانی

تیرے بال و پر اگرچہ ٹوٹ گئے ہیں
لیکن تو یہاں لنگڑا ہو کر کیوں بیٹھ
گیا ہے۔

زانجا کہ تو آمدے ہمیں جا
زیاد ترا از و نشانی

تو جہاں سے آیا ہے وہاں کی
کوئی بات اور کوئی نشانی وہاں
سے تجھے یاد نہیں رہی۔

در دام صیاد چون فتادی
سیار بودی جمیع سمانی

تو صیاد کے دام میں کیوں پھنس
گیا۔ تو تمام آسمانوں کی سیر کرنے
والا تھا۔

بودی تو کجا کنون کجائی
آن مرتبہ خویشتن ندانی

تو پہلے کہاں تھا اور اب کہاں
ہے تو نے وہ اپنا مرتبہ فراموش
ہو گیا ہے۔

پس یاد کنے مکان اصلی
الحق تو چرا بہ بدگمانی
رخ سوی بقا کن آشکارا
رو باز ازین سرای فانی

تو اپنا اصلی وطن یاد کر، تو کیوں شک
شبہ میں پڑا ہے۔
اے آشکارا! بقا کی جانب
رخ کر اور اس سرائے فانی سے بھی
چلا جا۔

اردو ترجمہ

مرا خوشتر بود حال فقیری
نمیخواہم وزیری و امیری

مجھے فقیر کا حال پسند ہے اور
وزیری اور امیری نہیں چاہتا۔

کنی آگہ دلم را سر توحید
باین بیچارہ آمد وقت پیری

میرے دل کو توحید کے راز سے
باخبر کر دے، اب اس بیچارہ کے
بڑھاپے کے دن آگئے ہیں۔

جہان این ست و جانا موج دریا
بلطف خویش شاہا دستگیری

یہ دنیا ایک بہت بڑا موج پُرشور
دریا ہے اے شہنشاہ! اپنے لطف و
کرم سے میری دستگیری فرما۔

کہ پوشانیدہ ای آن روز دلقم
خیالم نیست بر اطلس حریری

جس دن سے تم نے مجھے خرقہ
(گدڑی) پہنایا ہے اس دن سے مجھے
کبھی ریشم پہننے کا خیال نہیں آیا۔

برہ دیگر طرف رو آشکارا
بزلف خویش کن مارا اسیری

اے آشکارا! دوسری طرف رخ
نہ کر اے محبوب! مجھے اپنی زلفوں کا
اسیر بنا لے۔

اردو ترجمہ

انچہ با دیدہ ہا ہمی بینی
کن یقین آن خدا ہمی بینی

تو اپنی آنکھوں سے جو کچھ بھی دیکھتا ہے یقین کر کہ تو خود خدا ہی کو دیکھ رہا ہے۔

نشود حاصلت مکان توحید
گر عدو آشنا ہمی بینی

تجھے مقام وحدت کبھی بھی حاصل نہیں ہوگا اگر تو دوست کو دشمن کی نظر سے دیکھے گا۔

ہیچ شی نیست جز معیت حق
اشیا عینہا ہمی بینی

کوئی بھی چیز حق کے بغیر اور حق کی موجودگی اور معیت کے بغیر نہیں ہے۔ تو اشیا کا عین دیکھ رہا ہے

آگہی از کجا تو می یابی
تاکہ ما و شما ہمی بینی

تو جب تک "ما و شما" دیکھتا رہے گا۔ آگاہی حاصل نہیں کر سکے گا۔

چون تو گوئی کہ دوست پنہان ست
یار را جا بجا ہمی بینی

تو کس طرح کہتا ہے کہ محبوب پوشیدہ ہے جبکہ اس کو ہر جگہ اور ہر مقام پر دیکھ رہا ہے۔

ہی قدر قربتش نمیدانی
دمبدم دائما ہمی بینی

افسوس کہ تو اس کی قربت کو نہیں جانتا۔ حالانکہ ہمیشہ اور ہر وقت اس کو دیکھتا رہتا ہے۔

آشکارا تو درمیان نہ
با تو او سر و پا ہمی بینی

اے آشکارا تو درمیان میں نہیں ہے۔ وہ تیرے ساتھ ہے اور تو اس کا سراپا دیکھ رہا ہے۔

اردو ترجمہ

ولا بورد وظائف چرا کہ می مانی
مگر چو طفل بباشی و باد نا خوانی

اے دل! تو اوراد و وظائف میں کیوں مصروف رہتا ہے۔ شاید تو بچہ ہے جو وظائف پڑھتا ہے۔

اگرچہ کشف و کرامت بکسب حاصل شد
بغیر درد ہمہ ہیچ نیست گردانی

اگرچہ کشف اور کرامت محنت سے حاصل ہوئے لیکن اگر تو سمجھے تو درد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔

اشارتیست کہ فرمودہ است پیغمبر
نہ آگہ است ترا از رموز من رانی

یہ ایک اشارہ ہے جو حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تجھے "من رانی" کے راز کا پتہ نہیں ہے۔

ہوای کعبہ ندارم نہ خیال بت خانہ
نہ کفر ماند ہمیں جا نہ رہ مسلمانی

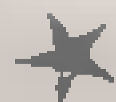
میں نہ کعبہ کی خواہش رکھتا ہوں نہ بت خانہ کی۔ یہاں نہ کفر باقی ہے نہ مسلمانی کے لئے کوئی راستہ بچا ہے۔

خیال خاطر نبود دلق قمم و سنجاب
کلاہ یک تہ بر سر چو تاج سلطانی

میرے دل میں سمور اور قاقم کا کوئی خیال نہیں ہے۔ میرے سر پر ایک معمولی اور یک تہی ٹوپی ہے جو تاج سلطانی کی طرح ہے۔

زعشق کار ما کرد آشکارا بین
درون دل بنہادہ است داغ صنعانی

اے آشکارا! دیکھ عشق نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔ دل کے اندر شیخ صنعان والا داغ رکھ دیا ہے۔



ما راست نصیب عشق و مستی
ای زاہد با تو باد ہستی

ما سیر کنان بکوچہ و بازار
در حجرہ تو روز و شب نشستی

از کنج خودی شوی تو بیرون
بر کذب چرا کمر تو بستی

برگیر رہ شراب خانہ
زیک قدحش تو مست گشتی

آن پیالہ شراب آشکارا
می نوش زاین و آن برستی

اردو ترجمہ

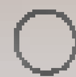
میرے نصیب میں عشق اور مستی
ہے اے زاہد! تجھے تیری ہستی مبارک ہو

ہم گلی کوچہ اور بازار کی سیر کرتا
بھلا تو دن رات حجرے میں بیٹھا رہتا ہے۔

خودی کے گوشے سے نکل کر باہر
آجا۔ جھوٹ پر کیوں کمر باندھی ہے

شراب خانہ کا راستہ لے ایک
پیالہ سے مست ہو جائے گا۔

اے آشکارا اس شراب کا ایک
پیالہ پی لے اور اس سے اور اس سے
آزاد ہو جا۔



از خود اگر رستی کاؤس کیقبادی
بردار خیال از آب و خاکی و نار و بادی
در بحر وحدت ار گم گشت جسم و جانم
شد موج ہای حیرت خیزد ہمی زوادی
جز حق او نگوید از خود بخویش خود
خوانی تو ہم معلم پس در جنون فتادی
از این زبان و دل گر یار آشنا شد
از خیال غیر ہستی وز بار دیگر وادی
بودی مدام ای دل در عیش و عشرت آنجا
شد بیجا کشیدی اینجا چو پا نہادی
جز حق دگر نباشد سر لیست حقیقت
پس آشکار بشنو بر سو منادی

اردو ترجمہ

تو اگر اپنے آپ سے آزاد ہو جا تو
کاؤس اور کیقباد ہے اور چاروں عناصر
ذات سے اپنا دھیان ہٹا لے۔

دریائے وحدت میں میرے جسم
اور جان غرق ہو گئے۔ اب تو وادی
سیلاب کا بگذر ہے ہمہ حیرت کی سیلاب
موجیں اٹھ رہی ہیں۔

ہر بات کہتا بھی وہی ہے اور
سنتا بھی خود وہی ہے۔ تم نے
"فھو معکم" پڑھ لیا ہے پھر بھی
کیوں پڑا ہے۔

اگر محبوب تیرا دوست بن جائے
تو غیریت کی گردن کاٹ دے۔ جب تم
نے اپنا دل اس کو دے دیا تو غیر کے
خیال سے آزاد ہو گیا۔

اے دل! تو وہاں لامکان میں
ہمیشہ عیش و عشرت میں رہتا تھا یہاں
جب سے تم نے قدم رکھا ہے سینکڑوں
تکلیفیں اٹھائی ہیں۔

حق کے بغیر اور کوئی نہیں ہے
اور یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے پھر
اے آشکارا سن اور اس حقیقت
کا ہر جگہ اور ہر جانب اعلان کر دے۔



اردو ترجمہ

مستی بتو بیاید بگذر ز قید ہستی
رستی ز خود پرستی چون پس با خدا نشستی

تو خودی کی قید سے چھٹکارا حاصل کرے تو تجھ میں مستی پیدا ہوگی تو جب اپنے آپ سے دست بردار ہوگا تو خدا کا تقرب حاصل کریگا۔

در بحر غرق سازی این دائرۂ دوئی را
گفتی بکن توبہ کردم از خیال خود پرستی

دوئی کے دائرہ کو دریا میں غرق کرے اور اقرار کر کہ تم نے خود پرستی کے خیال سے توبہ کر لی۔

سر دہ براہ جانان خود در میان نیاری
جستی چو راہ حق را از خود چو دست شستی

محبوب کی راہ میں اپنا سر قربان کرے اور اپنے آپ کو بیچ میں مت لا۔ جب تو اپنے آپ سے ہاتھ دھو لے گا تو راہ حق کو پالے گا۔

گر خاطرت پریشان باشد بحول و حرکت
تختی دل تو بشکن بار یک رہ درستی

تیرا دل اگر واپسی اور حرکت کے لئے پریشان ہو تو دل کی تختی توڑ دے اور سختی کی راہ اختیار کر۔

رو در خویش مما بی اندر مغان پیری
سستی مکن تو ہرگز گر عاشق الستی

پیر مغاں کے در سے منہ نہ پھیر۔ تو اگر عاشق الست ہے تو اس میں غفلت نہ کر۔

ایمان کفر چہ باشد چہ دین ملت اینجا
رستی زکیش و مذہب چون این کمر ببستی

ایمان اور کفر کیا ہے اور دین اور ملت کی یہاں کیا وقعت ہے جب تو کمر باندھے گا تو دین اور مذہب سے آزاد ہوگا۔

کاری بجد غایت حاصل شود ترا
پستی ست در بلندی بالا شوی ز پستی

تیرا مقصد تیری مرضی کے مطابق تجھے حاصل ہوگا۔ غرور کا نتیجہ ذلت ہے تو اس ذلت سے بالاتر ہو جا۔

بگذر ازین جدائی گر خود کنی گدائی
خوشتر زنار کفرت گر از گلو گسستی

اس جدائی و غیریت سے آگے گذر جا، خواہ تجھے گدائی کرنا پڑے۔ بہتر ہے کہ اپنے گلے سے کفر کا زنار توڑ کر پھینک دے۔

اینجا عقل نماند چہ فہم چہ فراست
پنہاں و آشکارا حرف از سلوک گفتی

یہاں عقل، فہم اور فراست نہیں رہ سکتے۔ لے آشکارا یا تم نے پوشیدہ خواہ ظاہر سلوک کی بات کی ہے۔

اردو ترجمہ

تو بہر کار با خدا باشی
نہ بہ یک دم از او جدا باشی

تو اگر ہر کام میں خدا کو یاد کرے تو ایک گھڑی بھی اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔

نیک شد کار با تو روزی دہد
نہ پشیمان نہ خوش دلا باشی

تجھے ہر قسم کے معاملات در پیش آئیں گے اچھے بھی اور برے بھی تجھے نہ پشیمان ہونا اور نہ خوشی منانا۔

ور بہ بد با تو شد پشیمانی
تو لائق ہمیں ولا باشی

اگر برے کام کی وجہ سے تجھے پشیمانی لاحق ہوئی تو تو دوستی اور محبت کے قابل نہیں ہوگا۔

ور بہ نیکی شوی تو خرسند
پس نہ در مرتبہ علا باشی

اور اگر تو اچھے کام پر خوش ہوتا تو بلند رتبہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ اچھائی اور برائی سے تیرا لیے نفع اور نقصان

نیک و بد ہر دو گر ہمو آید
آشکارا چہ مرحبا باشی

اگر تجھے اچھائی اور برائی دونوں پہنچے تو اسے آشکارا مرحبا اور خوش آمدید کہہ۔



اردو ترجمہ

یار با یاد اہل و من بیقرارم ہای ہای
قرب با من بعد دانم گریہ زارم ہای ہای

محبوب میرے ساتھ ہے اور میں بیقرار ہوں۔ افسوس صد افسوس۔ میں قرب کو دوری سمجھتا ہوں اور زار و زار روتا ہوں۔ افسوس صد افسوس۔

ہمدم موجود باشد آنکہ در ہر کار ما
پس ندانم از چہ علت شکبارم ہای ہای

جو ہر وقت موجود ہے اور ہر کام میں ساتھ ہے پھر پتہ نہیں کہ میں روتا کیوں ہوں۔ افسوس صد افسوس۔

نالہا فریاد دارم روز و شب در غربتم
نیست دیگر کس در اینجا خویش یارم ہای ہای

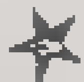
میں آہ و فریاد کرتا رہتا ہوں اور دن رات غربت میں ہوں۔ یہاں اور کوئی نہیں ہے میرا ساتھی آپ ہوں۔ افسوس صد افسوس۔

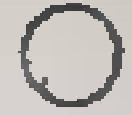
ہو سمیع و ہو بصیر و ہو علیم و ہم کلیم
جملہ او باشد درین شکی نیارم ہای ہای

وہی سمیع و بصیر ہے اور وہی علیم اور کلیم ہے۔ سب کچھ وہی ہے اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ افسوس صد افسوس

نی مراد دیگرے بدان غیر خدا من نیستم
اندرین عالم بنام آشکارم ہای ہای

مجھے غیر کچھ نہیں خدا کے سوا اور کوئی نہیں۔ جملہ میں اس دنیا میں آشکار نام سے کرتا ہوں۔ افسوس صد افسوس۔





اردو ترجمہ

دوستی پیر ما بستندی
یک دم از مردمان رستندی

میرے پیر ستوں کے دوست ہیں، ایک گھڑی کے لیے بھی ان کو لوگوں سے فرصت نہیں ملتی۔

نی خودند رو بہ بے دردان
طالبان را لیے بجستندی

وہ بے دردوں کی طرف توجہ نہیں کرتے جو سچے طالب ہیں ان کو بہت تلاش کرتے ہیں۔

چون دلش موج عشق تر بزند
از سلوک سخن بگفتندی

جب ان کے دل میں عشق کی موج اٹھتی ہے تو سلوک کی باتیں کرتے ہیں۔

گاہ اندر رکوع سجدہ نماز
گاہ از خود بدون بر فتندی

کبھی رکوع میں ہوتے ہیں کبھی نماز کے سجدہ میں کبھی بے خودی کی کیفیت میں۔

گاہ در وصل خرم و خوشنود
گاہ در درد ہجر افتندی

کبھی وصل میں خوش و خرم رہتے ہیں اور کبھی درد فراق میں مبتلا ہو جاتے ہیں

بہ مریدان مجلسش ہمہ روز
اولین پاس شب بخفتندی

دن بھر مریدوں کے ساتھ مجلس کرتے ہیں اور گوہر بے بہا پھینکتے رہتے ہیں (یعنی سلوک اور عرفان کے نکتے بیان فرماتے ہیں)

چون شدندی ز خویشتن بیخود
در عبادت کمر بہ بستندی

جب اپنے آپ میں رہتے اور بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے تو عبادت کے لئے کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔

ہر کہ مائل بطرف دنیا بود
آن خیال از دلش بشستندی

جو شخص دنیا کی طرف مائل ہوتا اس کے دل سے یہ خیال دھو دیتے۔

دیدہ در پای خویش کردندی
چون براہ گذر گذشتندی

جب راستے سے گذرتے تو اپنی آنکھیں نیچی رکھتے۔

ہر کہ پر درد عشق مے آمد
خوش باد دلپسند ہستندی

جو عاشق دردمندان کے پاس آتا تو خوش ہوتے اور اس کو دل سے پسند کرتے۔

آشکارا کہ چون سرود شدی
اندرون گریہ زار گشتندی

اے آشکارا جب سماع ہوتا تو زار و زار روتے۔

مستزادات

آن کیست کہ در صورت انسان بر آمد
آن عین عیان بود

از غمزہ و از ناز بجولان بر آمد
آن شاہ جہان بود

موسیٰ شد بر طور مناجات ہمے کرد
از بیخودی افزون

از خود شدہ بی سر و سامان بر آمد
این سر نہان بود

در دست یکی چوب عصا داو بر جنگ
از قدرت و حکمت

از طرف دگر نیزہ ہزاران بر آمد
در نالہ فغان بود

در حکم یکی بود چہ دیو و چہ پری
ہم باد بفرمان

تختی بہوا نام سلیمان بر آمد
این جملہ آن بود

بی پدر شدہ پیدا نام ست مسیحا
بر او صد تہمت طعنہ

قدوس بد از جان جانان بر آمد
سیاد زمان بود

کرار شد خود بذو الفقار نمودار
آن عیر قتل کرد

یک سر شدہ از صف مردان بر آمد
آن پیر جہان بود

آن حسن کدام ست کہ بازار شہر مصر
بیع کردہ ہر کس

یوسف شدہ از کشور کنعان بر آمد
عالم بہ گمان بود

خونریز شدہ خویش ببین کار چہا کرد
ہیہات صد افسوس

تا گر شدہ غازی سر میدان بر آمد
با نام و نشان بود

دگر و تماشای چہ در صورت آدم
گہ دوست گہی دشمن

دیگر بودہ خود خود شیطان بر آمد
دانی کہ چنان بود

بر غنچہ عاشق شدہ از خویشتن رفت
برگشتہ ز دین خود

در دین ترسا نام صنعان بر آمد
ہر دانہ زبان بود

گاہے بسر دار زدہ نعرہ انا الحق
در مظہر منصور

اظہار نمودہ سر قربان بر آمد
از خود سلطان بود

شمس الحق تبریزی بلا یا کی بہ پیشہ
پختہ زدہ دل او

بکشید برون از سر سلطان بر آمد
دانم کہ ہمان بود

بیرون و درون او شدہ نیست دگر کس
آشکار عجب ماند

خود جسم خود اسم و خود جان بر آمد
این از کہ بیان بود

اردو ترجمہ

وہ کون ہے جو انسان کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ وہ خود ہی ظہور پذیر ہوا تھا۔

وہ کون ہے جو غمزہ اور ناز سے جولان میں آیا۔ وہ خود اس کائنات کا بادشاہ تھا۔

موسیٰ بن کر کوہ طور پہ مناجات کرتا رہا۔ بے خودی میں اور بہت زیادہ۔

محویت کی کیفیت میں بے سرو سامان آیا۔ یہ راز مخفی تھا

ہاتھ میں ایک لکڑی کا عصا لڑنے کے واسطے دے دیا۔

اپنی قدرت اور حکمت سے

دوسری جانب سے ہزاروں نیزے مقابلہ پر آ گئے۔

(پھر) آہ و فریاد کر رہا تھا

وہ کون سا حسن تھا جو مصر کے بازار میں۔

ہر شخص کے ہاتھ پر فروخت ہونے لگے

یوسف بن کر کنعان سے آیا

سارے دنیا قیاس اور گمان میں پڑ گئی

ایک کے حکم میں تھے کیا دیو اور کیا پری۔ ہوا بھی تابع فرمان تھی

تخت ہوا میں اڑ رہا تھا سلیمان نام رکھ کر آیا۔ یہ سب وہی تھا۔

بغیر باپ کے پیدا ہوا اور مسیحا نام رکھا۔

اس پر سینکڑوں تحسین اور صدقے
دراصل وہ پاک تھا محبوب بن کر آیا تھا
دنیا کی سیر کا خواہشمند تھا
حیدر کرار بن کر ذوالفقار کے ساتھ
خودار ہوا۔ غیروں کو قتل کیا۔
تن تنہا مردوں کی صف میں داخل
ہو گیا۔ وہ دنیا کا رہبر تھا۔
تو دیکھ خود ہی خونریز بن کر کیسا
ہو گیا۔ افسوس صد افسوس
پھر اچانک غازی بن کر بر سر میدان
آ گیا۔ اور عزت اور شہرت حاصل کی۔
آدم کی صورت میں کیسا تماشہ
دکھایا۔ کبھی دوست کبھی دشمن
دوسرا کوئی نہیں تھا خود ہی
ابلیس بن کر آیا تھا۔
یقین کر کہ یہی بات تھی۔
آتش پرست کے لڑکے پر عاشق
ہو کر اپنے سے قتل کیا۔

اور دین سے پھر گیا۔
پھر عیسائیوں کا دین قبول کر
کے منعان کی صورت میں ظاہر ہوا۔
یہ بھی صورت نقصان کی بات تھی۔
کبھی سولی پر انا الحق کا نعرہ لگایا۔
منصور کی صورت میں
اپنے سے کام لے کر سر قربان کر دیا
وہ خود بادشاہ تھا۔
شمس الحق تبریزی کو ننگے پاؤں
اور درد مندوں کے ساتھ
تبریز سے نکال کر ملتان لے آیا
میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود ہی تھا۔
نہ باہر نہ ہے دوسرا کوئی نہیں
ہے۔ پھر آشکار کہاں باقی رہا
خود ہی جسم ہے خود ہی اسم اور خود
ہی جسم ہے۔
یہ میں کون بیان کر رہا ہے

آن یار کہ در صورت انسان برآمد — شد احمد مختار
ہم صف شکن لشکر سلطان برآمد — یا حیدر کرار
در حکم ہمہ دلیری باد و چہ مرغان — بخشش ہوا برد
با حشمت و زنام سلیمان برآمد — در عالم سیار

خود بودہ محمود ایاز خود ہم بود — تا کس نشناسد
سلطان درون حلقہ غلامان برآمد — شد بندہ بیک بار
بر سبحہ بدل کردہ زنار ہمان کس — از دین خود برگشتہ
ترسا شد در مظہر نعمان برآمد — خود خانہ خمار
خود مصر عزیز خود بازار گرم کرد — خود را بخرد شید
یوسف شد از کشور کنعان برآمد — خود گشت خریدار
او بود کہ بر دار بزد نعرہ انا الحق — دانی کہ خدا بود
در صورت منصور بجولان برآمد — سر داد بدستار
خود شیث خود نوح خلیل خود داؤد — خود عیسیٰ مریم
خود آدم حوا خود شیطان برآمد — خود نار و گلزار
خود بود کہ در جنگ ہمی کرد قتال — با تیغ ستمگر
پر خون زمین شد شہ مردان برآمد — ہر کوچہ و بازار
آشکار کجا ماند ہمان جلوہ گری کرد — ہر جا بجا
خود والہ و شیدا خود حیران برآمد — چہ مست چہ ہشیار

اردو ترجمہ

وہ محبوب جو انسان کی صورت میں
جلوہ گر ہوا
احمد مختار بنا
پھر لشکر کی صف میں تیغ سلطان
بن کر آیا
وہ حیدر کرار تھا
دلیری کا ہوا اور پرندے تابع
فرمان تھے

اس کو تخت ہوا پر بٹھا کے ہوا تھا
حشمت اور دبدبہ کے ساتھ سلیمان
دکھ کر ظاہر ہوا۔
دنیا میں سیر کرنے کے لیے۔
محمود بھی خود ہی تھا اور ایاز بھی
خود ہی تاکہ کوئی پہچان نہ سکے۔

گفتا بہ یکی دانی باشی بتصور
گفتا بکجی تو بہ از زہد ریائی
گفتا ہمدم باش بپاس الانفاس
گفتا خود دریاست نہ موج ست فنائی
گفتا خود بشناس مبین غیر خدا را
گفتا بصف مردان تو زود بیائی
گفتا نزدی نعرہ بہاستے تو خبردار
گفتا بصبر باش مکن چون تو ترائی

گفتم لعنایت تو
گفتم کہ این بستم
گفتم ز بحر موجی
گفتم ہمہ سر گشتم
گفتم آشکارم
گفتم من لاشتم
گفتم نہ خبر مارا
گفتم چہ من آشفتم

اردو ترجمہ

ایک دن مجھ سے محبوب نے کہا کہ تو کہاں ہے۔ میں نے کہا میں تیرے ساتھ ہوں۔
کہا ہمیشہ زندگی بھر کس کے خیال میں رہا ہے۔ میں نے کہا میں تجھ بہت بولا۔
محبوب نے کہا کہ مجھے اپنے سے جدا نہ سمجھ۔ میں نے بالکل درست۔
کہا کہ یقین کے ساتھ ما و شما کو ترک کر۔ میں نے کہا کہ میں خودی سے آزاد ہو گیا۔
محبوب نے فرمایا خودی خدا کی تجھے جانے نہیں دے گی۔ میں نے پوچھا کیسے۔

کہا اگر تیرا وجود باقی رہا تو تو قرب حاصل نہیں کر سکے گا۔ میں نے کہا میں نے اپنی ہستی کو ترک کیا۔
محبوب نے فرمایا ایک جاننے کے خیال میں رہنا۔ میں نے کہا یہ تیری مہربانی سے ہو گا۔
کہا ریا کاری کی پارسائی سے توبہ کر۔ میں نے کہا میں تیار ہوں۔
محبوب نے فرمایا اور پاس انفاس کے ساتھ رہنا یعنی پاس انفاس کی پابندی کرنا۔ میں نے کہا پاس انفاس دنیا کی ایک ...

پادشاہ تھا لیکن غلاموں کے حلقہ میں آیا اور ایک بار غلام بن گیا۔
عیسیٰ کو زندہ سے چل دیا۔
دین سے منحرف ہو گیا
عیسائی بن کر صنعان کے مظہر میں ظہور پذیر ہوا۔ اور خودی نے غزنوی بنا
خودی خواجہ مصری تھا اور خودی خریدار بنا اور اپنے آپ کو بیچ دیا
یوسف بن کر ملک کنعان سے آیا
اور خود ہی خریدار بنا
وہ وہی تھا جس نے سولی پر انا الحق کا نعرہ لگایا۔
یقین کر کہ وہ خود خدا تھا
منصور کی صورت میں پابزنجیر ہو کر آیا۔ دستار کے ساتھ سر دے دیا

خودی شیث تھا خودی نوح خود ہی خلیل اور خودی داؤد
خودی عیسیٰ بن مریم
خودی ہی تو ہی تھا اور خودی جیسیں بن گیا اور خودی تھی ذرگذار
وہ خودی تھا تو میدان جنگ میں قتال میں معروف تھا شمشیر ... ساتھ
زمین ... سے ... اور شاہ ... بن کر ... ہوا۔ ...
آشکارا ... باقی رہا ... نے خودی
تیرہ گری فرمائی ہر جگہ ...
خودی عاشق خودی معشوق ... خود ہی حیران بن کر آیا۔
کیا مستی میں اور کیا ہوشیاری میں کیا۔

یک روز مرا یار بگفتا کہ کجائی
گفتا ہمہ عمر بگو در چہ ہوائی
گفتا کہ مرا از خود تو دور نہ دانی
گفتا بیقین بگذر از ما و شمائی
گفتا نہ بدراہ خودی سوی خدا ہست
گفتا اگرت ہستی نزدیک نیائی

گفتم بتو ہستم
گفتم بتو مستم
گفتم کہ بر حق ست
گفتم ز خودی رستم
گفتم بہ چگونہ
گفتم ز ہمیں رستم

کہا پاس انفاس تجھ دور ہے قیا
ہونے والی موج نہیں ہے۔ میں نے
کہا میں بالکل تیار ہوں۔
محبوب نے فرمایا اپنے آپ کو پہچان
غیر خدا کی طرف نہ دیکھ۔ میں نے کہا
میں آشکار ہوں۔

کہا مردان خدا کی صف میں جلدی
شامل ہو جا۔ میں نے کہا میں غلام ہوں۔
محبوب نے فرمایا خبردار نعرہ نہیں لگانا۔
میں نے کہا تجھے کوئی خبر نہیں ہے۔
کہا صبر کر اور چون چرا نہ کر۔
میں نے کہا کہ میں سر پھرا ہوں۔

آن نیست دل کہ اندر وی غم نرسیدہ — آن دل چہ خراب ست
کز درد یکی جرعہ محبت نہ چشیدہ — محروم شراب ست
ہر سو بدود بر طرف ردم چہ شامی — ہم ہیچ نکردہ
ہیہات بر آنکس کہ شہر عشق ندیدہ — در پردہ حجاب ست
جز درد اگر زہد عبادات کند کس — بیہودہ شدہ عمرش
باشد دل خوش آنکہ ہمان عشق خریدہ — آن دل کہ کباب ست
شور عشقش در دل منصور بیفتاد — بزدہ نعرہ انا الحق
بر دار بسر دار ہمین گفتہ شنیدہ — یار آن بر کباب ست
آشکار ہمان دیدہ تو تر کہ بدیدار — در ہر ہمہ لحظہ
از دیدن غیری کہ ہمان طمع بریدہ — کہ آن چشم پر آب ست

اردو ترجمہ

وہ دل، دل ہی نہیں ہے جس کے
اندر غم کا گزر نہیں ہے۔ اس دل
کی دنیا کس قدر ویران ہے۔

کیونکہ اس نے درد و محبت کا ایک
گھونٹ بھی نہیں پیا۔ اور شراب
محبت سے محروم رہا۔

جدھر چاہے اُدھر جائے، روم کو
جائے یا شام کو جائے۔
اس نے کچھ بھی نہیں کیا
اس شخص پر افسوس ہے جس نے
عشق کا شہر نہیں دیکھا۔
وہ ایسا شخص پوری دنیا دیکھنے
کے باوجود پردۂ حجاب میں ہے۔
جو شخص عشق و محبت کے بغیر
عبادت و ریاضت کرتا ہے۔
اس کی زندگی بے کار ہے۔
جو دل متاع عشق کا خریدار ہے
وہی مطمئن اور مسرور ہے
اور وہی دل، دل ہے جو سوز

عشق سے جل کر کباب بن چکا ہے۔
منصور کے دل میں محبوب کے
عشق کا ولولہ پیدا ہوا۔
اور اس نے انا الحق کا نعرہ بلند کیا
سولی پر چڑھا اور جان دے دی اس کا
یہ نعرہ میں نے اس وقت سنا تھا
جب وہ سولی پر جانے کیلئے تیار تھا
اے آشکار! وہ آنکھ کس قدر
خوش قسمت ہے جو ہر وقت
دیدار یار سے فیض یاب رہتی ہے۔
اور یہ وہی آنکھ ہے جو غیر پر نظر
ڈالنے سے احتراز کرتی ہے۔
اور ہمیشہ پر آب رہتی ہے۔

آن راز نہان از لب منصور عیان شد — بردند بسر دار
این نعرہ شنیدہ ہمہ عالم بگمان شد — لیکن بہ خود یار
آن کیست کہ ناگاہ بزد کوس انا الحق — حلاج نبودہ
دانی کہ بہ تحقیق ہم از شاہ شہان شد — این رمز ز اسرار
برخاست یکی موج از آن دریا خونی — در گونا گونی
در بیخودی آورد ہمان را کہ نہان شد — از بہر ہمہ بیزار
یک دیوان گفتہ حق ظاہر شد لمرز — در خندہ سر افگندہ
بیخود ہمہ گشتند از این کہ بیان شد — چہ مست چہ ہشیار

او باز دگر گفت خدا را کہ بہر قتل — محکم بگرفتندش
ہی ہای کنان پا سر بازار دوان شد — وای صد وای اشکبار
اول ببریدند دو دستش پس ازان سر — از وی خون چکیدہ
افتاد چو خونش بزمین تیز دوان شد — رو کرد ببازار
از ہر قطرہ خون اسم اللہ مقرر — چون کاتب بنوشتہ
ہر کس در حیرت ہمہ سرگردان شد — چہ دیدار پدیدار
آوازہ انا الحق ز سرش می شد ہر دم — از جسم جدا بود
آن بود ہمان بود غوغا بجہان شد — خود بودہ تکرار
در آتش سوزان شدن جملہ خلائق — پس اندر دریا
از بحر انا الحق انا الحق عیان شد — آشکار حق اظہار

اردو ترجمہ

وہ راز جو کبھی منصور کے منہ سے ظاہر
ہوا۔ اس کو سولی پہ لے گئے۔
یہ نعرہ سن کر ساری دنیا قیاس و
گمان کرنے لگی۔ لیکن تھا وہ خود محبوب۔
وہ کون ہے جس نے اچانک
انا الحق کا نقارہ بجایا وہ محتاج نہیں
تھا۔
یقین کر کہ وہ خود شہنشاہ (خدا)
سے سرزد ہوا تھا یہ راز ہے۔
ایک موج اٹھی دریائے خونی سے۔

جو گونا گوں تھی۔
جس کو بے خودی میں سے آئی،
وہ ہر چیز سے بے زار ہو گیا
ایک دیوانہ نے کہا کہ آج حق ظاہر
ہو گیا۔ یہ کہہ کر ہلنے لگا
اس کی یہ بات سن کر سب بے خود
ہو گئے۔ کیا مست اور کیا ہوشیار
وہ پھر خدا کو قتل کرنے کی بات کرنے
لگا۔ لوگوں نے پکڑ کر اس کو باندھ دیا۔

وہ ہائے ہائے کرتا ہوا ننگے سر
اور ننگے پاؤں دوڑنے لگا۔
روتا ہوا افسوس صد افسوس۔
پہلے اس کے دونوں ہاتھ کاٹ
دیئے پھر سر کاٹ لیا۔
اس کا خون ٹپکنے لگا۔
جب اس کا خون زمین پر گرا تو
تیزی کے ساتھ بہنے لگا۔
اور بازار کی طرف رخ کیا
اس کے خون کے ہر قطرہ سے
اللہ کا نام لکھا جاتا تھا۔
جیسے کاتب نے لکھا ہے۔

ہر شخص حیران اور سرگرداں تھا
کیونکہ یہ نظارہ ظاہر دیکھا جاتا تھا
اس کے سر سے ہر وقت انا الحق
کی آواز نکلتی تھی جو جسم سے الگ تھا
یہ سب کچھ ہو رہا تھا کہ دنیا
میں غلغلہ پڑ گیا۔
وہ خود ہی اس بات کو دہرا رہا تھا
ان لوگوں نے اس کو آگ میں
ڈال دیا۔ پھر دریا میں ڈالا
دریا سے انا الحق انا الحق کی آوازیں
آوازیں آنے لگیں۔
اے آشکارا حق ظاہر ہو گیا

رباعیات

اردو ترجمہ

ساقیا دہ مرا پیالۂ شراب
تا شوم محو زان گناہ و ثواب
کن مرا مست در جہان ہمچون
دل گداز ہمیشہ چشمہ پرآب

اے ساقی! مجھے شراب کا پیالہ دے
تاکہ اس سے گناہ اور ثواب مٹ جائیں
مجھے اس دنیا میں ایسا مست بنا دے
کہ دل میں گداز پیدا ہو اور آنکھ ہمیشہ پرآب رہے

★

ساقیا بادہ آشنائی دہ
از من و مائی رہائی دہ
چونکہ از خویشتن کنی آزاد
از فنا نی بقائی دہ

اے ساقی! محبت کی شراب دے
خودی سے آزادی دے
جب مجھے خودی سے آزاد کرے
تو فنا سے جو فانی ہونے والی ہے بقا کے درجہ تک فائز کر دے

★

ساقیا جرعۂ می وحدت بخش
در نظر دیدہ ہای عبرت بخش
سیر کثرت بما تو چون دادی
بیخودی ہم ز بحر حیرت بخش

اے ساقی! وحدت کی شراب سے ایک گھونٹ دے
آنکھوں میں عبرت کی نظر عطا کر
مجھے کثرت کی سیر کرا دے
بحر حیرت سے بیخودی بھی عطا کر

ساقیا می ہمیں نمی خواہم
کن ز می وحدت تو آگاہم
آن شرابی کہ شوق و ذوق آرد
او بنوشان کہ کلب درگاہم

اے ساقی! میں یہ شراب نہیں چاہتا
اپنی توحید کی شراب سے باخبر کر دے
وہ شراب جو شوق و ذوق پیدا کرے
وہ پلا دے کہ میں سگ درگاہ ہوں

★

ساقیا آزاد تو ز ہستی کن
لیل و نہار مرا مستی کن
بیخبر از دو عالم ہمچون
چہ بلندی و چہ ز پستی کن

اے ساقی! ہستی سے آزاد کر
دن رات مجھے مستی کے عالم میں رکھ
دونوں جہان سے ایسا بے خبر بنا دے
کہ یہ معلوم نہ ہو سکے کہ بلندی کیا ہے اور پستی کیا ہے

★

ساقیا عمر در خراب برفت
منتظر بہر آن شراب برفت
آن بجز بادۂ عشق میدانم
زندگانی کہ در عذاب برفت

اے ساقی! عمر فضول باتوں میں گزر گئی
اس شراب کے انتظار میں گزر گئی
میں سمجھتا ہوں کہ عشق کی شراب کے بغیر
یہ زندگی عذاب میں گزر گئی

★

ساقیا از شراب بیخود کن
وز خیال خودی ابد رد کن
من غلام تو ام گر دانی
یا کسی نیک تر و یا بد کن

اے ساقی! شراب سے بے خود بنا دے
خودی کے خیال سے مجھے الگ کر دے
تو اگر یقین کرے تو میں تیرا غلام ہوں
یا مجھے بالکل نیک بنا دے یا بد کر دے

ساقیا جرعۂ می بنوشانی
دور کن از دلم پریشانی
عمر بگذشت وقت پیری آمد
در شب و روز شد پشیمانی

اے ساقی! شراب کا ایک گھونٹ پلا دے
میرے دل سے پریشانی دور کر
عمر گزر گئی، پیری کا وقت آگیا
دن رات پشیمانی ہے



ساقیا این شراب انگوری
نخواهیم گر زدست صد دوری
لایزالست آن می وحدت
آن بنوشان ز غم نه مهجوری

اے ساقی! میں انگوری شراب نہیں چاہتا
مجھے اس سے سو بار احتراز ہے
شراب وحدت، جو لازوال ہے
وہ پلا دے، غم اور فراق سے نجات کے لئے



ساقیا ده مرا ز مستی حال
رستگاری شود ز قیل و قال
نی وظائف نه ورد همره کن
تا که ماند به آشکار خیال

اے ساقی! مجھے مستی سے وجد میں لا
تاکہ باتوں سے آزادی حاصل ہو
مجھے اوراد و اذکار کی تلقین نہ کر
تاکہ آشکار تصور میں رہے



ساقیا می بده بجام بلور
که از غم الم رود فی الفور
گرچه زاهد ام الخبائث خواند
نور خورشید را چه بیند کور

اے ساقی! بلوریں جام میں شراب دے
جس سے غم و الم فوراً دور ہو
اگرچہ زاہد نے اس کو ام الخبائث کہا ہے
لیکن اندھا سورج کی روشنی کو کیسے دیکھ سکتا ہے

ساقیا آن در میخانه بما باز بکن
بادۂ ناب بیکبار بجامم افگن
پس بنوشیدن از دست تو من بیخود هم
تا که یابیم رهائی که از این ما و من

اے ساقی! میرے لئے میخانہ کا دروازہ کھول دے
ایک بار شراب خالص پیالہ میں ڈال دے
تاکہ میں اس کے پینے سے مست اور بیخود ہو جاؤں
اور "ما و من" سے آزادی حاصل کر لوں



مست چون تو کنی واقف اسرار مرا
از خودی بهر خدا ساز تو بیزار مرا
هر کسی گوید بیدین و ولی ملحد هم
کرده در دو جهان شیفته آشکار مرا

اے ساقی! تو جب اسرار سے مجھے آگاہ کرے
تو خدا را خودی سے بھی بیزار کر دے
ہر شخص مجھے بیدین اور ملحد کہتا ہے
تم نے دونوں جہان میں مجھے عاشق آشکار بنویا



ساقیا آگاه کن از سر او
زین جهان فانی گذشت آن ابرو
او یکی اندر یکی بوده مدام
یک همید انست و دانسته نه دو

اے ساقی! مجھے اس کے سار سے آگاہ کر دے
وہ سالک، جو دنیائے فانی سے گزر گیا
وہ ایک تھا اور ہمیشہ ایک ہی کے تصور میں رہا
ایک ہی جانتا تھا، دو نہیں جانتا تھا



ساقیا از عشق ما را راه کن
آن گداز و سوز هم همراه کن
بیکسم اندر حضورت حال بین
از محبت فرد ما را شاه کن

اے ساقی! مجھے عشق کی راہ پر لگا دے
سوز اور گداز بھی ساتھ دے دے
میرا حال دیکھ، میں تیرے حضور میں بیکس ہوں
مجھے محبت کے درد سے خوش کر دے

ساقیا ما را بخش از ننگ و نام
تو بنوشانی مرا از جرعۂ جام
تا که باشم مست اندر دو جہان
مستغرق کن بوحدت مدام

اے ساقی! مجھے ننگ و ناموس سے بیزار کر دے
مجھے شراب کا ایک پیالہ پلا دے
تاکہ میں دونوں جہان میں مست رہوں
مجھے وحدت میں محو اور مستغرق کر دے



ساقیا از می لبالب کن ایاغ
خاطر از بویش شود چون باغ باغ
بسکہ غم دارم ز دوری یار خویش
یار میجویم کہ چشمش چون چراغ

اے ساقی! شراب سے پیالہ بھر دے
جس کی خوشبو سے دل باغ باغ ہو جائے
میں اپنے محبوب کے فراق کا غم رکھتا ہوں
میں اس محبوب کی تلاش میں جس کی آنکھیں
چراغ کی طرح روشن ہیں



ساقیا برخیز در مجلس درا
نو بہار آمد کنی غفلت چرا
در پیالی جام می گلگون بخش
در چنین موسم کہ خوش آید مرا

اے ساقی! اُٹھ، مجلس میں آ جا
نو بہار آ گیا، غفلت کیوں کرتا ہے
سرخ رنگ کی شراب کے پیالے مسلسل بھر کر دیتا جا
اس موسم میں جو مجھے اچھا لگتا ہے



ساقیا از محتسب داری چہ باک
مردہ دل باشد چہ خیزد از خاک
جام دہ ما را از آب زندگی
زندہ باشم چون در آیم زیر خاک

اے ساقی! محتسب سے کیوں ڈرتا ہے
وہ مردہ دل ہے اس خانے سے کیا تجھے گا
مجھے آب حیات کا پیالہ دے
تاکہ خاک میں مدفون ہونے کے بعد بھی زندہ رہوں

ساقیا برخیز بین یار آمدہ
بہر چیدن گل کہ از خار آمدہ
یار ما باشد کہ در نیشاپور ہست
مست گشتم بوی عطار آمدہ

اے ساقی! اٹھ اور دیکھ یار آ گیا ہے
گل کو خار سے الگ کر کے چننے کے لئے آیا ہے
ہو سکتا ہے کہ میرا یار نیشاپور میں ہو
مجھے عطار کی خوشبو آتی ہے اور میں مست ہو گیا ہوں



ساقیا ساغر می دہ آشکار
گر بزاہد از ریا بہ آشکار
می ز کذب و از شکایت بہتر است
رو بسوی میکدہ می آشکار

اے ساقی! علانیہ شراب کا پیالہ دے دے
زاہد سے کہہ دے کہ ریاکاری سے علانیہ اچھا ہے
جھوٹ اور غیبت سے شراب اچھی ہے
اے آشکار! میخانہ کی جانب رخ کر



ساقیا امروز ما را عید شد
نام ما اندر حضورش دید شد
آن دل مقبول کہ او را حاضر است
این سخن از عارفان بشنید شد

اے ساقی! آج میرے لئے عید ہے
میرا نام اس کے حاضر باشوں کی فہرست میں
دیکھا گیا ہے
وہ دل مقبول ہے جس کو حاضری کا شرف حاصل ہے
یہ نکتہ اہل معرفت سے سنا گیا ہے



فردیات

اردو ترجمہ

اگر باد یدن عجائب خویش مستی میشود
بجہان آزادگی از خود پرستی میشود

اے دوست! اپنے عجائبات دیکھنے سے مستی پیدا ہوتی ہے اور خود پرستی سے رہائی مل جاتی ہے۔

ببیں عجب خود دیگر عجائب نیست
یقین کنی کہ بود بادشاہ نائب نیست

اپنے عجائبات دیکھ اور کوئی عجائبات نہیں ہیں۔ یقین کر کہ بادشاہ ہے، وزیر نہیں ہے۔

آشکار خدا ہست اگر دیدہ کشائی
از پردہ من دمائی بیرون تو اگر آئی

تو اگر آنکھیں کھول کر دیکھے تو آشکار خدا ہے (یا خدا ظاہر ہے) اگر تجھے تو خودی کے حجاب سے باہر نکل آئے۔

عجب آید مرا ہر دم نگارا
توئی در دل نہ باشی آشکارا

اے محبوب! مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے کہ دل کے اندر ظاہر ہے باہر نہیں ہے۔

تعجب میشود شب و روز مارا
گہی مخفی شوی گہ آشکارا

مجھے دن رات تعجب رہتا ہے کہ تو کبھی پوشیدہ رہتا ہے اور کبھی ظاہر ہوتا ہے۔

غنیمت دان ہمیں دم آشکارا
کجا خسرو سکندر ہست دارا

اے آشکارا! یہ دم غنیمت سمجھ۔ خسرو کہاں ہے سکندر کہاں ہے اور دارا کہاں ہے۔

آشکارا یار دائم در دل ست
گوہر نایاب در بوتہ گل ست

اے آشکارا! محبوب ہمیشہ دل میں ہے۔ گوہر نایاب مٹی کے بوتہ میں ہے

آشکارا نحن اقرب گفت یار
از رگِ جان شد قریبم غم مدار

اے آشکارا! محبوب نے "نحن اقرب" فرمایا ہے۔ غم نہ کر محبوب مجھے شہ رگ سے بھی قریب ہے۔

آشکارا یار از تو دور نیست
چشم بکشا بین کہ او مستور نیست

اے آشکارا! محبوب تجھ سے دور نہیں ہے۔ آنکھیں کھول کر دیکھ، وہ پوشیدہ نہیں ہے۔

آشکارا یار با ما واصل ست
چونکہ شوق و ذوق با ما حاصل ست

اے آشکارا! محبوب میرے ساتھ ہے۔ کیونکہ مجھے ہمیشہ اس کا شوق و ذوق رہتا ہے۔

یار ما باشد یکی از صد ہزار عارف و عاشق بود نامش عطار	میرا یار لاکھوں میں ایک ہے۔ عارف اور عاشق ہے اور نام عطار ہے۔
در درون سینہ یابم بوی یار شد معطر جان من از شہ عطار	میں اپنے سینے کے اندر یار کی خوشبو محسوس کرتا ہوں۔ میری روح شاہ عطار سے معطر ہوئی ہے۔

